یسوع مسیح کی زمینی زندگی

کے تواریخی حالات

:- مصنف :-

ای۔ احمد شاہ

بزرگ پادری احمد شاہ جگراؤں پنجاب کی مبارک یادگار میں
یہ کتاب مخصوص کی گئی ہے جو مصنف پروفیسر ای۔ احمد شاہ کے
والدِ ماجد ہیں۔

دیباچہ منظوم (تنگ بندی) دو حصوں میں

پہلا حصہ

منظوم تنگ بندی لکھی کیوں گئی
وجہ اس کی تین ہیں سنو تم سبھی

ہلی وجہ زندگی ماں باپ کی
جنہوں نے تحریک لکھنے کی دی

وسری وجہ دو بڑے شخصوں کے
اشاعر سنے تو یہ ہمت ہوئی

سری وجہ جان ملٹن ہوا
جس نے پیراڈائس لوسٹ گینڈ لکھا

ہ اس نے لکھا تھا بلنک ورس میں
تو میں نے سوچا کہ تنگ بندی لکھیں

ب بندی کو رکھتی وزن ایک خاص
جو عربی زباں میں جانے عام و خاص

ولن فعولن فعولن فعول
گیارہ وزن جس میں ہوتے حصول

مگر اس میں بارہ یا نو دس ہوئے
کہ تنگ بندی میں کم و بیشی رہے

ہلی وجہ کو بیاں میں کروں
جو ماں باپ کی زندگی سے کہوں

کا اثر سب سے زیادہ رہا
کہ بچپن سے ان کی گودوں میں پلا

ب کی زندگی کے تجربات
بڑے بھاری تھے جیسے معجزات

ن برس تک بشارت کری
جو کلیسائے جگراؤں ہوتی رہی

ارہ بہتّر بیس چھبیس
متواتر اسی جگہ ہوتی رہی

ا خدمت میں میں نے بھی حصہ لیا
جب بڑھتا بڑھتا جواں ہو گیا

باپ نے بیٹا خوشخبری دو
بشارت مسیح کی شروع اب کرو

پہل میں جھجکتا رہا
مگر یہ آہستہ میں چل پڑا

ے اسکول بچوں کا لینے لگا
مسیح کی زندگی کا بیاں کرتا رہا

پھر باپ نے مجھ کو حصہ دیا
اک دفعہ وہ مجھ کو لیا اپنے ساتھ

جہاں انہوں نے بڑے جوش سے
کہ کیسے انہوں نے محمد طالب کو
مسیح کے شاگرد دونوں بنائے گئے
پہلا بڑا پاسباں ہو گیا
دوسرا ایڈیٹر نور افشاں بنا
ان دونوں کے ساتھ میرے تعلق گہرے
میری ماں نے مجھ کو بارہ برس پر
اور بہت سے حصے کروائے حفظ
دعائے ربانی سکھائی برزبان
داؤد کے زبور حفظ کروا دیئے
موسیٰ کے احکام دوہرائے بار بار
اور جب میں کالج میں پڑھنے لگا
جو پڑھتا رہا انیس سو پانچ سے
پھر اس کو فیلڈ بائبل مرے ہاتھ لگی
انیس سو چالیس سے باسٹھ تک
نے دعوت دی کہ اجلاس میں
یہ واقعہ ہوا تھا کولہاپور شہر
انہوں نے بھی بائبل میری دیکھی

کہ جماعت کے سامنے ہوں کھڑا
لدھیانہ پریسبٹیری کے جلسوں میں خاص
اپنی خدمت کا حال بتایا شوق سے
اور کیسے انہوں نے غلام محمد کو
پادری طالب الدین اور غلام مسیح
جو نو لکھا لاہور میں کرتا رہا
جو لودھیانہ لاہور میں کرتا رہا
لودھیانہ لاہور میں ہوتے رہے
کتاب مقدس دی جب میں تھا گھر
کہ جن سے ہوئے مجھ پر بڑے اثر
جو کروائی صبح شام اور ہر زمان
تیئس اور سوئیں جو تھے پڑھے
ان کا اثر ہوا [illegible]
تو بہنوں نے انگریزی بائبل [illegible]
لاہور الہ آباد لکھنؤ میں رہے [illegible]
جو پڑھتے پڑھتے بالکل [illegible]
جب جنرل اسمبلی کے پڑھنے [illegible]
صبح شام درس دو ہفتہ [illegible]
میں جہاں تھا ڈاکٹر [illegible]
اور میں اسکو فیلڈ بائبل [illegible]

جواب تک موجود میرے پاس ہے
غرض پہلی وجہ جو تک بندی کی ہوئی
دوسری وجہ جو کہ پہلے لکھی
مگر جب لکھنؤ سے حیدرآباد آئے
وہاں جا کے جان ملٹن کے خطبے پڑھے
جب ان کو پڑھا تحریک ایسی ہوئی
بچپن دنوں میں ختم سب کئے
چونکہ میں شاعر بھی نہ رہا
ور مضموں اعلیٰ پر لکھنے لگا

مطالعہ اس کا لگے ہاتھ ہے
وہ ماں باپ اور بائبل کے پڑھنے سے ہوئی
وہ ڈاکٹر کونیئس دل سے شروع ہوئی
پرانی نوٹ بک بھی ساتھ لائے
جنہوں نے بلانک میں مضمون لکھے
کہ تک بندی لکھنی شروع کر بھی دی
دو ہزار چار سو پانچ دوہے لکھے
تو تک بندی میرے لئے موزوں ہوا
جو مسیحا کے حالات پر مبنی ہوا

دوسرا حصہ
یہ تک بندی کب لکھی گئی

جیسے اوپر میں نے بیان کر دیا
پر انیس گیارہ میں جب گھر گیا

شروعات لکھنے کی جگراؤں ہوئی
جہاں میں فلاسفی پڑھانے لگا
انیس سو چودہ میں لکھنؤ آگیا
لکھنؤ شہر میں اک شاعر ملا
مضمون میرا جیسے اوپر کہا

یہ انیس سو نو دس سے ہونے لگا
تو اقبال صاحب کا اثر بڑھ گیا

اور الہ آباد میں جا کر جاری رہی
اور اسمٰعیل صاحب کے گھر میں رہا
اور کیننگ کالج میں پڑھانے لگا
جنہوں نے یہ تحریک جذبہ دیا
مسیحا کی زندگی کے حالات پر تھا

جو چاروں انجیلوں کے مناسب پر تھا
انیس سو سترہ اٹھارہ فروری
اسی سال شادی ہوگئی کام بڑھے
انیس سو بیس جب آکسفورڈ گئے
سبب تنگ بندی کے نہ لکھنے کا
یہ کاپی بک اور کتابوں کیساتھ
اور یہ صندوق جب واپس ہوا
مصروفات زندگی اتنے بڑھ گئے
اور بیس ستمبر انیس سو چھتر کے دن
جب بند صندوقوں کو دیکھا گیا

مگر تنگ بندی لکھی نہ گئی
مگر جب وہ نوٹ بک پھر ہاتھ لگی
پچیس دنوں میں ختم سب کئے
یعنے سولہ سو چھیاسی سے چار ہزار اکانوے
بیان سب یہ پڑھ لو یقین بھی کرو
کہ ابھی نظر احمد شاہ بند سے نے

پیدائش سے آسمان جانے تک ہوا
بارہ سو ساٹھ تک بندیاں لکھیں
اور کاروبار خاندان میں گھر گئے
وہاں بھی تنگ بندی کو لکھا سکے
پچیس سالوں تک یہ ہے صفا
صندوقوں میں بند ہوگئی
گودام میں بند پڑا رہا لگے ہاتھ
تنگ بندی کا لکھنا صفا بھول گئے
لکھنؤ سے حیدرآباد آنے کے دن
تو نوٹ بک وہی پھر مل گیا

بہت سالوں تک یونہی بند رہی
تو تنگ بندی لکھنی شروع پھر کری
دو ہزار چار سو پانچ دوہے لکھے گئے
دن رات لگا کر ختم کر دئے
خداوند کا شکر، حمد بھی کی
یہ دلچسپ بیانات تنگ بندی کے

فہرست افصال

یسوع مسیح کی زمینی زندگی کے حالات
تنگ بندی منظوم
چاروں انجیلوں کا تواریخی مجموعہ

صفحہ نمبر

فہرست مضامین

پہلی فصل ـــــ پیدائش و لڑکپن

انجیل لوقا کا دیباچہ

لوقا ۱ : ۱ - ۴

جب بہتوں نے وان باندھی اپنی کمر   لکھیں کام جو ہو گئے سربسر
کہ دیکھے سنے کہ وہ کردیں بیاں   تا ہر خاص اور عام پر ہو عیاں
تو میں نے بھی اپنے قلم کو لیا   ہر اک بات کو تب قلمبند کیا

کہ اے تھیفلس تجھ کو ہو سب خبر   اور سیکھے سکھائے انہیں باصبر

۲ - فرشتہ کا ذکریاہ پر نازل ہونا

لوقا ۱ : ۵ - ۲۵

یہودہ کے حاکم ہیرودیس کے   دنوں میں ذکر ہے ذکریاہ سے
وہ کاہن تھا ہیکل میں اک نیک خو   خداوندی احکام میں راست رو
الیسبات بیوی بھی تھی نیک ذات   ہر اک کام خاوند میں تھا اسکا ہاتھ
غرض دونوں کے دونوں بے عیب تھے   نگاہِ خدا باپ میں پاک تھے
سنو ایک دن جب وہ کرتا تھا کام   نکل آیا اک خط وہاں اس کے نام
لکھا جس میں تھا جائے ہیکل میں وہ   اور خوشبو جلائے حضوری میں وہ
ذکریاہ گیا تا جلائے بخور   کرے کام اپنا خدا کے حضور
جماعت تھی اس وقت دعا کر رہی   معافی گناہوں کی وہ چاہ رہی
ذکریاہ تھا مشغول مذبح کے پاس   عبادت الٰہی میں تھی اس کی آس
یکایک فرشتہ اک آیا نظر   کہا دم دلاسہ سے بالکل نہ ڈر

ذکریاہ نے دیکھا تو گھبرا گیا — سہم کر مگر پاس وہ آ گیا
فرشتے نے پھر دی دعائیں اسے — محبت سے کہنے لگا یوں اسے
دعا تیری پہنچی خدا کے حضور — اب برکت پہ برکت ملے گی ضرور
لے مژدہ ہے بیٹے کا تیرے لئے — یوحنا دے نام اسکو تا وہ جئے
ہو باعث خوشی شادمانی کا وہ — بچیں اس وسیلہ گروہ کے گروہ
بزرگ اور بالا خدا کے حضور — شراب و شر سے وہ کوسوں ہے دور
شروع سے منور ہے روح پاک سے — کرے پاک بہتوں کو ناپاک سے
طبیعت وہ رکھتا ہے الیاس کی — اور قوت و طاقت بھی الیاس سی
پھرائیگا دل باپ دادوں کے وہ — کریگا طرف لڑکے بالوں کے وہ
شریر اور سرکش کو تائب کرے — بدوں کی بدی کو وہ غائب کرے
رہ راست پر سب کو وہ لائے گا — کہ قوم خداوند کو بنوائے گا

سنی اس نے جب یہ فرشتہ کی بات — شروع شک و شبہ ہو گیا ساتھ ساتھ
لگا کہنے ہوگا کیونکر یہ حال — عمر میں بڑا بوڑھی میری ہے چال
بڑھاپا ہے چھایا الیسبات پر — یقین کس طرح ہوئے اس بات پر

کہا اس سے یہ سب فرشتے نے یوں — خبر دینے والا میں جبرئیل ہوں
شب و روز رہتا خدا کے حضور — پہنچاتا خبر کو جو ہیں پاس دور
میں بھیجا گیا کہ تجھے یہ کہوں — خبر خوش سے دل کو تیرے خوش کروں
مگر چونکہ باور نہ تو نے کیا — سزا تیری ہے تجھ کو گونگا کیا
لے جب تک کہ پیدا یوحنا نہ ہو — سکیگا نہ تو بول اک بات کو

ہوا واقعہ یہ وہاں جس گھڑی — جماعت تھی لوگوں کی باہر کھڑی
مگر ان کے ہاں کوئی بیٹا نہ تھا — اندھیرا تھا گھر ان کا دیا نہ تھا

ذکریاہ کو جب دیر ہونے لگی — پریشانی حیرانی بڑھنے لگی
مگر جب ذکریاہ باہر آ گیا — عجب خوف سب لوگوں پر چھا گیا
لگے پوچھنے ایک اک اس سے حال — کہ آخر کرے کچھ تو ظاہر خیال
مگر جب وہ کچھ بات نہ کر سکا — بہت ہو کے حیران سب نے کہا
کہ آیا کوئی رویا دیکھی وہاں — ذکر جس کا ہوتا نہیں اب بیاں
ذکریاہ تھا خاموش مانند مثال — بتا نہ سکا کوئی حال و خیال
فقط وہ اشاروں سے کرتا تھا بات — رہی دل ہی دل میں فرشتہ کی بات
غرض جب ختم کام اس کا ہوا — گیا گھر کو اپنے پھر دکھتا ہوا
رہا چند دن اپنے گھر میں یونہی — کبھی شک کی حالت کبھی تھا یقین

مگر ذات اقدس خداوند نے — کیا فضل ظاہر ذکریاہ کے
الیسبات بیوی ہوئی حاملہ — عیاں ہو گیا سب چھپا معاملہ
مگر تن تنہا وہ رہی پانچ ماہ — کیا شکر اس کا جو شاہوں کا شاہ
وہ لطفِ خدا کو جتاتی رہی — خوشی دل ہی دل میں مناتی رہی
شرم لا اولادی کی ہوئی جو دور — وہ دونوں کے دونوں ہوئے پُرسرور

۳ - فرشتہ کا مریم پہ ظاہر ہونا

لوقا ۱: ۲۶-۳۸

جب اس بات کو ہو چکے ماہ چھ — تو جبرئیل پھر ایک مژدہ کو لے
گیا ناصرت شہر مریم کے پاس — لگی ساتھ جس کے تھی یوسف کی آس
وہ دونوں تھے اولاد داؤد سے — بہت پارسا نیک رفتار کے
تھے ظاہر و باطن میں اک جان وہ — پسند آ گئے وہ خدا باپ کو

فرشتے نے مریم کو کہہ کر سلام
کہا اے پسندیدہ تو نیک نام

خدا ساتھ تیرے مبارک ہے تو
سب عالم سے افضل مبارک ہے تو

سنی جب سلامی تو حیراں ہو
لگی سوچنے اس اور اس بات کو

کہا پھر فرشتے نے یوں با شعور
فضل تو نے پایا خدا کے حضور

تو مت ڈر اے مریم خدا تیرے ساتھ
لے مژدہ کو جس میں خدا کا ہے ہاتھ

لے سن رکھ کہ تو حاملہ ہووے گی
یسوع بیٹے کا نام تو رکھے گی

بزرگ اور بالا بڑا ہووے گا
خداوند کا بیٹا وہ کہلائے گا!

خدا تخت داؤد دیگا اسے
سدا تا گھرانے کی شاہی کرے

ختم بادشاہت نہ ہوگی کبھی
شروع سلطنت اس کی ہوگی ابھی

یہ سن فوراً مریم نے اس سے کہا
کہ ہو گا یہ کیونکر مجھے سچ بتا

مرد کو میں اپنے نہیں جانتی
یقیں سے ہے باہر میں نہ مانتی

فرشتے نے اس کو دیا یوں جواب
کہ روح پاک اترے گی تجھ پہ شتاب

خداوند تعالیٰ کی قدرت کمال
کریگی تجھے فضل سے مالا مال

وہ قدوس جو بطن تیرے سے ہو
خداوند کا بیٹا کہلائے سو

گر اس پہ تجھ کو یقیں اب نہ ہو
جتاتا ہوں میں تجھ پہ اک بات کو

السبات کو دیکھ جا سر بسر
جو تھی بانجھ اب تک رہی بے ثمر

بڑھاپے میں اسکے ہاں ہو گا پسر
چھٹا ہے مہینہ یقیں اس پہ کر

غرض رکھ تسلی اور کر لے یقین
خدا کے لئے کوئی مشکل نہیں

سنیں ساری باتیں فرشتے کی جب
لگی کہنے اپنی زباں سے یہ تب

خدا کی میں باندی ہوں حاضر حضور
ہو کہنے کے موافق یہ واقع ضرور

سنا جب یہ جبریل نے خوش ہوا
کیا کام اپنا و رخصت ہوا

۴- مریم اور السبات لوقا ۱: ۳۹-۴۵

ہوئی تھوڑی مدت جب اس بات کو
گئی دیکھنے وہ السبات کو

شہر میں سا یہودہ داخل ہوئی
سلامی ذکریا کے گھر جا کے دی

السبات نے جوں سنا یہ سلام
کہا اب خوشی ہوگی مجھ کو مدام

کہ مریم کو پایا ہے اپنے وطن
اور لڑکے کو پایا ہے اپنے بطن

گئی بھر اسی دم وہ روح پاک سے
پکارا خوشی میں بڑے زور سے

کہ تو عورتوں میں سدا نیک نام
مبارک ہو پھل تیرا اور نام و کام

بڑی مہربانی ہوئی میری جاں
کہ مجھ پاس آئی خداوند کی ماں

سلامی کی آواز جوں ہی سنی
ہوئی بطن میں میرے جنبش وہی

مبارک ہو تو تو نے باور کیا
خداوند کی باتوں کو سب سچ لیا

یہ باتیں سبھی ٹھیک ہیں اور صریح
کہوں اب کیا ہیں صحیح ہیں صحیح

۵- مریم کی شکرگزاری لوقا ۱: ۴۶-۵۶

سنا جب یہ مریم نے خوش ہو گئی
خدا کی ستائش شروع ہو گئی

کہا روح میری خدا سے نہال
کیا برکتوں سے مجھے مالا مال

نظر پست حالت پہ باندی کی کی
دیا نور مجھ کو جو کمزور تھی

کہیں گے مبارک زمانے کے لوگ
کہ قدرت خدا نے کیے دور سوگ

کئے کام اس نے عجائب بڑے
کریں حمد و تعریف چھوٹے بڑے

ہے پاکیزہ ذات اسکی ہے نام پاک
ہے گر زدہ شیطان کے کام چاک

رحم اس کا ان پہ جو اس سے ڈریں
رہے گا سدا تا عبادت کریں

مگر ہاتھ مغرور کا توڑتا
غرور اور شیخی کو نیچا کرے
غریبوں کا رکھتا ہے ہمیشہ وہ پاس
وہ بندوں کو اپنے سدا پالتا
سنبھالا ہے اولادِ ابرام کو
یہ تعریف کہہ کر وہ چپ ہو رہی
رہی تین ماہ تک الیسبات کے

پریشان ہوتے ہیں جب چھوڑتا
حلیم و فروتن کو اونچا کرے
امیروں کو اس سے نہیں کوئی آس
اور رحمت کو اپنی نہیں ٹالتا
کیا اس نے بالا ہے اس نام کو
صداقت کو پا کر وہ خوش ہو رہی
پھری شہر اپنے یہودیہ کے

۶ - یوحنّا کی پیدائش

لوقا ۱: ۵۷-۶۶

الیسبات کا وقت جب آ گیا
عزیزوں نے جب دیکھی رحمتِ خدا
خوشی شادمانی منانے لگے
رسمِ ختنے کی آٹھویں دن ہوئی
ذکریاہ کہا نام دے دو اسے
کہا ماں نے یہ نام ہرگز نہ ہو
کہا پھر کسی نے عجب نام یہ
اشارہ کیا اتنے میں باپ کو
کیا اس نے فوراً ختم کام کو
یوحنا ہی نام اس کا ہوگا فرو
رسم نام کی جب ادا ہو گئی
لگا حمد کرنے خدا کے حضور

ذکریاہ کے فرزند تب آ گیا
دل و جان سے ہو گئے وہ فدا
سبھی شادیانے بجانے لگے
لگے سوچنے نام اس کا کوئی
یہ کہلائے تا باپ کے نام سے
مگر تم سب اس کو یوحنا کہو
کسی کا گھرانے میں نہ نام یہ
بتائے وہی جو پسند آپ کو
منگا بھیجی تختی لکھا نام کو
کرے کام اپنا خدا کے حضور
زبانِ ذکریاہ وا ہو گئی
خوشی شادمانی سے تھا پُرسرور

یہ لوگوں نے جب ماجرا سن لیا
کہا ڈر کے سب نے یہ لڑکا عجیب
رہا سر پہ اس کے خداوند کا ہاتھ

یہاں اور وہاں اس کا چرچا کیا
خدا کی طرف سے ہے حاذق طبیب
حضوری خدا کی رہی ساتھ ساتھ

۷ - ذکریاہ کی شکرگذاری

لوقا ۱: ۶۷-۸۰

ذکریاہ ہو معمور روحِ پاک سے
ستائش ثنا ہو خدا باپ کی
رہائی انہیں دی اور بخشی خوشی
کیا وعدہ پورا جو نبیوں سے تھا
تو دشمن ہمارے پریشاں ہوئے
رحم ہم سبھوں پہ اب جاری کیے
رکھا پاک وعدے کو اس نے بھی یاد
قسم تھی ہمارے جدّ ابرام سے
کہ تا وہ عبادت خدا کی کریں
مخاطب ہوا طرف لڑکے کے وہ
چلے گا خداوند کے روبرو
خبر دے شفاعت کی لوگوں کو وہ
خدا کی طرف سے یہ رحمت ہوئی
اندھیرے میں تھا جو موت کے سائے میں
تا رہبر ہو ان کا خدائے رحیم
صلح بخش راہوں پہ لے جائیگا

نبوت میں کہنے لگا آپ سے
کہ لوگوں پہ اپنی نظر پاک کی
کہ داؤد کے گھر نجات اب ہوئی
ہو سینگ بالا خدا سے جو تھا
ہے بخشی نجات ہم کو شاداں ہو کے
ادھر خوف دشمن پہ طاری کیا
قسم پوری کر کے کیا ہم کو شاد
کہ اولاد اس کی کو آرام دے
سچائی سے پاکیزگی سے کریں
نبی ہو خداوند تعالےٰ کا وہ
کرے سیدھا شاہ راہوں کو سو بسو
کہ جس سے معافی گناہوں کی ہو
ہوئی روشنی دور زحمت ہوئی
تھے بیٹھے دکھائی ہے بخشش انہیں
کرے فضل اپنا خدائے کریم
دلوں کو خدا کی طرف لائے گا

غرض دن بہ دن لڑکا بڑھتا گیا — قوی روح اقدس سے ہوتا گیا
ہوا ظاہر جب تک نہ اسرائیل پر — رہا کنج تنہائی میں سربسر

٨- فرشتہ کا ظہور یوسف پر

متی ١: ١٨-٢٥

سنو ذکر پیدائش یسوع مسیح — متی جس کا کرتا بیاں بہ صریح
جب یوسف کی مریم سے منگنی ہوئی — عجب بات اک واقعہ ہو گئی
لگے رہنے سہنے اکٹھے نہ تھے — جدا اپنا پنے وہ گھر ہی میں تھے
کہ مریم کنواری ہوئی حاملہ — بذریعۂ روحِ قدس کاملہ
یہ معلوم یوسف کو جب ہو گیا — جدائی کا اس کو خیال ہو گیا
ارادہ کیا رشتے کو توڑ دے — اور چپ چاپ اس کو الگ چھوڑ دے
جبھی ان باتوں کے سوچ میں وہ تھا — فرشتہ ہوا ظاہر اس کو کہا
کہ اے پسر داؤد یوسف نہ ڈر — لے آ اپنی جورو کو تو اپنے گھر
رحم میں ہے جو اس کے موجود اب — ہے روح القدس کے اثر سے وہ سب
وہ بیٹا جنے یسوع کہلائے گا — گناہوں سے سب کو بچا لائے گا
یہ سب کچھ ہوا ہے خداوند سے — کیا اس نے تھا جو نبی اپنے سے
کہ دیکھو کنواری ہوگی حاملہ — اور بیٹا جنے گی صفا معاملہ
دیا جائے گا نام عمانوئیل — ہو جس سے خدا اور انسان میں میل
نہ لا شک تو یوسف خدا کی یہ بات — رکھ ایمان خداوند ہو تیرے ساتھ
اسی وقت اس نے ارادہ کیا — اور مریم کو گھر اپنے داخل کیا
بجا لائے تا اس کے فرمان کو — کرے تابع اس کے دل و جان کو
خوشی شادمانی سے رکھتا رہا — کہ جب تک نہ پہلوٹھا بیٹا جنا

٩- مسیح کی پیدائش

لوقا ٢: ١-٧

ذکر ان دنوں کا یوں کرتے بیاں — کہ قیصر اگسطس کی جانب سے واں
حکم ایک نکلا کہ ہر آدمی — لکھے نام اپنا جا اپنی زمیں
یہ سوریا کے حاکم قرینوس کے — دنوں میں ہوا یاد تو رکھ اسے
ہر اک آدمی شہر اپنے گیا — اور یوسف بھی بیت الحم کو گیا
کہ داؤد کے وہ گھرانے سے تھا — سو واں نام داخل کرانے گیا
مریم منگیتر بھی تھی اس کے ساتھ — کرے سربسر تاکہ پوری وہ بات
وہاں پہنچ کر وقت پورا ہوا — تو بیٹا پہلوٹھا واں پیدا ہوا
رکھا اس کو چرنی میں کپڑے لپیٹ — جگہ تنگ تھی تب لیا سب سمیٹ
سرا میں نہ ان کو تھی جگہ ملی — کہ لوگوں کی تھی وہاں بہت ہل چل
غرض تھی تھکا کر کیا انتظام — گذارا کرے اور کرے اپنا کام

١٠- فرشتہ کا گڈریوں پر ظاہر ہونا

لوقا ٢: ٨-١٤

سنو اب گڈریوں کا تم ایک حال — جو میدان میں تھے لئے اپنا مال
وہ جھنڈ اپنے کی چوکیداری کریں — ہر اک رات کو باری باری کریں
سنو واقعہ رات ایک کیا ہوا — فرشتہ خداوند کا ظاہر ہوا
بڑا نور چوگرد ان کے ہوا — جسے دیکھ کر ایک اک ڈر گیا
کہا تب فرشتے نے تم نہ ڈرو — ذرا خوف اس بات پر نہ کرو
خبر اک خوشی کی میں دیتا تمہیں — ہے سب کے لئے جا کے تم دو انہیں
کہ داؤد کے شہر میں آج ہی — جا دیکھو کہ پیدا ہوا ہے مسیح

مُنجی تمہارا ہے شافی صریح　　سنو بات کو سر بسر یہ صحیح
نشانی ہے لڑکے کی پیدا ہوا　　ہے چرنی میں کپڑے سے لپٹا ہوا
اور اک بارگی واں فرشتے کے ساتھ　　ہوئی ظاہر اک آسمانی جماعت
خدا کی جو تعریف کرنے لگی　　اور ان کو صریحاً یہ کہنے لگی
خدا کو ہو تعریف آسمان میں　　امن چین کامل ہو جہان میں
رضامندی خوشنودی انسان سے　　کرے حمد تا وہ دل و جان سے

۱۱- گڈریوں کا مسیح کی تلاش میں جانا　لوقا ۲: ۱۵-۲۰

فرشتے جب آسمان پر چڑھ گئے　　گڈریوں کے تب حوصلے بڑھ گئے
لگے کہنے آپس میں آؤ چلیں　　تا بیت الحم میں مسیح سے ملیں
اور اس بات کی آزمائش کریں　　خدا کے ہم وعدے کی خواہش کریں
غرض اس جگہ پتا تھا جہاں　　گئے اور مریم کو پایا وہاں
اس لڑکے کو چرنی میں رکھا ہوا　　جوں دیکھا تو ایمان پکا ہوا
بندھا تار دعا و مناجات کا　　لگے کرنے چرچا وہ اس بات کا
گئی بات جب پھیل یہ سو بسو　　تو حیران ہوئی بہت گفتگو
لگے سوچنے غور کرنے سبھی　　کہ کیا واقعہ یہ ہوا تھا کبھی
مریم نے ان باتوں کو جب سنا　　وہ خاموش ہوئی پہ کچھ کہا نہ سنا
مگر دل ہی دل میں کیا اس کو یاد　　خداوند کی بات سے تھی وہ شاد
گڈریوں نے جب باتیں دیکھیں یہ سب　　لگے حمد و تعریف کرنے وہ سب
سنا اور سنایا یہ سب ہر طرح　　بڑائی ستائش وہ کرتے پھرے

۱۲- مسیح کا ختنہ اور ہیکل میں لیا جانا　لوقا ۲: ۲۱-۲۸

رسم ختنہ کا جب کہ دن آ گیا　　یسوع نام تب اس کا رکھا گیا
یہ وہ نام ہے جو بتایا گیا　　تھا آنے سے پہلے سنایا گیا
بطن میں پڑا نہ تھا مریم کے وہ　　مگر نام اس سے کہلایا تھا وہ
موافق شرع موسوی کے جہان　　ہوئے پورے پاک ہونے کے دن وہاں
تو یروشلم میں وہ لایا گیا　　خدا کی حضوری میں پایا گیا
مطابق شریعت خداوند کے　　جہاں حکم بابت ہے فرزند کے
کہ ہر ایک پہلوٹھا ہووے نذر　　کرے صرف کام خدا ہو نذر
کیا اس کو مخصوص ہو خوش اس آن　　کہ کام خدا کو کرے دل سے جان
ذبیحہ چڑھایا بہر جس کا بیان　　ہوں بچے کبوتر کے یا قمریاں
ہوا کام جب یہ ختم اس جگہ　　ہوا ایک واقعہ کرو تم نگاہ
یروشلم میں شخص رہتا تھا ایک　　شمعون نامی بہت تھا وہ نیک
تسلیٔ اسرائیل شافی مسیح　　کی راہ دیکھتا تھا شب و روز کا
تھا معمور روح القدس سے ہر آن　　ہوا جس سے باطن میں اس کو دھیان
کہ جب تک نہ دیکھے خدا کا مسیح　　نہ چکھے مزا موت کا وہ کبھی
غرض جب کہ یسوع واں لایا گیا　　شمعون روح سے جتایا گیا
وہ فی الفور اٹھ کر روانہ ہوا　　اور ماں باپ کو دیکھا آیا ہوا
قدم جو نہی ہیکل کے اندر گیا　　تو لڑکے کو ہاتھوں پہ اس نے لیا
خدا کی ثنا کی اور دل میں کہا　　سلامت سے بندے کو رخصت کیا
کہ آنکھوں نے میری یہ دیکھی نجات　　جو سب کے لئے ہے اچنبھے کی بات

یہ قوموں کے لئے ہے نور کمال
اور اہل یہودہ کا ہوگا جلال

سنا جب یہ یوسف نے باتیں تمام
کیا شکر حیران ہو صبح و شام

پھر ابھر شمعون مریم کہنے
کہی دعا خیر اس کو تا وہ سنے

گرانے اٹھانے کو اسرائیل میں
نشان خدا ہے یہ انجیل میں

بہت برخلاف اس کے ہو جائینگے
مصائب بہت جان پر آئینگے

اور تلوار تجھ پہ بھی آئے گی ایک
کرے گی خیالوں کو لوگوں کے نیک

واں ہیکل میں آشیر کے خاندان
سے رہتی تھی نبیہ بنام انا جان

رہی ساتھ خاوند کے برس سات
ہوا جب نکاح اس کا شوہر کیساتھ

چوراسی برس سے وہ بیوہ ہوئی
پر ہیکل سے ایک دم جدا نہ ہوئی

نماز اور روزہ تھا نت اس کا کام
اور لب پہ تھا اس کے خدا کا ہی نام

خدا کا شکر اس گھڑی آگیا
جب یسوع کو ہیکل بیچ میں پالیا

کہا اس کی بابت سبھوں کو اس آن
مسیح ہے آیا تو تم اس کو مان

۱۳- مجوسیوں کا مسیح کی تلاش کرنا متی ۲: ۱-۱۲

سنو اور حال اک بتاتے ہیں ہم
حکایت مجوسی سناتے ہیں ہم

تمہیں یاد ہے یسوع پیدا ہوا
ہیرودیس کے یہ دنوں میں ہوا

گئے مریم یوسف تھے یروشلم
ادا تا کریں واں یہ اپنی رسم

کیا کام جب واں یہ جا کر ختم
گئے لوٹ کر پھر وہ بیت اللحم

اسی اثنا میں مجوسی کئی
وہاں لائے پورب سے بات اک نئی

ہوئے داخل یروشلم میں کہا
کہ شاہ یہودہ ہے پیدا ہوا

ستارہ ہوا ظاہر اس کا صریح
جتاتا تھا پیدائش یسوع مسیح

بتاؤ ٹھکانا ہے اس کا کہاں
کہ سجدہ کریں ہم کریں سب جہاں

سنا جب ہیرودیس حاکم نے یہ
تو گھبرا گئے سب کی ترکیب یہ

کہ سب کاہنوں کو فقیہوں کو بھی
جمع کر کے پوچھا کہاں ہے مسیح

بتاؤ ہمیں پیدا ہوگا کہاں
خبر جس کی لاتا ہے یہ اک جہان

انہوں نے کہا بتاتے ہیں ہم
وہ پیدا ہوا بیچ بیت اللحم

کہ نبیوں نے اکثر کیا ہے رقم
کہ بیت اللحم ہو نہ رتبے میں کم

کہ سردار نکلیگا اس جا سے ایک
رعایت کرے قوم کی ہوگا نیک

سنا جب ہیرودیس نے حال سب
بلایا مجوسی کو چپکے سے تب

کی تحقیق ان سے اور پوچھا کب
ستارہ کب ان کو دکھائی دیا

یہ کہہ ان کو بیت اللحم شہر کو
روانہ کیا لائیں تا خبر کو

کہ دریافت حال اسکا سب کچھ کریں
بتائیں سبھی تاکہ سجدہ کریں

یہ پا حکم حاکم روانہ ہوئے
ادھر اور ادھر وہ ذرا نہ ہوئے

ستارہ فقط ایک جو خوشنما
گیا آگے آگے ہوا رہنما

یہاں تک کہ عین اس جگہ جا رہا
جہاں پر کہ لڑکا تھا رکھا ہوا

غرض وہ مجوسی ہوئے شادماں
ہوئے خوش بہت سب کے سب دل سے جاں

گئے سیدھے گھر میں اور داخل ہوئے
جوں دیکھا اس لڑکے کو سجدے کئے

تھی ماں اس کی مریم وہاں اس کے پاس
لگی ساتھ جس کے تھی لوگوں کی آس

کیا شکر اور کھول دیں بورئیں
لوبان سونے مُر سے بھریں جھولیں

نذر کر کے سب کچھ پھر سجدے کئے
ہوئے خوش بہت پھر وہاں سے پھرے

مگر وہ ہیرودیس سے نہ ملے
کہ احکام سپنے میں ان کو ملے

ملک اپنے راہ دوسری سے گئے
روانہ ہوئے نہ کسی سے ملے

۱۴- یوسف کا مصر کو بھاگنا
متی ۲: ۱۳-۱۵

روانہ وہاں سے وہ جب ہو گئے
فرشتوں نے بھید اور ظاہر کئے

نظر آئے یوسف کو وہ خواب میں
دی اس کو ہدایت واں اس باب میں

اٹھ اس لڑکے اور اس کی ماں ساتھ لے
مصر بھاگ ہرگز نہ ٹل بات سے

وہاں رہ نہ جب تک تجھے دوں خبر
کہ حاکم ہوا مائل ظلم و جبر

وہ ڈھونڈیگا اس لڑکے کو اب صحیح
کہ مارے مٹادے نشان مسیح

ہیرودیس کی موت تک واں رہا
اور نبیوں کی باتوں کو پورا کیا

کہ بیٹے کو اپنے بلایا مصر
سے دیکھو یہ سچ بات ہے سربسر

یہ سن یوسف اٹھا اور ان کو لیا
اسی دم مصر کو روانہ ہوا

۱۵- ہیرودیس کا گھبرا کر بچوں کو قتل کرنا
متی ۲: ۱۶-۱۸

ہیرودیس اب تک تھا راہ دیکھتا
کہ دیکھو مجوسی خبر بھیجتا

مگر جب نہ ان کا پتا کچھ رہا
تو دل میں بہت اس نے غصہ کیا

کیا حکم جاری وہیں اس جگہ
کہ بیت الحم پر اب رکھیں نگاہ

قتل سارے بچے کرائے گئے
تھے دو برس سے چھوٹے مارے گئے

ہوا یہ مطابق اسی وقت کے
بتایا گیا جو مجوسیوں سے

ہوئی بات پوری نبی یرمیاہ
کی جس نے کہا یہ تو سن اے میاں

کہ رامہ میں آواز آتی ہے ایک
بڑے نالے ماتم کی سن لے و دیکھ

کہ راخیل روتی بہت زار زار
قتل لڑکے اس کے ہوئے زینہار

تسلی تشفی وہ پاتی نہیں
کہ بچوں کو اپنے وہ پاتی نہیں

۱۶- یوسف کا مصر سے واپس آنا
متی ۲: ۱۹-۲۲
لوقا ۲: ۳۹-۴۰

جب حاکم ہیرودیس واں مر گیا
خدا کا فرشتہ مصر میں گیا

ہوا خواب میں ظاہر یوسف پہ وہ
کہا اٹھ اور لے چل تو اب لڑکے کو

جا واپس ملک اپنے اسرئیل کے
کہ لڑکے کے دشمن بھی مر مٹے

یہ سن وہ اٹھا ساتھ مریم کو لے
گیا لوٹ وہ ملک اسرئیل کے

مگر جب سنا حاکم ہے ارخلوس
کہ جو مسند باپ پر ہے جلوس

تو واں جانے سے وہ بہت ڈر گیا
ہدایت سے آگے سفر کر گیا

گیا ناصرت شہر میں جا رہا
کہلائے وہ تا ناصری بارہا

غرض لڑکا حکمت میں بڑھتا گیا
قوی روح اقدس سے ہوتا گیا

تو فضل خداوند تھا اسکے ساتھ
کیا پورا اس نے خداوند کی بات

۱۷- بارہ برس کا ہو کر عید میں جانا
لوقا ۲: ۴۱-۵۲

گئے ہر برس وہ یروسلم کو
منائیں وہاں تا فسح عید کو

مطابق اسی کو وہ کرتے رہے
یہاں تک کہ بارہ برس ہو گئے

گئے بارھویں برس پھر جو وہاں
کیا پورا رسموں کو لوٹے یہاں

مگر رہ گیا یسوع یروسلم
نہ معلوم تھا یہ انہیں ایک دم

وہ یہ سمجھے کہ قافلے ساتھ ہے
گیا ایک منزل تو کیا بات ہے

مگر پہلی منزل پہ وہ نہ ملا
یہاں اور وہاں گو کہ ڈھونڈا کیا

تو واپس پھرے ڈھونڈتے بھالتے
ہوئے داخل یروسلم آن کے

اس جستجو میں ہوئے تین روز
سراغ اس کا کچھ نہ لگا ہنوز

گئے آخرکار ہیکل میں وہ
تو جا دیکھا حاضر وہاں یسوع کو
تھا بیٹھا ہوا بیچ استادوں کے
اور گھیرا دیا سب کو جوابوں سے
وہ سب اس کی سنتے تھے حیران تھے
سوالوں سے اس کے پریشان تھے
سمجھ عقل و دانش پہ سب دنگ تھے
سمجھے نہ کچھ یہ نئے رنگ تھے
جب مریم و یوسف نے دیکھا یہ حال
ہوئے وہ بھی حیران نرالی تھی چال
مگر اس کی ماں نے پھر اس سے کہا
یہ کیا تو نے بیٹا ہے ہم سے کیا
بہت ڈھونڈتے تھے ہم حیران ہو
کبھی کڑکڑاتے پریشان ہو
یہ سن کر دیا یسوع نے یہ جواب
کہ کیوں تم مجھے ڈھونڈتے تھے جناب
نہیں جانتے کہ ہے رہنا ضرور
مجھے باپ کے ہاں خدا کے حضور
مگر وہ نہ سمجھے تھے اس بات کو
ہوئے وہ روانہ یسوع ساتھ ہو
گئے لوٹ وہ ناصرت شہر کو
رہا صبر و نیکی سے وہ تابع ہو
یہ سب باتیں مریم نے دل میں رکھیں
رہی سوچتی نہ کسی سے کہیں
اور یسوع بڑھا حکمت و قد میں
خدا اور انسان کی حد میں
ہوا منظورِ نظر حق تعالےٰ کے
تھا ہر دلعزیز ادنےٰ و اعلےٰ سے

۱۸- نسب نامہ یسوع مسیح

متی ۱: ۱-۱۷
لوقا ۳: ۲۳-۳۸

نسب ابن داؤد یسوع مسیح
سنو ابن ابرام جو تھا صحیح
ابرام اصحاق یعقوب سے
یہودا اور بھائی بھی پیدا ہوئے
یہودا سے فارص تمر سے ہوا
پھر حصرون آرام پیدا ہوا
عمیناد نحسون سلمون ہوئے
اور سلمون و راحب سے بوعز ہوئے
اور بوعز ہوا شیدا جب روت پر
تو عوبید پیدا ہوا خوبتر

عوبد سے یسّی سے داؤد تھا
سلیمان اوریا کی جورو سے تھا
سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا
پھر ابیا سے آسا بھی پیدا ہوا
یہوسافط یورام عزیا یوتام
اخز حزقیاہ و منسی امان
یہوسا یکونایا پیدا ہوئے
اس وقت ہو قید بابل گئے
اور بابل کو اٹھ جانے کے بعد ہی
سلت ایل کی واں پیدائش ہوئی
زروبابل اس سے پھر پیدا ہوا
پھر ابیود الیاقیم عازور ہوا
صدوق و اخیمؑ اور الیاؤب
العزر متھان اور ان سے یعقوب
اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا
جو شوہر تھا مریم کا یسوع ہوا
ہوئی پشتیں چودہ تو داؤد تک
پھر چودہ وہاں سے تھیں بابل تلک
اور بابل سے لے تا مسیح معود
لے گن رکھ تو چودہ اور کرے سجود

دوسری فصل - مسیح کے کام کا اعلان و آغاز

۱۹- یوحنا دینے والے کی منادی

متی ۳: ۱-۱۲ مرقس ۱: ۱-۸ لوقا ۳: ۱-۱۸

پندرہویں برس شاہ طبریس کے — پیلاطوس حاکم یہودہ کے تھے
ہیرودیس حاکم جو تھا ئی گلیل — فلپوس بھائی بزرگ و جلیل
تھا حاکم اطریا طرا خون کا — لسانس تھا حاکم ابیلین کا
اناس و قیافا تھے کاہن بڑے — ذکر ان دنوں کا یوں لوقا کرے
خدا کا کلام اک بیابان میں — یوحنا پہ ظاہر ہوا اس آن میں
ہوا یہ مطابق کلام نبی — کہ جس نے بتایا صریح و صحیح
کہ دیکھو میں اک بھیجتا ہوں رسول — کرے راہ سیدھی جو ہووے قبول
سنو طرف صحرا سے آتی صدا — کہے جو بناؤ تم راہ خدا
کرو تم سبھی راستوں کو صحیح — تا وہ ہو ویں سیدھے درست و وسیع
گڑھے سب کے سب وان پہ بھر جائینگے — پہاڑ اور ٹیلے سرک جائینگے
ہر اک راہ ٹیڑھی برابر بنیں — نجات خدا تا کہ حاصل کریں
لگا گشت کرنے وہ یردن کے پاس — کیا کام اس نے خدا کا ہو داس
لگا کہنے توبہ کرے اب ہر ایک — گناہوں کو چھوڑے بنے اب وہ نیک
وہ بپتسمہ پائیں اور توبہ کریں — اور آسمان کی بادشاہت کو لیں
تھی اونٹوں کی بالوں کی اسکی پوشاک — او ٹڈی شہد جنگلی کی خوراک
کمر بند چمڑے سے کس کر میان — تھا مشغول ہر دم خدا اسکے دھیان

سنی جب منادی یوحنا کی — نکل بھیڑ آئی یہودہ کی
یوحنا نے جب دیکھا کہنے لگا — اے سانپوں کی نسلو ہے کس نے کہا
تمہیں آنے والے غضب سے بچو — اور معافی کے لائق تم توبہ کرو
خیال اپنے دل میں نہ لانا کبھی — کہ ابرام ہے باپ سب کا صریح
یہ کہتا ہوں سچ سچ میں باتیں تمہیں — کہے گر خدا پتھروں کو بڑھیں
تو اولاد ان سے ہو ابرام کی — جو ہو برگزیدہ نہ ہو عام سی
درختوں کی جڑ پر کلہاڑا دھرا — تا کاٹے انہیں جو کہ ہووے برا
سو کٹ کر جلائے گا پھر آگ سے — برائی کرے دور تا باغ سے
سنیں جب یہ باتیں لگے پوچھنے — بتا ہم کو تو اب کہ کیا ہم کریں
دیا اس نے ان کو یہ سن کر جواب — کہ بانٹو تم اپنی قبا کو شتاب
دے ڈالو انہیں پاس جن کے نہیں — خدا پاس نالہ نہ کردیں کہیں
اور وہ پاس جن کے ہو غلہ بہت — غریبوں کو وہ بانٹ دے ہر جہت
تب محصول لینے بھی گئے اس کے پاس — لگے پوچھنے رکھ کے اس پہ وہ آس
ہمیں دے بتا تو کہ کیا اب کریں — ہیں آئے تیرے پاس تا ہم سنیں
کہا اس نے ان سے زیادہ نہ لو — مقرر جو ہے بات وہی کرو
سپاہیوں نے پوچھا کہ ہم کیا کریں — کہا ان سے ہرگز ظلم نہ کریں
نہ تہمت لگاؤ کسی شخص پر — رہیں راضی ہر وقت روزینہ پر
سنا جب یہ لوگوں نے دل میں کہا — یہ ہے کون لگت نہیں کچھ پتہ
نہ معلوم شاید یہ ہووے مسیح — نشانی دکھاتا ہے اس کی صریح
یوحنا نے ان سب کے جواب میں — کہا ان سے سچ سچ اس باب میں
میں بپتسمہ پانی سے دیتا رہا — پر مجھ سے قوی تر ہے اک آرہا

کہ بندہ اس کی جوتی کا نہ چھو سکوں / نہ کچھ اس کے آگے میں چوں کر سکوں
وہ بپتسمہ روح القدس سے کرے / اور آتش روحانی سے تم کو بھرے
رکھے اپنے وہ ہاتھ میں سوپ ہے / کہ کھلیان جس سے بہت خوب ہے
کریگا جمع گیہوں کو طاق میں / پر بھوسہ جلائیگا وہ آگ میں
غرض وہ نصیحت یوں دیتا پھرا / منادیٔ انجیل کرتا رہا

۲۰ - مسیح کا بپتسمہ پانا

متی ۳ : ۱۳-۱۷

یسوع جب ہوا تھا برس تیس کا / لگا روکنے کام ابلیس کا
گیا وہ وطن سے یوحنا کے پاس / تا بپتسمہ پائے خدا کا ہو داس
مناسب ہے لازم ہے پاؤں میں آپ / یہ کیا بات ہے پاس میرے ہیں آپ
یسوع نے دیا اسکو پھر یوں جواب / اب ہونے دے کر نہ کوئی آب و تاب
ہے واجب کہ ہو راستبازی ختم / نہ روک اس کو تا نہ ہو ظلم و ستم
یہ سن اس نے اس کو تب ہونے دیا / خداوندی رسموں کو پورا کیا
جو نہیں یسوع بپتسمہ پا کر گیا / اور پانی سے اوپر نکل آ گیا
تو دیکھو کہ اسماں واں کھل گیا / اور روح پاک نے اس پہ سایہ کیا
کبوتر کی مانند خداوند کی روح / اتر اس پہ آئی لیا اس کو چھو
اور دیکھو کہ اسماں سے اک آواز / یہ کہتی ہوئی آئی تھی خوش نواز
کہ ہے بیٹا پیارا یہ میرا سنو / میں ہوں خوش بہت تم اب اسکی سنو

۲۱ - مسیح کی آزمائش

متی ۴ : ۱-۱۱
مرقس ۱ : ۱۲-۱۳
لوقا ۴ : ۱-۱۳

ہو معمور روح پاک سے وہ چلا / اور دریائے یردن کی جانب ہو

ہوئی رہنما روح اقدس واں / بیاباں میں لے پہنچایا اس آن
واں چالیس دن تک رہا جنگ گرم / مقابل تھا شیطان کے دم بدم
کئے پورے چالیس روزے وہاں / ہوا بھوکا تو پایا موقع یہاں
لگا کہنے ابلیس یوں اس جگہ / خدا کا ہے بیٹا تو یہ کر دکھا
حکم کر اسی پتھر کو روٹی بنے / کلام موثر کو تا ہم سنیں
یہ سن یسوع نے تب دیا یہ جواب / صرف روٹی ہی سے نہیں آب و تاب
مگر بات ہر اک سے زندہ ہے وہ / نکلتی خدا باپ کے منہ سے جو
پھر ابلیس شہر مقدس گیا / اور یسوع کو بھی ساتھ اپنے لیا
چڑھایا کنگورے پہ ہیکل کے واں / خدا کا ہے بیٹا کہا گر یہاں
کہ لکھا ہے تیرے لئے آئیں گے / فرشتے جو ہاتھوں پہ اٹھائیں گے
کہ ایسا نہ ہو تیرے پاؤں کو تب / لگے ٹھیس پتھر سے پائے ضرب
کہا اس سے یسوع نے سن اے قبیح / نہ کر آزمائش خداوند کی
پھر ابلیس اونچے پہاڑوں پہ لے / گیا آزمائش تا اس کی کرے
واں دنیا کی سب بادشاہیوں کو / دکھایا اور ساتھ ان کی شان و شکوہ
پھر اس نے کہا گر تو سجدہ کرے / تو سب کچھ میں دے سکتا ہوں اب تجھے
تب یسوع نے اس سے کہا دور ہو / کہ لکھا ہے سجدہ کرو نور کو
خدا ہی کو ہے سجدہ لازم ضرور / کرو بندگی سب ہی اس کے حضور
گیا چھوڑ ابلیس باتیں یہ سن / لگی تب فرشتوں کو خدمت کی دھن
بہت عرصے تک دور تھا وہ لعین / پتا نہ چلا اس کا ہرگز کہیں
پہ یسوع مسیح اب بیاباں میں / رہا باپ آسمانی کے دھیان میں
فرشتے رہے ہر دم حاضر حضور / کہ روح خدا تھا خدا کا تھا نور

۲۲ - دیباچۂ انجیل یوحنّا یوحنا ۱: ۱-۱۸

سنو کان دھر کے یوحنا کا بیان
بتاتا ہے جس میں یسوع کا گیان
کلام ابتدا میں ہی موجود تھا
خداوند کے ساتھ آلود تھا
حقیقت میں وہ ہی خداوند تھا
شروع میں تھا ساتھی خداوند کا
ہر اک چیز اس ہی سے پیدا ہوئی
نہ کچھ بھی چیز اس کے علاوہ ہوئی
وہ رکھتا تھا اپنے میں اک زندگی
جو انسان کا نور تھی زندگی
چمکتا تھا تاریکی میں اس قدر
پر تاریکی نے کچھ نہ پائی خبر
خدا کی طرف سے تو بھیجا گیا
مرد ایک نام یوحنا لیا
گواہی کی خاطر یہ آیا یہاں
کہ نور الٰہی کو کر دے عیاں
تا اس کے وسیلے سے سارا جہاں
بنکے اس پہ گر سارا لاوے ایمان
یوحنا نہ خود اپنے میں نور تھا
گواہوں میں اک تھا مگر نور کا
تو پہچان تو ہے حقیقی وہ نور
مرد جس سے ہو وے سبھی نور نور
جہاں میں تھا وہ اور جہاں اس سے تھا
مگر اف! جہاں سے نہ جانا گیا
وہ آیا تھا اپنوں ہی کے پاس جی
مگر اپنوں ہی نے نہ کچھ پاس کی
پر جتنوں نے اس کو کیا تھا قبول
انہیں اس نے بخشا خدا کا نزول
خداوند تعالےٰ کے فرزند خاص
ہو وے نام پہ اسکے جو جن کی آس
وہ پیدا ہوئے تھے خداوند سے
نہ خوں خواہش جسم نہ مرد سے
کلام خدا خود خدا نور روح
ہوا خود مجسم نہ آخر شروع
فضل راستی سے وہ بھرپور ہو
رہا درمیاں تا گناہ دور ہو
جلال اس کا افضل تھا بالا کمال
کہ جیسے خداوند کا خود جلال

وجہ خاص یہی کہ مانا گیا
خداوند کا بیٹا وہ مانا گیا
گواہی یوحنا کی تھی اب صریح
پکارا کہا دیکھ لو تم مسیح
وہی ہے بیاں جسکا میں نے کیا
مقدم ہے مجھ سے گو پیچھے ہوا
کہ وہ تھا ازل سے خداوند کے ساتھ
نہ کر چون چرا کر لے باور یہ بات
وہ بھرپور ایسا فضل سے ہوا
فضل پر فضل جس سے سب کو ملا
تو سن لو تھا شریعت سے موسیٰ کا کام
فضل راستی پر مسیحا کے نام
کسی نے نہیں دیکھا آنکھوں خدا
لگا نہ کبھی بھید نہ کچھ پتا
تا وقتیکہ اکلوتے بیٹے مسیح
نے دی چھوڑ گودی خدا باپ کی
ہوا خود مجسم اور بتلا دیا
خداوندی بھیدوں کو جتلا دیا

۲۳ - یوحنا اصطباغی کی گواہی مسیح کے حق میں۔ یوحنا ۱: ۱۹-۳۴

گواہی یوحنا کی سن لو سبھی
جو اس نے یہودہ کے لوگوں کو دی
کئی لاوی کاہن یروسلم سے
گئے پاس اس کے لگے پوچھنے
کہ تو کون ہے اب بتا دے صحیح
کہ شک ہم کو ہے تو نہ ہووے مسیح
کیا اس نے اقرار میں وہ نہیں
کہاں خاک میں نور وہ ہے کہیں
لگے پوچھنے کیا تو الیاس ہے
تیرے پاس اس جیسی بو باس ہے
کہا میں نہیں ہوں پھر اس سے کہا
بتا ہم کو تو وہ نبی ہے کیا
نہیں ہی نہیں میں دیا جب جواب
لگے پوچھنے تب یہ اس سے شتاب
کہ تو کون ہے ہم کو دے اب بتا
کہ جس نے ہمیں بھیجا دیویں جتا
کہا تب یوحنا نے وہ شخص ہوں
لکھا جو یسعیاہ نے سو ہی کہوں
بیاباں میں اک صدا ایک ہوں
خداوند کی راہوں کو سیدھا کروں

سنا جب یہ لوگوں نے قاصد جو تھے   فریس فقیہوں سے بھیجے گئے
تو کہنے لگے گر نہ الیاس ہے   مسیح نہ نبی اس کی بو باس ہے
تو بپتسمہ لوگوں کو دیتا ہے کیوں   بھلی راہ سے کیوں بہکاتا ہے یوں
سنی جب یوحنا نے باتیں سبھی   کہ پانی سے بپتسمہ میرا صریح
ولیکن یہاں پہ مرد ایک ہے   نہیں جانتے پر بہت نیک ہے
یہ وہ شخص ہے جو کہ پیچھے ہوا   مگر مجھ سے افضل وہ جانا گیا
بڑا اس قدر مجھ سے بیاں کیا کروں   کہ بند اس کی جوتی کا نہ چھو سکوں
یہ باتیں ہوئیں بیت بارہ شہر   جہاں بہتی یردن کی نیلی لہر
یہی تھی جگہہ کہ یوحنا جہاں   تھا بپتسمہ دیتا ہر اک کو یہاں
سنو دوسرا واقعہ کیا ہوا   جب یسوع یوحنا کی جانب چلا
کہا دیکھو برّہ خدا آتا ہے   گناہ جہاں جو اٹھا جاتا ہے
یہ وہ ہی ہے بارے میں جسکے کہا   مرد میرے پیچھے ہے اک آرہا
وہ افضل مقدم ہے مجھ سے بڑا   کہ پہلے تھا ازلی تھا ابدی ہوا
اور گو ذات اسکی کا پایا نہ بھید   پر خدمت کو اپنی کیا نہ دریغ
میں پانی سے بپتسمہ دیتا رہا   سو ظاہر وہ اسرئیل پر ہو رہا
گواہی میں دیتا ہوں اب یہ صحیح   کہ روح پاک اتری ہے اس پہ صریح
کبوتر کی مانند آسمان سے   ہوئی نازل اس پر وہاں آن کے
میں اس کو نہ ہرگز کبھی جانتا   نہ اصلیت اس کی کبھی مانتا
پر جس نے مجھے بھیجا خدمت کروں   کہا روبرو اس گھڑی مجھ سے یوں
کہ روح پاک اترے و ٹھہرے جہاں   لے سن رکھ اور لے مان لا تو ایماں
کہ وہ شخص وہ ہے جو روح پاک سے   حقیقت میں بپتسمہ سب کا کرے

ارے لوگو سن لو کرو تم دھیان   اصل میں یہی ہے یسوع کا گیان
یہ سب واقعہ میں نے دیکھا صریح   گواہی ہے بیٹا خدا کا مسیح

۲۴ - مسیح کے پہلے شاگرد

یوحنا ۱: ۳۵-۵۱

یوحنا کھڑا اک دن دو شاگرد لے   گیا پاس یردن تا خدمت کرے
وہاں پہنچ کر دیکھا حاضر مسیح   کہا ہے یہ برّہ خدا کا وجیہہ
یوحنا کے شاگردوں نے جب سنا   تو یسوع کو استاد اپنا چنا
کلام الٰہی وہ سننے لگے   خدا کی تمنا دل میں کرنے لگے
مسیحا مخاطب تب ان سے ہوا   لگا کہنے تم ڈھونڈتے ہو کیا
یہ سنتے ہی ربی کہا ایک نے   بتا تو کہاں رہتا تا ہم چلیں
چلو دیکھ لو تھا جواب خدا   گئے وہ جگہہ دیکھ لی تھے فدا
رہے ساتھ اس کے بسر دن کیا   یہ سب واقعہ ساعت دسویں ہوا
لو اک ان میں سے جو کہ پیچھے چلا   تھا شمعون پطرس کا بھائی سگا
اندریاس شاگرد جب ہو چکا   تو بھائی کو اپنے ہی پہلے لیا
کہا سن شمعون ہم نے مسیح   کو پایا خرستس کہلاتا وہی
یہ کہہ ساتھ لے کر گیا وہ حضور   کئے شک نظر سے سبھی اس کے دور
کہا تو شمعون یونس سے ہے   تو کیفاس کہلائے پطرس جو ہے
یہ کہہ کر اس کو گرویدہ اپنا کیا   جماعت میں تب ساتھ اپنے لیا
یسوع نے صبح کو چاہا چل پڑے   گلیلی ملک کی طرف کو بڑھے
ولیکن وہاں فیلبوس کو پایا   کہا پیچھے ہو لے چلا سیدھا آ
مرد بیت صیدا کا باشندہ تھا   شہر جو کہ پطرس اندریاس کا

اسی طور اس نے نتھانیل کو   کہا پایا یسوع کو آ دیکھ لو
وہی ہے ذکر جس کا موسیٰ کرے   صحائف بھی نبیوں کے جس سے بھرے
کہلاتا ہے یوسف کا بیٹا وہی   لقب اس کا مشہور ہے ناصری
نتھانیل نے تب کیا یہ سوال   کہ کیا ناصرت سے کوئی ہے خوشحال
فلپوس نے پھر دیا یوں جواب   کہا دیکھ تو لے یہاں آ شتاب
یہ کہہ کر چلا دیکھنے وہ شفیع   کہ تا دور ہو ویں وہاں شک سبھی
جو یسوع نے دیکھا نتھانیل کو   کہا اس کے حق میں کہ سب دیکھ لو
اک اسرئیلی سچا بہت نیک خو   نہیں ہے دغا مکر کی اس میں بو
یہ سن تب نتھانیل نے یوں کہا   کہ تو مجھ کو کب سے ہے یوں جانتا
یسوع نے کہا جانتا ہوں تجھے   ہے معلوم سب بھید باتیں تجھے
فلپوس نے بھی بلایا نہ تھا   مگر دیکھنے کا تو مشتاق تھا
تو میں نے تلے پیڑ انجیر کے   تھا دیکھا پس و پیش میں اک تجھے
نتھانیل نے سن دیا یوں جواب   تو ربی خدا کا ہے بیٹا جناب
تو اسرئیل کا بادشاہ ہے صریح   منجی یسوع ناصری تو مسیح
یسوع نے کہا کیا تو لایا ایمان   کہ میں نے کہا دیکھا تجھ کو اسی دلان
میں کہتا ہوں تجھ سے کہ دیکھیگا تو   بڑے ماجرے ہر طرف سو بسو
سنو کان دھر کے یہ سچ سچ کہا   کہ اسمان کو دیکھوگے تم کھلا
خدا کے فرشتے اتر آئیں گے   میرے حق میں تعریف وہ گائیں گے
اسی طور اتریں گے چڑھ جائیں گے   لگاتار خدمت میں وہ آئیں گے

۲۵ - پہلا معجزہ   یوحنا ۲: ۱-۱۲

چلا تیسرے دن گلیلی ملک   گیا واں سفر شہر قانا تلک
ہوئی دعوت اس کی کسی بیاہ پر   تھے شاگرد ماں بھی اسی راہ پر
ضیافت و کھانے میں دھن جب لگی   تو مالک نے دیکھا کہ مے گھٹ گئی
تب یسوع کی ماں دوڑی اس سے کہا   ہوئی مے ختم کچھ کریں اب کیا
یسوع نے کہا تجھ کو مجھ سے کیا کام   نہیں وقت میرا نہ لینا تو نام
مگر ماں نے چپ چاپ سب کو کہا   کرو جو کہے حکم مانو ذرا
جب سب حال یسوع کو معلوم ہوا   شروع کام اس نے تب اپنا کیا
وہاں مٹکے چھ تھے طہارت لئے   موافق یہودی رسم کے دھرے
ہر اک میں سمائی تھی دو تین من   پر خالی پڑے تھے نہ آئی کچھ بن
یسوع نے کہا ان میں پانی بھرو   سبھی کام جو میں کہوں تم کرو
یہ سنتے ہی لائے حکم وہ بجا   لبالب تب پانی سے ان کو بھرا
سنو قدرت کاملہ کا بیان   ہوئی اس گھڑی جو سبھوں پر عیاں
کہا اب نکالو اور لے جائیو   اور سردار مجلس کو دکھلائیو
چکھی میر مجلس نے مے جب نئی   نہ جانا کہاں سے ہے یہ مے نئی
مگر نوکروں کو یہ معلوم تھا   بنی پانی سے شے بقول اللہ
بلا بھیجا دولہا کو پھر اس جگہ   بہت ہو کے حیران اس سے کہا
یہ کیا معاملہ تو نے ہم سے کیا   مے ناب کو نہ ہی پینے دیا
ہر اک پہلے نایاب چیزوں کو دے   اور اچھی بڑی کو چھپا کر رکھے
مگر جب کھلا بھید اس حال کا   لگا تب پتا اس نئے حال کا

ہوئے ششدر حیراں سبھی کے سبھی   نہ ایسا ہوا ماجرا تھا کبھی
یہ تھا معجزہ پہلا یسوع مسیح   ہوا واقع قانا میں سب صریح
جلال اور قدرت نمایاں ہوئے   اور شاگرد مضبوط ایمان ہوئے

تیسری فصل — پہلی عید فسح سے دوسری تک

۲۶- ہیکل کا صاف کیا جانا   یوحنا ۲: ۱۳-۲۵

چلے پھر وہاں سے وہ اسکی ماں   اور شاگرد بھائی بھی اپنے مکاں
گئے کفرناحم میں ڈیرا کیا   مگر واں نہ کچھ دن بسیرا لیا
تھی نزدیک اس وقت عید فسح   یسوع پھر یروشلم کو چل دیا
کیا سیدھا ہیکل میں وہ اس گھڑی   جہاں جاکے دیکھی بڑی گڑبڑی
کہ بیل اور بھیڑوں کی تھی اک قطار   کبوتر فروشی صرافی بھار
لیا اس نے رسی کا کوڑا بنا   اور بیلوں اور بھیڑوں کو باہر کیا
صرافوں کا مال اس نے بکھرا دیا   دیئے الٹ تختے اور گھبرا دیا
کبوتر فروشوں کو دے کر حکم   کہا یاں سے دوڑو کیا ہے ستم
یہ گھر باپ میرے کا افسوس آہ   بنایا اسے تم نے چوروں کا کھوہ
سنا جب شاگردوں کو یاد آگئی   تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی
یہ جب حال دیکھا یہودیوں نے   کہا کیا نشاں ہے دکھا نا ہمیں
ہے کس کی اجازت سے کرتا کلام   نہیں ہے رسم کے مطابق یہ کام
گر ہیکل کو ڈھا دو تھا اسکا جواب   بنادوں گا دن تین میں میں شتاب
سنا جب یہودی نے جل کر کہا   کھڑا تین دن میں کرے گا کیا

چھیالیس سالوں میں یہ نہ بنی   بھلا بات تیری کریں کب یقین
پر ہیکل کے معنے تھا اس کا بدن   نہ سمجھے کیے گو کہ لاکھوں جتن
نہ شاگرد بھی سمجھے اس بات کو   اٹھا تمام مردوں سے وہ زندہ ہو
کیا یاد تب سب نے لائے ایماں   کتاب اور کلام یسوع پر وہاں
غرض جبکہ یروشلم میں رہا   کیے معجزے واں کئی بار بار
جو لوگوں نے دیکھے اور لائے ایماں   نہیں ان سبھوں کا یہاں پہ بیاں
غرض کام یسوع یوں کرتا گیا   اور لوگوں کو گرویدہ اپنا کیا
تھا باطن میں اس طور صاف و شفا   کہ ہر اک کے خیالوں کو تھا جانتا
نہ محتاج تھا وہ کسی بات کا   خداوند روح پاک بھی ساتھ تھا
ضرورت نہ تھی کہ بتائے اُسے   تھا واقف ہر اک حال انسان سے

۲۷- نقودیمس خفیہ شاگرد کا آنا   یوحنا ۳: ۱-۲۱

یروشلم کی پھر سنو بات ایک   ہوئی واقعہ جو بیاں اس کا دیکھ
نقودیمس نامے تھا سردار ایک   فریسی یہودی بڑا پاک نیک
گیا رات کو پاس یسوع کے وہ   کہا ربی ہم جانتے بھید کو
کہ استاد ہی ہو کے آیا ہے تو   خدا کا ہی بھیجا بلایا ہے تو
کہ ہیں معجزے یہ گواہی صریح   خدا ساتھ تیرے ہے بالکل صریح
نہیں سکتا کوئی دکھا معجزے   خدا ساتھ جب تک کہ اس کا نہ ہے
سنا یسوع نے جب دیا یہ جواب   کہا کہتا ہوں سچ تو سن لے نواب
کوئی جب تلک پھر کے پیدا نہ ہو   نہیں دیکھ سکتا خداوند کو
وہ نہ بادشاہت میں ہوگا شریک   تو سن غور کر بات بالکل یہ ٹھیک

ہاں حیراں اس نے کیا پھر سوال — یہ ہو بات کیونکر ہے بالکل محال
کہ اک بار جب آدمی بوڑھا ہو — تو کیونکر کرے پیدا پھر آپ کو
کیا ہے اس میں طاقت کہ واپس پھر سے — بطن ماں سے اپنے کو پیدا کرے
یسوع نے اسے پھر دیا یہ جواب — لے سن کہتا ہوں سچ نہ کر آب و تاب
اگر روح و پانی سے پیدا نہ ہو — نہیں بادشاہت میں داخل وہ ہو
ہوا پیدا جو جسم سے جسم ہے — اور روح سے جو پیدا ہوا روح ہے
تعجب نہ کر بھاگ اس سے نہ دور — دوبارہ جنم تم کو لینا ضرور
ہوا صرصراتی ہے تو سو بسو — پر آواز سنتا فقط اس کی تو
نہیں جانتا جس طرح کہ کہاں — سے آتی ہے جاتی یہاں یا وہاں
اسی طور روح سے جو پیدا ہوا — نہ دیکھے گا جانے گا کیونکر ہوا
نقودیمس نے پھر یہ اس سے کہا — کہ ہو سکتا یہ کس طرح اب جتا
یسوع نے کہا کیا تو استاد ہو — نہیں جانتا اس صریح بات کو
لے سچ سچ میں کہتا سن لے اس آن — کہ جو جانتا سو میں کہتا ہوں مان
اس کا جسے دیکھا میں ہوں گواہ — ولیکن گواہی نہ مانی یہ آہ
زمینی ہی باتیں بیاں جبکہ کیں — نہ اس کا بھی تم نے کیا ہے یقیں
کروں گر میں اب آسماں کا بیاں — یقیں کب کرو گے ہے بالکل عیاں
کوئی آسماں پر چڑھا نہ کبھی — سوا اس مرد کے جو اترا صریح
وہ ہے ابن آدم جو آسمان پر — تھا ہے اور رہے گا کہ وہ اس کا گھر
اور جس طور موسےٰ نے اک سانپ کو — بلند کئے صحرا میں رکھا تھا لو
اسی طور میں ابن آدم ضرور — اٹھایا ہی جاؤں گا اس کے حضور
کہ جو کوئی اس پر اب ایماں کرے — نہ ہرگز مرے پر وہ زندہ رہے

ہلاکت کے ڈر سے وہ چھٹ جائیگا — ہمیشہ کی بھی زندگی پائے گا
اور دیکھو خدا باپ نے اس جہاں — کو ایسا کیا پیار جو ہے عیاں
کہ اکلوتا بیٹا ہے بخشا صریح — ملقب ہے جو نام یسوع مسیح
تا جو کوئی اس پر اب لائے ایماں — مرے نہ کبھی زندہ ہو ہر زماں
خدا نے نہیں بھیجا بیٹا یہاں — کرے تا حکم وہ سزائے جہاں
مگر اس لئے وہ جہاں میں ہوئے — خلاصی گناہوں سے ہر اک کو دے
اور وہ جو کہ اس پر ایمان لائے گا — سزائے حکم کا نہیں پائے گا
مگر وہ جو ایمان نہیں لائے گا — سزا کا حکم ہو چکا پائے گا
کہ دیکھو وہ اکلوتے بیٹے خدا — پہ ایمان نہ لایا غضب کیا کیا
سزا کے حکم کا سبب ہے صریح — کہ نور جہاں آیا یسوع مسیح
اور انسان نے پیار کس کو کیا — اندھیرے کو پر نور کو رد کیا
تھے کام ان کے گندے گھنونے بڑے — بھلا پیار نیکی سے کیونکر کرے
برائی کرے نور سے دور وہ — کبھی آنے دیتا نہیں نور کو
تا ایسا نہ ہو بھید اس کے کھلیں — برائی بھی دشنام سب انکو دیں
مگر وہ جو حق پہ ہے رہتا ضرور — سدا پاس ہے نور کے نور نور
وہ کام اپنے لوگوں پہ ظاہر کرے — خداوند کی مرضی کو ظاہر کرے

۳۸ - سرگذشت یہودیا یوحنا کی گواہی

یوحنا ۳: ۲۲-۳۶

وہاں سے یسوع اس کے شاگرد بھی — گئے پھر یہودہ کی جانب سبھی
وہاں ساتھ ان کے تھا دن رات وہ — اور بپتسمہ دیتا تھا سب ذات کو
یوحنا بھی سالم شہر کے قریب — تا عینون میں بپتسمہ دیتا عجیب

که پانی وہاں پر بہتایت سے تھا   اور لوگوں کا رہتا تھا اک جمگھٹا
یوحنا ابھی تک تھا آزاد شخص   نہ قیدی ہوا کہ نہ تھا اس میں نقص
سنو معاملہ سخت اک اٹھ کھڑا   طہارت کے بارے میں جھگڑا پڑا
یوحنا کے شاگرد تھے اک طرف   یہودی مخالف ہوئے کم ظرف
گئے سامنے یوحنا کے سب   کہا اس سے ربی تو سن بات اب
وہ جو پار یردن کے تھا تیرے ساتھ   گواہی صریح جس پہ دی ایک رات
لے دیکھ اب وہ بپتسمہ دیتا ہے خاص   گروہ کے گروہ لوگ آتے ہیں پاس
سنا جب یوحنا نے ان سے کہا   کہ سب کچھ ہر اک کو خدا سے ملا
نہ مالک ہیں انسان کسی چیز کے   مگر تا نہ پائیں وہ آسمان سے
گواہ میرے تم ہو سبھی میں نے کہا   نہیں میں مسیح پر میں بھیجا گیا
خبر تا کہ سب کو ہیں یہ دو صریح   دلہن لوگ اس کے دولہا خود مسیح
پر ہمدرد دولہے کا میں ہوں کھڑا   اور ہوتا ہوں آواز سن خوش بڑا
خوشی میری اس میں ہے پوری صریح   گھٹوں میں بڑھے وہ خدا کا وجیہ
جو اوپر سے آتا ہے اوپر کا نور   زمینی زمیں کا ہی کرتا غرور
جو آسمان سے آتا ہے سب سے سوا   سنا دیکھا جو کچھ ہے اس کا گواہ
گواہی نہیں کرتے اس کی قبول   عجب ہے ستم ہے غضب کی ہے بھول
مگر جو گواہی کو سچ جانتے   وہ ذات الٰہی کو سچ مانتے
کہ بھیجا ہوا وہ خداوند کا خاص   خداوند کی باتوں کا کرتا ہے پاس
خداوند بخشش نہیں ناپتا   وہ کثرت سے روح پاک ہے سونپتا
خدا باپ بیٹے کو کرتا ہے پیار   اور سب چیزیں اس کے گلے کا ہیں ہار
جو بیٹے پہ ایمان لاتا ہے اب   ہمیشہ رہے زندہ پائے وہ سب

مگر وہ جو ایمان نہیں لائیگا   سزائے خداوند کو پائے گا

۲۹- یوحنا کا قید ہونا اور گلیل کا دورہ

متی ۴ : ۱۲ و ۱۴ : ۳-۵ مرقس ۱ : ۱۴ و ۶ : ۱۷-۲۰
لوقا ۴ : ۴ و ۳ : ۱۹و۲۰ — یوحنا ۴ : ۱-۳

یسوع جب یہودہ میں کرتا تھا کام   یوحنا تھا یردن میں کرتا کلام
نڈر ہو سناتا تھا سچ بات کو   بھلا ڈر کیا جب خدا ساتھ ہو
ذکر ہے ہیرودیس کا ان دنوں   کیا ناروا کام لو تم سنو
ہیرود اس بھائی کی جورو کو لے   رکھا گھر ڈرا نہ وہ اس کام سے
سنا جب یوحنا نے اس بات کو   گیا تا ملامت کرے ہو جو ہو
کہا جورو بھائی کی رکھنی تجھے   روا ہے نہیں نہ تجھے نہ مجھے
ہیرودیس سن کر خفا ہو گیا   یوحنا پہ جورو جفا ہو گیا
پکڑ کر قرباں قید اس کو کیا   غضب ظلم غصہ سے بدلہ لیا
ہیرود اس بھی کینہ رکھنے لگی   قتل اس کے کرنے کی دھن میں لگی
پر رہا تھا اس کے موقع نہ کوئی پڑا   کہ تھا پارسا نیکیوں میں بڑا
تھا نزد ہیرودیس وہ پاک ذات   ڈرا اس سے کی پاسداری کی بات
بلایا اسے بارہا تا سنے   عمل کر کے باتوں پہ افضل بنے
بہت اس کی باتوں کو تھا مانتا   خوشی زندگی کی انہیں جانتا
مگر جب یوحنا گیا قید میں   کلام خدا بھی رہا قید میں
سنا جب یسوع نے یوحنا کا حال   کیا رخ اسی طرف ہو پر جلال
سبب دوسرا کوچ کا یہ ہوا   کہ جو نبی فریسیوں نے یہ سنا

کہ یسوع بھی شاگرد کرتا ہے اب   اور بپتسمہ لیتے ہیں سب بے سبب
گو یسوع نہیں بلکہ شاگرد ہی   تھے بپتسمہ دیتے ہر اک کو صریح
یہودہ کو چھوڑ گیا وہ وجیہہ   کیا رخ جلیلی ملک کو صریح

۳۰- سامری عورت

یوحنا ۴: ۴-۴۲

یروشلم سے وہ روانہ ہوا   شہر گاؤں قصبوں سے جاتا ہوا
گلیلی ملک پہنچنے کے لئے   سمریا سفر میں تھا اس کے رہے
وہ سوکار سامر شہر کے قریب   گیا واں یہ واقعہ ہوا اک عجیب
تھی ملکیت یوسف بن یعقوب کی   تھا اس جا پہ کنواں یعقوب کی بھی
یسوع ہو کر ماندہ گیا کنوئیں پر   تا ہو دور ساری تھکان سفر
یہ تھا وقت چھٹویں گھڑی کے قریب   اکٹھے جاکے لوگوں کے اس دم نصیب
آئی پانی بھرنے اک عورت وہاں   کہا جس کو یسوع نے صاف و عیاں
پیاسا ہوں پانی تو مجھ کو پلا   نہ رکھا اونچ اور نیچ کا کچھ گلا
گئے شاگرد میرے گئے شہر میں   تا لا دیں وہ کھانا تناول کریں
سنی سامری نے یہ جب گفتگو   لگی دھن کرے اس نے یہ جستجو
کہ کیونکر یہودی ہو کہتا مجھے   جو ہوں سامری تا پلاؤں تجھے
نہیں جانتا رشتہ قوموں کا تو   کہ کیسے وہ نفرت کریں سو بسو
جواب یسوع آیا اسی آن ہی   کہ بخشش خدا گر تو پہچانتی
اور یہ پہچانتی جو ہے کرتا کلام   کہ ہے کون جو مانگتا لا کلام
تو تو مانگتی جیتا پانی اس آن   وہ دیدیتا تجھ کو لے سچ اسکو جان
کہا سامری نے خداوند بتا   کہ کس طور سے جیتا پانی ملا

نہیں پاس کچھ کھینچنے کو یہاں   ہے گہرا کنواں بھید کر تو عیاں
ہے کیا تو بڑا باپ یعقوب سے   کہ جس نے دیا یہ کنواں آپ سے
کہ جس نے خود اس سے پیا اور دیا   نہال اپنے بیٹوں کو سب کو کیا
یسوع نے کہا پانی جو یہ پیئے   پھر ہوگا پیاسا نہ اس سے جیئے
پر جو کوئی پانی مرا پیئے گا   نہ ہوگا پیاسا ابد جیئے گا
رہے پانی کا سوتا اس میں سدا   رہے جاری زندہ ابد تک سدا
سنا جب یہ عورت نے باور کیا   کہا اے خداوند یہ پانی پلا
کہ تا میں پیاسی نہ ہوؤں کبھی   نہ پھر پانی بھرنے میں آؤں کبھی
یسوع نے کہا جاکے شوہر بلا   کہا سن کے میں بے شوہر ہوں تھی ندا
تب اس پر یسوع نے کہا ٹھیک ہے   ہیں بے شوہر جملہ بہت ٹھیک ہے
کہ تو کر چکی پانچ شوہر صریح   جو رکھتی ہے اب وہ حقیقی نہیں
بہت خوب اور سچ ہے تو نے کہا   کہ سب بھید سچ سچ دیا ہے بتا
سنا جب یہ عورت نے حیراں ہو   کہا ہے خداوند نبی آپ ہو
لگی بات کو پھیر وہ یوں ٹالنے   حقیقت کو ہم کیوں بھلا جان لیں
پرستش پہاڑ اس پہ سبھوں نے کی   مگر مانتے تم یروشلم ہی
یسوع نے کہا کر یقین بات کو   کہ آتی گھڑی جس میں سب صاف ہو
ہو سجدہ میں اس کے جو نہ جانتے   مگر ہم ہیں کرتے جسے جانتے
نجات بنی آدم ہے کس مکاں   یہودیوں میں سے لے سچ اس کو جاں
گھڑی آتی بلکہ ابھی ہے ضرور   کہ سچے پرستار اس کے حضور
روح و راستی سے پرستش کریں   مطابق مرضی خدا کی چلیں
خدا روح نازل کرے تا جئیں   کہ روح راستی سے پرستش کریں

تب عورت نے اس سے کہا جانتی
کہ آتا خرستس کہلائے مسیح
جب آئے گا وہ تب بتلائے گا سب
نہیں جانتی کہ کروں کیا میں اب
یسوع نے کہا اے تو سن بات یوں
وہی ہوں جواب بولتا تجھ سے ہوں
تو شاگرد اتنے میں واں آ گئے
جو دیکھا اس عورت کو گھبرا گئے

لگے سوچنے باتیں کرتا ہے کیوں
مگر نہ کہا کچھ کہ کیوں بات یوں
پس و پیش میں عورت دوڑی گئی
گھڑا چھوڑ لوگوں کو کہنے گئی
کہ آؤ مرد اک جس نے کہا
وہ سب کچھ جو میں نے کیا اب تک کیا
حقیقت میں کیا یہ نہیں ہے مسیح
بتاتا ہے جس کی نشانی صریح
سنا جب یہ لوگوں نے نکلے سبھی
گئے پاس جو تھا خدا کا نبی
اس عرصے میں شاگردوں نے یوں کہا
اے ربی کچھ اس وقت لیجے اب کھا
جواب مسیح تھا کہ خوراک ہے
جسے تم نہ جانو وہ خوراک ہے
لگے سوچنے سب یہ کیا بات ہے
کوئی لایا کھانا جو اس پاس ہے
یسوع نے کہا میرا کھانا یہ ہے
کہ مرضی بجالاؤں اسکی "جو ہے"
کہ وہ بھیجنے والا میرا ہے باپ
کروں گا میں سب کام پورا انتخاب
نہیں کہتے کیا تم ابھی چار ماہ
ہیں باقی فصل کو مگر کر نگاہ
اٹھاؤ و دیکھو تم کھیتوں کا حال
تو معلوم ہوگا کہ پکا ہے مال
تو پہنچا ہے اب وقت تا کاٹ لیں
کریں کام ہر دم نہیں سانس لیں
ہر اک کاٹنے والا پائے گا پھل
تو پائے گا وہ زندگی جو ازل
جو بوتا ہے سو کاٹتا دیکھ لو
کیا کام باہم تھا خوش دیکھ لو
مثل ٹھیک آتی یہ سب جانتے
کہ بوتا ہے اک دوسرے کاٹتے
تو میں بھیجتا ہوں تمہیں کام پر
فصل کو اکٹھا کرو سر بسر

نہیں گرچہ محنت تھی بونے کی
مگر کاٹنے میں ہو شامل سبھی
کہ غیروں نے بویا تھا محنت بھی کی
مگر کام میں دونوں ہو اک صریح

جب سامر کے لوگوں نے دیکھا مسیح
اس عورت کا احوال پایا صحیح
تو بہتوں نے ایمان اس پر کیا
اور منت سے یسوع کو یہ کہہ دیا
کہ رہ ساتھ اب تو یہاں چند روز
نہیں بھید سب نے ہے پایا ہنوز
رہا روز دو جب یسوع ان کے ہاں
تو لائے بہت لوگ اس پہ ایماں
لگے کہنے عورت سے ایمان ہم
ہیں لاتے کہ دیکھا سنا ہے۔ ہم
اب ہم جانتے ہیں حقیقت سبھی
منجیٔ دنیا ہے یسوع مسیح

۳۱- تعلیم عام

متی ۴: ۱۲، مرقس ۱: ۱۴ و ۱۵
لوقا ۴: ۱۴ و ۱۵، یوحنا ۴: ۴۳-۴۵

گلیل ملک کو روانہ ہوا
وطن اپنے کو واں سے آنا ہوا
وہاں پہنچ کر خاطر ہونے لگی
کہ سب کام اس کے تھے دیکھے صریح
جو اس نے یروشلم کے آس پاس
کئے جبکہ مانی گئی عید خاص
یوں شہرت ہوئی اسکی ہر چار سو
گروہ کے گروہ آئے نزدیک دور
لگا پھر وہ تعلیم دینے صریح
گیا ہر عبادت جگہ میں مسیح
تھا بھرپور قوت روح پاک سے
لگے لوگ سب سننے واں شوق سے
خداوند کی بادشاہت کی وہ
منادی تھا کرتا سبھی لوگوں کو
کہا وقت پورا ہوا اب کرو
تم توبہ گناہوں سے تا سب جیو
خداوند کی بادشاہت کی آن
چلے آؤ تم سب تو سچ اس کو جان

۳۲ - کفرناحوم کے سردار کے بیٹے کو چنگا کرنا

یوحنا ۴ : ۴۶-۵۴

چلا گاؤں گاؤں خدا کا وجیہہ — یہاں تک کہ قانا میں آیا مسیح
وہی شہر ہے جہاں پانی سے مے — بنائی تھی قدرت سے یہ اپنی شئے
ملازم تھا اک بادشاہ کا وہاں — بیمار اس کا بیٹا رہا ہر زماں
کفرناحم شہر میں تھا اب پڑا — تھا کمزور محتاج ہر دم بڑا
سنا باپ نے جبکہ یسوع کا حال — گیا سب بتایا دل منت سے حال
کہا بیٹے کو میرے چنگا کرو — ہے مرنے پہ اب مجھ پہ رحمت کرو
یسوع نے کہا تم نہ لاؤ گے ایماں — نشانی کرامات دیکھو گے یاں
تھا لازم کہ ایمان لاتے سبھی — مگر خواہش معجزہ ہے ابھی
کہا اس ملازم نے مالک خدا — نہ دے بیٹا مرنے مرا اُتر آ
یسوع نے کہا جا وہ جیتا ہے اب — کہا جو مسیح نے لیا مان سب
تھا اعتقاد پورا روانہ ہوا — کیا رخ گھر اپنے روانہ ہوا
وہ راہ ہی میں تھا نوکر اس کو ملے — کہا بیٹا جیتا وہ خوش ہو چلے
لگا پوچھنے چنگا کب وہ ہوا — گھڑی ساتویں تب تھا جاتا رہا
گیا جان تب وہ گھڑی ہے وہی — کہ جس آن یسوع نے وہ بات کی
کہ جا بیٹا جیتا ہے رخصت تو ہو — ستائش سدا ہو خدا باپ کو
لیا باپ نے دیکھ جب سب یہ حال — تو ایمان لائے ہوئے سب خوشحال
یہ ہے دوسرا معجزہ جو ہوا — یسوع نے یہودہ سے آ کر کیا

۳۳ (الف) یسوع کا ناصرت کو جانا اور رد کیا جانا

لوقا ۴: ۱۶-۳۱

پھر آ وہ طرف ناصرت شہر کے — کہ اپنے شہر میں منادی کرے
وہ دستور پر سبت کے دن گیا — عبادت جگہ میں جا حاضر ہوا
جو پڑھنے کو اٹھا یسعیاہ نبی — کی جلد ایک اس کو وہاں دی گئی
مقام ایک کھولا جہاں لکھا ہے — کہ مجھ پر خدا باپ کی روح ہے
مجھے اس لئے اس نے مسح کیا — کہ مژدہ غریبوں کو جا کے دیا
ہے بھیجا دلاسہ دوں کمزور کو — و مژدہ کہ آزادی قیدیوں کو
دوں اندھوں کو بینائی کامل جو ہیں — چھڑاؤں انہیں بھی جو اب بند ہیں
خداوند کے سال مقبول کی — منادی کروں اب میں ہو کر مسیح
یہ کہہ بند کر دی پھر اس نے کتاب — دی خدمت گزاروں کو بیٹھا شتاب
مگر لوگ تکتے تھے راہ آپ کی — سنائیں بتائیں وہاں پہ صریح
تب اٹھا لگا کہنے پورا ہوا — نوشتہ یہی مجھ میں پورا ہوا
گواہی سبھوں نے دی کر کے یقین — مگر سب تھے حیراں کہ باتیں نبی
کلام فضل اس کا جانا گیا — مگر اف! نہ لوگوں سے مانا گیا
لگے کہنے یوسف کا بیٹا ہے یہ — نہیں اور کو کام اعلیٰ کرے
ہوا دردمند یسوع یہ دیکھ کر — کہا مثل صادق ہے اس وقت پر
کہ کوئی نبی اپنے ہی وطن میں — نہیں ہوتا مقبول وہ وطن میں
کہو گے ہو چنگا حکیم آپ تو — کہ تا ہو معالج علیم آپ تو
سنا ہم نے کفرنحوم کا بھی حال — وطن اپنے کو بھی تو کر مالا مال
مگر تو سنو سچ میں کہتا ہوں اب — کہ الیاس کے وقت میں کال جب

پڑا تین و آدھے برس ہر مکاں   رہا بند ہر وقت ہی آسماں

تو گو بیوائیں ملک اسرائیل میں   بہت تھیں کہ خاطر نبی کی کریں

مگر نہ کسی پاس بھیجا گیا   صرپتا کی بیوہ طرف وہ ہوا

الیشا نبی کے سنو وقت میں   تھے کوڑھی بہت ملک اسرئیل میں

پر نعمان سریانی چنگا ہوا   نہ اوروں کو کچھ فیض حاصل ہوا

سنی جب یہ باتیں وہاں لوگوں نے —   گئے غصے سے بھر کہا سبھوں نے

یہ کہنا صریحاً ہے باتیں رہیں   علاج اٹھو آؤ ہم اس کا کریں

یہ کہہ وہ اٹھے ساتھ اسکو لیا   پہاڑی کی جانب وہاں رخ کیا

لگے سوچنے کہ گرا دیں اسے   ہے تدبیر اچھی کہ ماریں اسے

مگر جب ارادہ بُرا یہ کیا   نکل بیچ ان سے روانہ ہوا

۳۳ (ب) کفرناحوم کی رہائش

متی ۴ : ۱۲-۱۶

شہر ناصرت کو وہیں رد کیا   لب جھیل کا فرنحوم کو گیا

وہ نفتالی زبلون کی سرحد میں   گیا تا نوشتوں کو پورا کریں

سنو جو یسعیاہ نبی نے کہا   وہ یسوع مسیحا سے پورا ہوا

کہ زبلون نفتالی کی سرزمین   جو ہے غیر قوموں کی سرزمین

وہ ہے پار یردن کے واقع صریح   ہوا ظاہر لوگوں پہ اس جا مسیح

بڑی روشنی چمکی لوگوں پہ واں   جو بیٹھے اندھیرے میں تھے ہر زماں

جو تھے موت کے سائے رہتے سدا   ہوا نور یسوع نے دی جب ندا

کرو توبہ رحمت خداوند کی   ہے نازل ہوئی داخل ہو تم سبھی

۳۳ (ت) اندریاس شمعون پطرس یعقوب یوحنا مسیح کے پہلے شاگرد

متی ۴ : ۱۸-۲۲   مرقس ۱ : ۱۶-۲۰   لوقا ۵ : ۱-۱۱

گیا گاؤں گاؤں بشارت کے ساتھ   تھا ہر دم خدا باپ کا اس پہ ہاتھ

لگے لوگ سننے کلام خدا   گروہ کے گروہ آگئے ہوا جمگھٹا

کھڑا ایک دن تھا لب طبریاس   لگی اس سے تھی واں پہ لوگوں کی آس

جو دیکھی بہت بھیڑ آگے بڑھا   دو کشتیوں کو دیکھا اس جا کھڑا

تو مچھوے وہاں جال تھے دھو رہے   مصیبت پہ اپنی وہاں رو رہے

گیا پاس یسوع شمعون کے   چڑھا اس کی کشتی میں درخواست یہ

کہ لے چل اب کنارے سے تھوڑا ہٹا   میں دکھ درد تیرے سبھی دوں مٹا

گیا بیٹھ کشتی پہ وہ اس جگہ   بتا دیئے انجیل کرنے لگا

کلام الٰہی ختم جب ہوا   شمعون پطرس کو کہنے لگا

کہ گہرے میں لے چل اور دے جال ڈال   کروں گا میں تجھ کو ابھی مالامال

جواب شمعون آیا وہ نہیں   نہیں فائدہ صاحب اس جا کہیں

گئی رات محنت میں ساری گذر   نہ پایا کسی کا ادھر سے گذر

مگر تیرے کہنے سے اب ڈالتا   کبھی نہ حکم تیرا میں ٹالتا

دیا ڈال دریا میں جب جال کو   بڑا غول مچھلی کا تم دیکھ لو

گھری آئیں وہ جال میں اسقدر   گئی کشتیاں لب بلب ان سے بھر

تو ساتھی بلائے مدد کے لئے   چلے آئے اس دم بھروسہ کئے

لگی مچھلیاں جال میں اس قدر   لگا جال پھٹنے وہاں چڑ و ہر

جو دیکھا شمعون پطرس نے حال   گرا پاؤں یسوع پہ کر یہ سوال

خداوند لائق نہیں، آؤں پاس
گنہگار ہوں تجھ یہ میری ہے آس

کہا یہ کہ حیران تھے سب کے سب
نہ تھے جانتے ماجرا کیا ہے سبب

تو زبدی کے بیٹے بھی حیران تھے
یوحنا و یعقوب جو ساتھ تھے

کہا تب خداوند نے تم نہ ڈرو
بھروسہ میری بات پہ اب کرو

واں پہلے بلایا شمعون کو
اور بھائی کو اس کے اندریاس جو

کہا گرچہ مچھوے چلے آؤ اب
کہ انسان کے مچھوے ہو جاؤ سب

وہ جالوں کو اپنے وہیں چھوڑ کے
ہوئے پیچھے ہاتھوں کو وہ جوڑ کے

بڑھا اس جگہ سے وہ نورِ خدا
اور زبدی کے بیٹوں کو پایا اس جا

یوحنا و یعقوب تھے باپ ساتھ
مرمت یہ جالوں کی تھے انکے ہاتھ

یسوع نے ندا دی بلایا انہیں
کہ خدمت خدا باپ کی وہ کریں

وہیں ناؤ اور باپ کو چھوڑ کر
ہوئے پیچھے دیکھا نہ منہ موڑ کے

۳۴- عبادتخانہ میں دیوزدہ کو شفا دینا

مرقس ۱: ۲۱-۲۸
لوقا ۴: ۳۱-۳۷

لب جھیل سے وہ گیا شہر کو
بنام کفرناحوم کہلاتا جو

لگا دینے تعلیم وہ روز سبت
حواس ان سبھوں کے ہوئے جس سے خبط

وہ قدرت کلامی پہ حیران تھے
کلام فقیہوں سے پُر زور تھے

وہاں اک عبادت جگہ میں تھا شخص
کہ جس پہ تھا ناپاک روح کا بد عکس

جب اس نے مسیحا کو دیکھا وہاں
کیا اس نے زور سے شور و فغاں

کہا ناصری یسوع تو چھوڑ دے
ہمیں کام کیا تجھ سے اب چھوڑ دے

تو آیا کرے ہم سبھوں کو ہلاک
کرے قدرت کاملہ سے تو خاک

میں ہوں جانتا کون تو ہے وجیہہ
قدوس خداوند یسوع مسیح

دی دھمکی کہا چپ ہو جا نکل جا
نہ انسان کو پھر اپنا خادم بنا

ہوئی سن کے یہ جوش میں روح بد
گئی نکل پٹا کے وہ تا ابد

یہ جب ماجرا سب نے دیکھا وہاں
ہوئے وہ پریشان خاطر اس آن

لگے کہنے آپس میں کیسا کلام
ہے قدرت الٰہی کا اس کو انعام

وہ ناپاک روحوں کو کرتا ہے حکم
نکل جاتی رہتا نہیں اسکا تخم

گئی پھیل شہرت طرف چارسو
تھی لوگوں کی ہر دم یہی گفتگو

۳۵- پطرس کی ساس کو اور بہتوں کو چنگا کرنا

متی ۸: ۱۴-۱۷ مرقس ۱: ۲۹-۳۴ لوقا ۴: ۳۸-۴۱

عبادت جگہ سے نکل کر مسیح
یوحنا و یعقوب شاگرد بھی

اندریاس و پطرس کے گھر کو گئے
جہاں ساس پطرس پڑی تپ لئے

شاگردوں نے فی الفور آ کر کہا
کہ گھر میں ہے اک شخص کو تپ چڑھا

وہ آیا پکڑ ہاتھ اس کو کہا
رکھ ایمان دیتا ہوں تجھ کو اٹھا

تو فی الفور تپ اسکی جاتی رہی
اٹھی وہ سبھوں کی واں خدمت کری

ہوئی شام سورج ہوا جب غروب
بیماروں کا اس پاس آیا ہجوم

بہت لنگڑے لولے بہت دیوزدہ
جمع ہو کے آئے تا پاویں شفا

شہر کے بھی لوگوں کا تھا اک ہجوم
کہ شہرت یسوع کی تھی ہر ارض و بوم

جو یسوع نے دیکھا بیمار رنج واں
کیا چنگا بہتوں کو فوراً اس آن

بیماریئے ہر نوع کو چنگا کیا
نکالا دیوں کو انہیں چپ کیا

تھی بدروحیں اس کو سبھی جانتیں
قدوس خداوند کو پہچانتیں

نبوت یسعیاہ کی پوری ہوئی
جو یسوع نے سب ماندگی آپ لی

کریں دور سب اس نے بیماریاں   اٹھالیں سبھوں کی واں کمزوریاں

۳۶ - گلیل کا دورہ

متی ۴: ۲۳-۲۵ مرقس ۱: ۳۵-۳۹
لوقا ۴: ۴۲-۴۴

ہوا پھر وہ پطرس کے گھر سے رواں   کرے تا منادی یہاں اور وہاں
بڑے تڑکے کچھ رات رہتے اٹھا   بیاباں کا اس نے رستہ لیا
حضور خدا باپ کی جستجو   دعا مانگی اور اس سے کی گفتگو
ہوا دن لگے اس کو سب ڈھونڈنے   نہ پایا مگر اس کو پطرس کنے
ادھر اور ادھر دیکھا بھالا اسے   جا ویرانے میں اس کو پایا اسے
لگے کہنے سب ڈھونڈتے ہیں تجھے   ضرورت ہے اس کو اسے اور مجھے
کی درخواست اس سے رہے انکے پاس   تھے محتاج چھوٹے بڑے عام و خاص
پر یسوع نے ان سے کہا ہے ضرور   کہ جاؤں منادی کو نزدیک و دور
میں بھیجا گیا ہوں اسی کام کو   خدا باپ کا کام انجام ہو
گلیلی ہر اک گاؤں میں وہ گیا   بشارت کی ہر سو تھی اس کی ندا
عبادت جگہوں میں تعلیم دی   خبر بادشاہت کی ہر اک کو دی
سبھی لوگ دکھ روگ سے کر گئے   جو سب اس نے قدرت سے دفع کئے
خبر سوریا میں بھی پھیلی تمام   امنڈ آئے چھوٹے بڑے خاص و عام
کئے حاضر بیمار بدحال لوگ   گرفتار تھے جو عذاب اور سوگ
بیماروں کے حاضر ہوئے جمگھٹے   تھے مفلوج مرگی زدہ دیو چڑھے
رحم کی نظر ان سبھوں پہ ہوئی   مٹے روگ صحت شفا ہو گئی
جلیلی ملک اور دکاپلوس اسے   یہوداہ کے یردن کے اس پار سے
گروہ کے گروہ لوگ آنے لگے   شفا مرض سے سب ہی پانے لگے

گئے اس کے پیچھے رہے ساتھ ساتھ   لگے دل سے سننے خداوند کی بات

۳۷ - ایک کوڑھی کا شفا پانا

متی ۸: ۲-۴ مرقس ۱: ۴۰-۴۵
لوقا ۵: ۱۲-۱۶

گلیلی شہر ایک میں تھا مسیح   جہاں کوڑھی نے آ کے درخواست کی
سنا تھا بہت اس نے یسوع کا حال   تھا امید سے پُر وہ کوڑھی کنگال
جو یسوع کو دیکھا گرا منہ کے بل   لگا کہنے منت سے اس آن پل
خداوند تو رکھتا ہے قدرت کمال   جو چاہے تو ہو پاک جائے بدحال
نہیں میں صداقت سے آتا ہوں پاس   مگر رحم و الفت کی رکھتا ہوں آس
یسوع نے نگاہ رحم اس پہ کی   بڑھا ہاتھ چھوا شفا اس کو دی
کہا چاہتا ہوں کہ تو پاک ہو   خوش آتا ہے ہوں پاک سب باپ کو
یہ کہتے ہیں کوڑھ اس کا جاتا رہا   ہوا پاک بخشش کو پاتا رہا
کی تاکید یسوع نے خاموش ہو   نہ کہہ یہ کسی سے نہ بدہوش ہو
مگر جا کے کاہن کو سب کچھ بتا   بدن پاک بھی اپنا اس کو دکھا
دے ہدیہ خدا کو بھی چیزوں کا   جو موسیٰ کی شریعت ہے دیتی بتا
گواہی تا ہو ان سبھوں پر صریح   لے سن بات میری میں کہتا صحیح
گیا شخص باہر رہا نہ گیا   ہر اک بات کو اس نے ظاہر کیا
ہوئیں اس قدر باتیں یہ سب مشہور   کہ شہرا ہوا یسوع کا دور دور
لگے لوگ آنے وہاں اس قدر   رکا جس سے کام مسیح سربسر
نہ داخل وہ شہروں میں پھر ہو سکا   سو ویران جگہوں میں جا کر بسا
مگر لوگ آتے تھے ہر چار سو   کہ چرچا تھا یسوع کا ہر کو بکو

۳۸- جھولے کے مارے کو چنگا کرنا

متی ۹: ۲-۸ مرقس ۲: ۱-۱۲ لوقا ۵: ۱۷-۲۶

کسی روز بعد آیا کفرنحوم
جہاں لوگوں کا پایا اس نے ہجوم

تھا تعلیم میں اپنی مشغول وہ
فریسی فقیہوں کا تھا اک انبوہ

شریعت کے استاد حاضر بھی تھے
جو آئے یہودہ یروشلم سے

لگا لوگوں کا اس قدر جمگھٹا
اک دوسرے پہ وہاں تھا کھڑا

خداوند کی قوت تھی موجود واں
کرے چنگا سب کے جسم روح و جاں

تھا گھر میں خداوند بیٹھا ہوا
جہاں یہ گروہ ایک پہنچا ہوا

سمائی نہ لوگوں کی گھر میں ہوئی
تھی دہلیز تک بھیڑ اٹکی ہوئی

وہاں ایک مفلوج لایا گیا
جو چار آدمی سے اٹھایا گیا

نہ تھی اس میں طاقت کہ وہ ہل سکے
نہ اس کو گناہ سے شفا مل سکے

وہ آیا سنا جبکہ یسوع کا حال
شفا پائے رحمت سے اسکی کمال

بلا رشتہ داروں کو ان سے کہا
چلو پاس یسوع کے سب برملا

گئے بھیڑ کو دیکھ گھبرا گئے
یسوع پاس رستہ نہ وہ پا گئے

مگر حال سے اس کے بے حال تھے
رہا نہ گیا گو کہ پامال تھے

گئے چھت پہ کھول اس کو لٹکا دیا
خداوند کی نظروں میں اٹکا دیا

یسوع نے جو دیکھا کہ ایمان ہے
طرف اس کے مائل دل و جان ہے

تو مفلوج کو رحم سے یوں کہا
گناہ تیرا اے بیٹا بخشا گیا

سنا جب فقیہوں نے اسبات کو
لگے بڑبڑانے کہا واہ ہو!

کفر کہتا یہ شخص ہے برملا
نہیں ہے معافی خدا کے سوا

گناہوں کی معافی خدا پاک دے
رحم سے وہ لوگوں پہ بخشش کرے

یہ سب کچھ یسوع سے پہچانا گیا
روح پاک اس کی سے جانا گیا

لیا جانچ جب اس نے لوگوں کا حال
لگا کہنے کیوں کرتے ہو یہ خیال

کیا کہنا آسان ہے تم کہو
گواہ میرے اس بات کے تم رہو

کہ اے شخص تیرے گناہ ہوئے معاف
یا اٹھ چارپائی اٹھا لے جا صاف

مگر تا کہ تم جانو ہے اختیار
گناہوں کی معافی کا بھی اختیار

مجھے ابن آدم کو جہان میں
میں کہتا ہوں تم سب کے اب سامنے

اے مفلوج اٹھ اب کھٹولا اٹھا
سلامت گھر اپنے یہاں سے تو جا

کلام ربانی سنا اٹھ کھڑا
اٹھا کر کھٹولا وہیں چل پڑا

لگا کرنے تعریف حمد و ثنا
رہا خوش شکریہ میں وہ ہر زباں

یہ دیکھا جو لوگوں نے دنگ ہوگئے
دلوں میں خیالوں میں تنگ ہوگئے

خدا باپ کی حمد ہونے لگی
نہیں دیکھا تھا ماجرا یہ کبھی

۳۹- متی کی بلاہٹ

متی ۹: ۹ مرقس ۲: ۱۲-۱۴ لوقا ۵: ۲۷و۲۸

گیا وہ نکل گھر سے باہر چلا
اور دریا کنارے کا رستہ لیا

مگر بھیڑ ساتھ اس کے ہر دم رہی
جسے اس نے تعلیم ہر وقت دی

واں رستہ میں حلفا کا بیٹا ملا
جو لیوی کہاوے پر متی ہوا

وہ بیٹھا تھا چوکی پہ محصول کی
خبر اس کو کام یسوع کی ہوئی

مسیحا نے دیکھا کہا اس سے یوں
تو ہو میرے پیچھے خوشی تجھ کو دوں

سنی جب بشارت وہ خوش ہوگیا
وہیں چھوڑ سب کچھ وہ پیچھے ہوا

چوتھی فصل - دوسری عید فسح سے تیسری تک منادی کا دوسرا سال

۴۰ - اڑتیس برس کے بیمار کا چنگا ہونا یوحنا ۵: ۱-۴۷

ہوئی عید بعد اس کے پھر دوسری تیاری یروشلم کی اس نے کی
وہ پہنچا وہاں بھیڑ دروازہ پر جہاں حوض بیت حسدا ہے سر بسر
اُسارے ہیں پانچ اس میں بیٹھے جہاں اندھے لولے لنگڑے یہاں اور وہاں
بڑی بھیڑ تھی مردوں کی واں پڑی جو پانی کے ہلنے کو دیکھے کھڑی
یقین ان کا تھا اسی اعتقاد پر فرشتہ ہر اک سال واں آن کر
ہلاتا ہے پانی کو وہ اس طرح کہ بیمار جو پاؤں پہلے دھرے
گرفتار کیسی بلا میں وہ ہو واں قدرت الٰہی سے چنگا ہو سو
اک اڑتیس سالہ بیمار اس جگہ پڑا تھا نہ اب تک وہ چنگا ہوا
جو دیکھا یسوع نے اسے آن کر اور بیماری اس کی کو پہچان کر
کہا اس سے چاہتا ہے چنگا ہووے بتا تاکہ خواہش کو پوری کرے
جواب بیمار آیا اس جا وہیں خداوند مجھ پاس کوئی نہیں
کہ پانی کے ہلنے پہ ڈالے مجھے تا صحت شفا کلی ہووے مجھے
جو کوشش کروں آپ جانے کی میں اتر جاتا پہلے کوئی پیچھے میں
سو لاچار ہوں مردہ سا ہوں پڑا نہیں مجھ میں ہمت کہ ہوؤں کھڑا
یہ سن حال یسوع کو رحم آگیا کہا اٹھ کھٹولا اٹھا جا چلا
یہ کہنا ہی یسوع کا تھا اس گھڑی وہ چنگا ہوا بچ گئی ہر بڑی
اٹھا کر کھٹولا روانہ ہوا گو تھا سبت کا دن روانہ ہوا

جو دیکھا یہودی نے ناراض ہو کہا یہ روا ہے نہیں سبت کو
اٹھائے کھٹولا یا بوجھا کوئی رسم موسوی اس کی مانع ہوئی
جواب آیا فوراً کہ میں کیا کروں کیا جس نے چنگا کہا یہ کروں
کھٹولا اٹھاؤں میں جاؤں چلا حکم مانتا ہوں دیا جو بتا
لگے پوچھنے شخص ہے کون وہ حکم کام کرنے کا دیتا ہے جو
بتا نہ سکا یہ جو چنگا ہوا کہ تھا کون ہے کس جگہ کیا ہوا
کہ یسوع گیا مل ملا بھیڑ میں نہ پایا اسے اس جگہ شخص نے
مگر پیچ ہیکل میں پھر آملا کہا اس سے دیکھ اب تو چنگا ہوا
نہ کرنا گناہ تو اب ہرگز کبھی نہ ہو مبتلا تو بلائے قبیح
بس آنکھیں وہاں اسکی تب کھل گئیں لیا جان یسوع ہے کوئی نہیں
روانہ ہوا جا کے اطلاع دی کہ چنگا کیا جس نے ہے وہ مسیح
سنا جب یہودیوں نے ہے مسیح ہوئے وہ مخالف اس دم سبھی
لگے کہنے یہ توڑتا روز سبت نہیں رکھتا یہ اپنے آپ پہ ضبط
ستانے بہت کو سبنے وہ لگے وہ سب قتل اسکے کی دھن میں لگے

۴۱ - مسیح اور خدا کا رشتہ

یسوع نے کہا ان سے صاف صریح سنو کام کرتا خدا ہر گھڑی
جو وہ باپ میرا کرے کام کو تو کیوں نہ کروں میں بھلا تم کہو
سنا جب یہودیوں نے یہ بھی فکر زیادہ کرنے لگے قتل کی
کہ اب نہ صرف سبت توڑا گیا مگر یہ خداوند سے جوڑا گیا
خدا کو کہا باپ کافر ہوا اور خود کو خدا کے برابر کیا

یسوع نے کہا کان دھر کے سنو   میں کہتا ہوں سچ بات میری سنو
کہ بیٹا نہیں کرتا کچھ آپ سے   مگر کام کرتا خدا باپ کے
جو کرتا خدا کرتا بیٹا اسے   نہیں دیکھتا میں اسے اور اسے
بباعث کہ ہے باپ بیٹے میں پیار   دکھاتا اسے کام سب زینہار
کرے گا بڑے کام ان سے بھی وہ   کریں تم سبھوں کو پریشان جو
تو جس طور مردے کو زندہ کرے   اٹھائے جلائے انہیں جو مرے
اسی طور بیٹا بھی زندہ کرے   جسے زندگی پائے پھر نہ مرے
عدالت نہیں باپ کرتا ہے اب   مگر سونپ دی بیٹے کو سب کی سب
کہ تا لوگ بیٹے کی عزت کریں   کہ جس طور وہ خود خدا کی کریں
مگر جو نہ بیٹے کی عزت کرے   خدا کی بھی عزت نہ ہرگز کرے
میں کہتا ہوں سچ سچ سنو بات عام   کہ وہ جو کہ سنتا ہے میرا کلام
ہے ایمان لاتا خدا باپ پر   کہ جس نے مجھے بھیجا اب سربسر
ہمیشہ کی ہے زندگی اس ہی کی   سزا کا حکم اس پہ ہرگز نہیں
پر گذرا ہے وہ موت کے بند سے   پائی زندگی چھٹ گیا ڈنڈ سے
میں کہتا ہوں سچ سچ کہ آتی گھڑی   کہ جس میں مچے گی بڑی کھڑبڑی
تو مردے بھی بیٹے کی آواز کو   سنیں گے اور جی جائیں گے کیا کہو
کہ جس طور سے باپ خود زندہ ہے   اسی طور سے بیٹا بھی زندہ ہے
رکھے زندگی آپ میں باپ جو   وہی زندگی دیتا بیٹے کو وہ
وہ مختار روز عدالت کا ہے   کہ وہ ابن آدم صداقت سے ہے
تعجب کرو نہ گھڑی آئیگی   ندا میری قبروں میں سنی جائے گی
نکل آئیں گے مردے روز حشر   کوئی نیک ہوگا کوئی بد بشر

جنہوں نے ہے کی نیکی زندہ رہیں   بد اپنی بدی کی سزا میں مریں
نہیں کرتا کچھ آپ سے آپ میں   مگر جو کہ سنتا ہوں کرتا ہوں میں
عدالت مری راست ثابت ہوئی   کہ مرضی نہ میری پہ ہے باپ کی
میں چاہتا ہوں مرضی خدا کی کروں   کہ وہ بھیجنے والا خدمت کروں
گواہی اگر آپ اپنے پہ دوں   نہ مانو گے حق اس کو اس طور یوں
گواہ میرا اک اور ہے اس جگہ   جو حق و سچائی پہ رکھتا نگاہ
میں ہوں جانتا وہ گواہی صحیح   درست اور واجب حقیقی صریح
سو جب یوحنا سے پوچھا گیا   دے حق پہ گواہی یہ روشن کیا
یہ باتیں میں کہتا تمہارے لئے   کہ تا زندگی پائے ہر اک جیئے
یوحنا تھا جلتا چمکتا چراغ   تھا بپتسمہ پانی سے اس کا نہ آگ
رہے روشنی میں تم اس کے حضور   مگر نہ بڑھے طرف روح پاک نور
گواہی یوحنا نے دیدی صریح   کہا دیکھو برہ خدا کا مسیح
ولیکن گواہی یہ کافی نہیں   سنو دوسری جو ہے برتر کہیں
یہ سب کام میرے جو میں کر رہا   جنہیں حکم ربی سے میں کر رہا
گواہی صداقت سے دیتے ہیں سب   کہ ہیں کام میرے خدا ہی سے اب
گواہی ہے افضل جو نازل ہوئی   وہ بھی باپ کی خود جو آپ اسنے دی
نہیں تم نے آواز اس کی سنی   نہ صورت کو دیکھا ہے اسکی کہیں
اس سے نہیں جان سکتے مجھے   نہ ہو باعقل تا کہ جانو مجھے
نہیں دل میں رکھتے تم اس کا کلام   نہ سنتے ہو تعلیم برحق مدام
نہ ایمان لائے جو بھیجا گیا   مجھ یسوع پہ جو اسکا بیٹا ہوا
لو تم کھوجتے ہو نوشتوں کو اب   خیالوں میں اپنے مگن سبکے سب

ہمیشہ کی واں زندگی ڈھونڈتے   مگر وہ نہ پاؤ رہو ڈھونڈتے
گواہی نوشتوں کی مجھ پہ صریح   مگر مانتے تم نہ اس کو صحیح
نہیں چاہتے آؤ مجھ پاس اب   کہ تا زندگی پاؤ تم سب کے سب
میں عزت انساں نہیں مانگتا   مگر میں تمہیں خوب ہوں جانتا
نہیں تم میں اس کی محبت ذرا   یہی ہے شکایت یہی اک گلا
میں آیا ہوں اس باپ کے نام سے   مگر تم مجھے اب نہیں مانتے
اگر دوسرا کوئی آئے یہاں   قبولو گے اس کو تم ہر دو جہاں
تم آپس کی عزت کی دھن میں لگے   تو عزت خدا سے کیسی ملے
نہیں ڈھونڈتے تم خدا باپ کو   تو ایماں اس پر بھلا کیونکر ہو
گماں نہ کرو میں کروں گا گلا   ہے کافی وہی جو کہ تم کو ملا
وہ موسےٰ ہے جس پہ بھروسہ کیا   خدا کا وہ فرمایا درس ہو لیا
ولیکن اگر موسےٰ کو مانتے   تو مجھ کو بھی فوراً تم پہچانتے
کہ اس نے مری گواہی بھی دی   پڑھو تم نوشتوں کو گر تم صحیح
مگر چونکہ ان پر یقیں نہ کیا   بھلا تم نے مجھ پر یقیں کب کیا

۴۲ - شاگردوں کا بالیں توڑنا

متی ۱۲: ۱-۸، مرقس ۲: ۲۳-۲۸
لوقا ۶: ۱-۵

ہوا اس کا کھیتوں سے اک دن گذر   تھا روز سبت اور وقت سحر
تھے شاگرد بھوکے لگے توڑنے   واں بالوں کو مَل مَل لگے پھوڑنے
تناول کیا پھر بڑے شوق سے   کہ گیہوں مگر کھا گئے ذوق سے
جو دیکھا فریسیوں نے یہ کہا   کہ شاگرد تیرے دوں کو ہے ناروا
کریں کام کوئی کسی روز سبت   چلیں سفر میں وہ کریں راہ وربط

یسوع نے کہا کیا نہیں جانتے   نہیں کیا پڑھا تم نے نہ مانتے
کہ داؤد ساتھی جب بھوکے ہوئے   وہ کیونکر خداوند کے گھر میں گئے
اور روٹی نذر کی جو تھی ناروا   لیا کھایا کام اس نے ایسا کیا
فقط کاہنوں کو اجازت یہ تھی   تو جرأت یہ داؤد کو کیوں ہوئی
تو توریت میں کیا نہیں یہ پڑھا   کہ دن سبت کاہن کو ہے سب روا
گو حرمت وہ دن سبت کی نہ کریں   مگر تو بھی ہیں بے گناہ سب یقیں
میں کہتا ہوں ہے شخص یاں اس جگہ   بزرگ ہیکل پاک سے وہ بڑا
اگر معنی باتوں کے تم جانتے   تو پاکیزگی نہ گناہ مانتے
میں قربانی چاہتا نہیں پر رحم   مگر تم نہ سمجھے یہ کرتے ستم
تو دن سبت کا اب ہے انسان کا   نہ انسان دن سبت کا ہو گیا
سنو میں خداوند ہوں روزِ سبت   کروں کام چاہے کروں راہ وربط

۴۳ - سوکھے ہاتھ والے کو چنگا کرنا

متی ۱۲: ۹-۱۴ مرقس ۳: ۱-۶
لوقا ۶: ۶-۱۱

وہاں سے چلا وہ روانہ ہوا   عبادت جگہ کا اک رستہ لیا
وہاں دیکھا شخص ایک لاچار کو   اک سوکھے ہوئے ہاتھ بیمار کو
فریسی۔ یہودی بھی حاضر تھے واں   ہوئے تھے ادھر اور ادھر سے جمع
لگے گھات میں دیکھو کرتا ہے کیا   کرے کام گر دن سبت ہو سزا
یسوع نے لئے جانچ ان کے خیال   مگر نہ کیا خود جواب و سوال
فقط ہاتھ سوکھے مرد کو کہا   کھڑا بیچ میں ہو تو اپنی جگہ
کیا پھر یہ لوگوں سے اس نے سوال   بتاؤ تمہیں کیا روا ہے اس حال
کیا نیکی روا یا بدی چاہتا   بچانا کوئی جان یا مارنا

مگر سب کے سب واں یہ چپ ہو رہے　　جسے دیکھ کر یسوع غم کھا گئے
کہا پھر انہیں پوچھتا بات اور　　بتاؤ مجھے تم کرو اس پہ غور
وہ ہے کون ایسا کہ جس پاس ہو　　فقط ایک بھیڑی گرے سبت کو
گڑھے میں پڑا رہنے دے وہ اُسے　　پکڑ کر نکالے نہ ہرگز اسے
اگر بھیڑ سے حال ایسا کرو　　تو کیا مرد بھیڑی سے بہتر نہ ہو
روا ہے مجھے سبت کے روز ہی　　کروں نیک کاموں کو صاف صریح
مگر لوگ خاموش تھے سر بسر　　جسے دیکھ کر وہ ہوا بے صبر
تھا دل میں وہ غمگین کہ وے سخت دل　　نہ نیکی کے کرنے میں تھے ایک دل
کہا تب یہ لاچار کو ہو کھڑا　　اور ہاتھ اپنے کو حکم میرا بڑھا
جو کی اس نے کوشش وہ سیدھا ہوا　　اور مانند صحیح ہاتھ کے ہو گیا
سنو تنگئ دل فریسیوں کی　　جو دیکھا اسے تو صلاح سب نے کی
کہ ماریں مٹا دیں نشان مسیح　　اُہ افسوس دیکھو کیا تدبیر کی

۴۴ - دریائے طبریاس کے کنارے یسوع کا کام

متی ۱۲ : ۱۵-۲۱
مرقس ۳ : ۷-۱۲

یسوع اپنے شاگردوں کو ساتھ لے　　گیا طرف دریائے طبریاس کے
بڑی بھیڑ اک اس کے پیچھے ہوئی　　جلیل و یہودہ یروشلم کی
ادوم اور یردن کے بھی پار سے　　لوصور اور صیدا کے اس پار سے
لگے آنے لوگوں کے بھاری گروہ　　سنا حال یسوع کے کاموں کا جو
جو یہ بھیڑ یسوع کے پاس آ گئی　　تو تدبیر اس نے وہاں ایک کی
شاگردوں سے اپنے کہا لاؤ تم　　یہاں اس جگہ چھوٹی اک ناؤ تم
کہ یہ بھیڑ دکھیاتی آتی ہمیں　　ہے خطرہ ڈبائے ہمیں اور تمہیں

سبب اس کا یسوع نے چنگا کیا　　غریب و امیر اور چھوٹا بڑا
جو تھے سخت بیماریوں میں پڑے　　تو اک دوسرے پر وہاں تھے گرے
تھی خواہش فقط چھوئیں دامن مسیح　　رہا ہوں بیماری سے ہوویں صحیح
لو ناپاک روحیں بھی جب دیکھتیں　　خداوند مسیحا کے آگے گریں
پکاریں بڑے زور سے وہ فصیح　　خدا کا تو بیٹا ہے یسوع مسیح
ہوئے کام جب اس قدر اس گھڑی　　ہوئی دھوم عالم میں ہر سو بڑی
یسوع نے کہا ظاہر یہ نہ کرو　　کہ رک جائے گا کام یہ نہ کرو
ہوئی پوری باتیں یسعیاہ نبی　　کہیں صدیوں پہلے جو اس نے صریح
کہ دیکھو یہ خادم چنا ہے جسے　　ہے پیارا یہ میرا ہے دل خوش اس سے
میں روح اپنی ڈالونگا تا وہ کرے　　بیان شرع میری ہر اک قوم سے
کرے دور شور اور جھگڑا تمام　　مگر نہ سنیں گے سب اس کا کلام
وہ سرکنڈا مسلا نہ توڑے کبھی　　نہ سن دھواں دیتی بجھائے کبھی
مگر نیچ چھوٹے کو اونچا کرے　　تا وقتیکہ انصاف غالب کرے
ہر اک قوم آئے گی اس پاس تب　　رکھے آسرا پائے آرام سب

۴۵ - بارہ شاگردوں کا چنا جانا

متی ۱۰ : ۲-۴　مرقس ۳ : ۱۳-۱۹
لوقا ۶ : ۱۲-۱۹

مسیحا کا جوں کام بڑھنے لگا　　تو اس نے ارادہ اک دل میں کیا
چنے چند شاگرد اپنے لئے　　کریں کام وہ تا خدا کے لئے
گیا جانب کوہ دعا مانگنے　　رہا روبرو باپ کے سامنے
دعا میں بتائی وہ سب رات واں　　ہوئی صبح گیا لوٹ اپنے مکاں
بلایا انہیں چاہتا تھا جنہیں　　مقرر کرے کام تا وہ کریں

چنے اس نے بارہ رسول اس جگہ   کہ رکھیں کلام خدا پر نگاہ
کریں تا منادی شفا سب کو دیں   بیماری کریں دور تا سب جئیں
دی قدرت کریں کام ہر دم وہاں   نکالیں دیوں کو وہ سب ہر زماں
سنو بارہ کے نام جن کو چنا   سبھی راویوں نے یونہی ہے گنا
اندریاس پطرس - شمعون یا   یوحنا و یعقوب کو بھی لیا
فیلبوس برتھولما متی رسول   اور یعقوب حلفا و تھوما قبول
زیلوتس شمعون کہلائے جو   یہودا کہ جو بھائی یعقوب ہو
لیا ان سبھوں کو یہودا کو بھی   پکڑوانے والا وہ اسقریوطی
چنا جب انہیں ساتھ لے کر گیا   اور مشغول پھر کام اپنے ہوا
بڑی بھیڑ تھی اس کی راہ دیکھتی   جماعت بھی شاگردوں کی واں کھڑی
یہودا کے لوگوں کا تھا اک ہجوم   اور صور اور صیدا کے بھی ارض و بوم
سے آکر اکٹھے ہوئے اسکے پاس   شفا مرض کی اس سے رکھتے تھے آس
جو ناپاک روحوں سے پاتے تھے دکھ   ہوئے چنگے دیتا مسیح ان کو سکھ
یہ خواہش تھی سب لوگوں کی اس جگہ   کہ دامن کے چھونے سے ہوگی شفا
لو قدرت الٰہی واں موجود تھی   اور قوت شفاعت کی آلود تھی
تھی قوت نکلتی مسیحا سے واں   کیا چنگا ہر ایک خرد و کلاں

۴۶ - پہاڑی وعظ — (مبارکبادیاں)

متی ۵ باب سے ۸ تک
لوقا ۶: ۲۰-۴۹

لگی بھیڑ جب اس قدر آن کر   تو موقع مسیحا نے پہچان کر
لیا راستہ اک پہاڑی کا واں   چلے جس طرف سب کہاں و جہاں
گیا بیٹھ وہ بیچ شاگرد کے   سکھانے لگا تب زباں کھول کے

مبارک وہی جو کہ دل کے غریب   خدا بادشاہت ہے ان کے قریب
جو غمگین ہیں وہ مبارک سبھی   تسلی تشفی وہ پائیں ابھی
مبارک حلیم و فروتن ہوئے   خدا نے زمیں کے ہیں وارث کئے
مبارک جو رکھتے ہیں بھوک و پیاس   خداوند کی راستبازی کی خاص
وہ آسودگی سے کے سب پائیں گے   خوشحال اور خوشوقت ہو جائیں گے
مبارک رحم دل ہے ان پر رحم   مبارک جو دل پاک ان پہ کرم
وہ دیکھیں گے ہر دم خدا باپ کو   منور کرے دل کو جو ساتھ ہو
مبارک صلح کار مانے گئے   خدا کے وہ فرزند جانے گئے
وہ جو راستبازی سے دکھ زدہ   مبارک ہیں پاویں گے وہ سکھ سدا
وہ آسمان کی بادشاہت کو لیں   سدا سلطنت وہ خدا کی کریں
مبارک ہو تم جب مرے واسطے   سہو طعن لوگوں کے جو کوستے
سنو جھوٹھ باتیں تم ہر چار سو   لگے تم پہ تہمت بری کو بکو
تو خوش ہو کرو شادمانی یہاں   کہ بدلہ تمہارا بڑا ہے وہاں
لو سب انبیا بھی ستائے گئے   اسی طور جو آگے پیچھے ہوئے

—

پر افسوس تم پر جو ہو ارجمند   تسلی کی حاصل اب ہو درد مند
جو آسودہ ہیں اور جو ہنستے سدا   رہیں بھوکے غم میں اٹھائیں صدا
ہے افسوس جب تم بھلا ہی سنو   یہ سب مکر اس کو برائی گنو
کیا باپ دادوں نے یہ ہی سلوک   تھے جھوٹے نبی اس لئے یہ سلوک

۴۷ - مسیحی زمین کے نمک اور آسمانی نور ہیں

متی ۵: ۱۳-۱۵

زمیں کے نمک ہو سنو بات کو   مزہ گر بگڑ جائے کس کام ہو

نہیں وہ مزیدار ہوتا کبھی ہے لائق باہر پھینکنے کے ابھی
تا روندا تلے پاؤں کے جائے وہ یہ سچ جانتا معاملہ سب سے ہو
تم ہو نور دنیا کے ۔ سچ جاننا نہیں سکتا چھپ نور یہ جاننا
شہر جو بسا ہے پہاڑی کے سر نہیں وہ بھی چھپتا کبھی سر بسر
جو بتی جلائی نہ رکھتے تلے مگر رکھتے اونچے پہ تا وہ کرے
ہر اک گھر کے کونے کو روشن صفا کہ سب رہنے والے پہ جلیں با صفا
اسی طور تم سب کی بھی روشنی ہے لازم کرے روشن ہر آدمی
کہ وہ نیک کاموں کو جب دیکھ لیں ستائش خدا باپ کی سب کریں

۴۸ - توریت اور صحائف انبیاء کی قدامت و عظمت

کرو نہ گماں کہ میں آیا ہوں اب کہ منسوخ توریت ہو جائے سب
نہ نبیوں کی باتیں مٹاؤں کبھی مگر پوری ہوں گی وہ باتیں سبھی
میں کہتا ہوں سچ نہ مٹے گا کبھی اک نقطہ یا شوشہ یا انکی شبیہہ
رہیں قائم جب تک کہ پورا نہ ہو ٹلیں آسماں و زمیں ہو جو ہو
اگر کوئی ٹالیگا حکموں کو اب خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو کوئی سبب
لگے وہ سکھانے اسی طور سے کرے خیال پیدا انہی طور کے
وہ چھوٹا سبھوں سے گنا جائے گا خدا بادشاہت میں جب آئیگا
مگر جو کہ سیکھے سکھائے درست بڑا ہوگا اسی دم زبردست چست
اگر راستبازی زیادہ نہ ہو فریسی فقیہی سے بڑھ کر نہ ہو
تو سن لو نہ داخل تم ہو گے کبھی بڑی سلطنت میں خداوند کی

۴۹ - مسیح کی تعلیم (غصہ - زنا اور قسم کے بارے میں)

سنا ہے کہ اگلوں سے کہا گیا نہ تو خون کرنا کہ ہوگی سزا
عدالت میں مجرم کیا جائیگا سزا خون کی خون ہی پائے گا
سنو بات میری میں کہتا ہوں اب کہ بھائی پہ غصہ کرے بے سبب
تو لائق سزا کے عدالت میں ہو نہیں چھوٹ سکتا کوئی کیوں نہ ہو
اگر کوئی بھائی کو راکا کہے عدالت میں لائق سزا کے ہوئے
جو مورہ کہے اس کو لائق ہے وہ سزائے جہنم کو پائے گا وہ
سنو گر نذر اپنی قربان گاہ کو لے جاؤ یاد آئے پھر اس جگہ
کہ بھائی سے اپنے عداوت ہے کچھ تو جا چھوڑ اپنی نذر خواہ کچھ
چلا جا اور کر میل بھائی سے تو تو پھر آن کر ہو کھڑا روبرو
کہ نذریں اور قربانیاں ہیں فضول محبت کا تم میں نہ ہو گر اصول
تو راہ میں جو ہو سنگ اپنے مدعی لے کر میل اس جا کہ تا ہو رہی
کہ نہ ہو تجھے وہ حوالے کرے اک قاضی کے جو ساتھ پیادہ کرے
پڑے قید میں تو اذیت کیساتھ مصیبت پڑے اک مصیبت کیساتھ
نہ چھوٹیگا پھر تو وہاں سے کبھی ادا کوڑی کوڑی نہ جب ہو سبھی
سنا ہوگا اگلوں سے کہا گیا نہ کرنا زنا تو بتایا گیا
پر کہتا ہوں میں اب سنو بات کو نگاہ گرچہ عورت پہ شہوت کی ہو
تو دل میں وہ اپنے زنا کر چکا سزائے زنا کو اٹھا وہ چکا
اگر آنکھ دہنی دے ٹھوکر تجھے نکال اس کو دے پھینک تا تو بچے
کہ بہتر ہے یہ گر عضو نہ رہے بہ نسبت بدن سارا دوزخ میں جے

اگر ہاتھ دہنا ہو باعث خطا
تو دے کاٹ اور پھینک کر دے جدا

کہ بہتر ہے ٹنڈا رہے پر صحیح
بہ نسبت روح و تن بنے دوزخی

کہا یہ بھی اگلوں سے چھوڑے اگر
کوئی اپنی بیوی تو لازم اسے

لکھے نامۂ وہ طلاق اک صحیح
کہ شریعت کی رو سے تا ہو بری

مگر کہتا میں اب کہ جو چھوڑ دے
سوائے زنا کے نکاح توڑ دے

تو وہ شخص اس سے کراتا زنا
جو بیاہتا اسے وہ بھی کرتا زنا

سنا یہ بھی ہوگا کہا یوں گیا
قسم جھوٹی ہرگز کبھی تو نہ کھا

پر قسمیں خداوند کی پوری تو کر
خطا معاف ہو تیری تا سربسر

تو سن لو تم اس پر بھی میرا کلام
نہ کھانا قسم ہرگز کرنا نہ کام

نہ اسمان کی کہ وہ تخت خدا
زمیں کی نہ کھانا کہ جو کٹئے پا

نہ یروشلم کی کہ ہے شہر شاہ
نہ سر اپنے کی تو نہ مالک ہوا

نہیں کر سکا بال کو سیاہ سفید
تو پھر قسم کیسی ہے اس کا کیا بھید

ضروری ہے کہ گفتگو ہو یہی
صرف ہاں میں ہاں اور نہیں میں نہیں

جو اس سے بڑھے وہ بدی ہوویگی
سزائے بدی کی بدی ہوویگی

۵۰ - مسیح کی تعلیم بدلہ لینے اور دشمن کو پیار کرنیکے بارے میں

لکھا بدلے دے آنکھ کے آنکھ تو
اسی طور دے دانت کے دانت تو

پر کہتا ہوں تم سے مقابل نہ ہو
ظلم سے ظلم پر تو قادر نہ ہو

تمانچہ اگر کوئی دے دہنے گال
تو دے دوسرا پھر فوراً اس حال

اگر کوئی نالش سے کرتے کو لے
قبا بھی تو اس کو وہاں لینے دے

جو لے جائے تجھ کو بیگار ایک کوس
چلا جا تو ساتھ اسکے دو ایک کوس

اگر کوئی مانگے تو دیدے اسے
قرض کوئی مانگے تو دے تو اسے

سنا ہے شریعت میں لکھا گیا
نہ رکھ دوستی تو پڑوسی سوا

روا رکھ عداوت تو دشمن کیساتھ
پر سن تو سبھی تم یہ میری بھی بات

کرو پیار دشمن کو ہر دم گھڑی
جو لعنت کریں چاہو برکت بڑی

رکھیں کینہ ان کا بھلا تم کرو
جو دکھ دیں ستاویں دعا تم کرو

کہ تا تم بھی ہو جاؤ فرزند خاص
اس باپ آسمانی کا تا ہو سپاس

کہ دیکھو وہ سورج بڑھاتا ہے روز
بدوں اور نیکوں سے کرتا نہ سوز

اسی طور بارش کو وہ بھیجتا
کہ ناراست و راست سب سینچتا

اگر تم محبت کرو جو کریں
تو احسان کیا ہے بھلا بات میں

کہ محصولئے و گنہگار بھی
ہیں ایسی محبت کو رکھتے سبھی

بھلا چاہو ان کا جو تم سے کریں
نہ احسان کچھ کہ سبھی یہ کریں

اگر ان کو دو قرض دیویں جو پھیر
نہ احسان اس سے بھی نہ ہوگے سیر

کہ دنیا کے لوگوں کا یہی ہے طور
کریں سب کے سب یہ کرو اس پہ غور

مگر دشمنوں کو کرو تم پیار
بھلا چاہو تم غیر کا بار بار

دو قرضہ نہ امید رکھو ملے
اسی سے تم ہوگے خدا باپ کے

جو خود گنہگاروں پہ کرتا کرم
شریروں پہ رکھتا ہے نظر رحم

رحیم و کریم اب ہو سربسر
خدا باپ جیسا ہے ہو سربسر

بس ہو جاؤ کامل تم مانند خدا
کہ چاہتا ہے وہ سب ہوں اس پہ فدا

رہو تم خبردار کہتا ہوں اب
کرو نہ دکھانے کو کچھ ہو سبب

اگر نیک کاموں کو دکھلاؤ گے
اجر نہ خدا باپ سے پاؤ گے

٥١ - خیرات کے بارے میں

جو خیرات دو نہ بچاؤ کبھی　　تم ہی تا کہ معلوم کرلیں سبھی
کہ ہے کام یہ سب ریاکار کا　　جو کرتے یہ راہ پر عبادت جگہ
کہ تا لوگ تعریف ان کی کریں　　جو خیرات لوگوں کو ایسی ہی دیں
میں کہتا ہوں سچ سچ اجر پاچکے　　خداوند کی نظروں سے رہ گئے
پر خیرات جب تو کرے چاہیئے　　ہو پوشیدگی میں سبھوں کے لیئے
پتہ ہاتھ بائیں کو نہ کچھ لگے　　کہ داہنا ترا ہاتھ کیا کچھ کرے
رہے گر یہ پوشیدہ دیکھیگا باپ　　جو ظاہر میں دیویگا بدلہ شتاب

٥٢ - دعا اور روزہ رکھنا

دعا مانگو جب تم سنو بات کو　　ریاکار مانند تم ہرگز نہ ہو
کہ وہ راستے پہ سر راہ بھی　　دعا مانگتے دیکھ لیں تا سبھی
میں کہتا ہوں سچ بدلہ وہ پاچکے　　وہ درگاہ الٰہی سے باہر ہوئے
مگر جب تو مانگے دعا بند کر　　ہر دروازۂ کوٹھڑی سر بسر
واں تنہائی میں مانگ اپنی دعا　　خدا باپ کے سامنے کر دعا
جو پوشیدگی میں تجھے دیکھتا　　اجر ظاہرا ایسوں پر بھیجتا
دعا مانگو جب تم نہ بک بک کرو　　نہ غیروں کی مانند تم اب جب کرو
کہ سمجھے ہیں وہ دعا سنی جائیگی　　بہت بولنے سے پہنچ جائے گی
مگر نہ بنو ان کی مانند کبھی　　کہ وہ جانتا ہے ضرورت سبھی
وہ ہے باپ سب کا خبرگیر وہ　　وہ دیتا ہے سب کو جو محتاج ہو

پس جب تم دعا مانگو مانگو یہی　　نمونہ جو دیتا ہوں ہے یہ سبھی
اے باپ آسمانی ہمارے خدا　　ہو تقدیس تیری سبھوں سے سدا
تیری بادشاہت کا ہووے ظہور　　زمیں پر بھی ہووے وہی بھی ضرور
دے روزینہ روٹی ہماری تو آج　　تا ہو زندگی اور کریں کام کاج
اور جس طور بخشیں ہم تقصیر کو　　ہماری بھی تقصیر کو بخش دو
نہ ڈال آزمائش میں بلکہ بچا　　برائی گناہ سے بدی اور خطا
کہ ہے بادشاہت و قدرت جلال　　ہمیشہ ہی تیرے رب ذوالجلال
اگر بخش دوگے گناہ اور کے　　خدا بخش دے گا اسی طور سے
اگر تم نہ بخشوگے ہم جنس کو　　معافی خدا سے بھی حاصل نہ ہو
اگر روزہ رکھو خبردار ہو　　ریاکار مانند نہ ہرگز بنو
وہ صورت بگاڑیں کریں منہ اداس　　کہ جس سے کریں لوگ ان کی سپاس
میں کہتا ہوں سچ اجر وہ پاچکے　　خدا سے نہ کچھ بھی یہاں پاچکے
مگر جبکہ تو روزہ رکھے نہا　　لگا تیل سر مونہہ کی صورت بنا
کہ تا آدمی پر یہ ظاہر نہ ہو　　پر معلوم ہووے خدا باپ کو
جو پوشیدگی میں وہ سب دیکھتا　　اور بروقت بدلہ اجر بھیجتا

٥٣ - روپیہ پیسہ اور مال و دولت کے بارے میں

جمع نہ کرو مال اس جا کہیں　　کہ زنگ اور کیڑے سے بچتا نہیں
کبھی جاتا رہتا وہ چوروں کے ہاتھ　　کبھی دو گھڑی کے ہے وہ ساتھ ساتھ
مگر آسمان پر جمع تم کرو　　نہ کیڑا وہاں یہ یقیں تم کرو
ہے محفوظ وہ زنگ سے اس جگہ　　نہ چوروں کی جا سکتی اس جا نگاہ

جہاں مال تیرا ہے دل بھی وہاں — وہاں آسمانی زمینی یہاں
چراغ بدن آنکھ تم دیکھ لو — اگر ٹھیک روشن سبھی بدن ہو
اگر آنکھ تیری ذرا ہو خراب — بدن سارا تاریک ہوگا شتاب
اگر روشنی تیری تاریک ہو — تو تاریکی بھاری بڑی کیوں نہ ہو
نہیں کرتا خدمت کوئی آدمی — دو مالک کی اک دم واک جا نہیں
کہ یا وہ عداوت کرے ایک سے — رہے دوسرے ساتھ وہ پیار سے
ملیگا فقط ایک کے ساتھ وہ — رہے دوسرا پاس ناچیز ہو
اسی طور تم بھی نہ سکتے کبھی — کہ دولت خدا کی کرو پیروی
میں کہتا ہوں تم سے فکر نہ کرو — نہ ہر دم مگن خیال میں تم رہو
نہ سوچو کہ کھائیں گے پیئیں گے کیا — یا پہنے پہنائیں کے جسموں کو کیا
نہیں جان بہتر کیا خوراک سے — بدن جسم بہتر ہے پوشاک سے
تو دیکھو پرندوں کو کھاتے ہیں سب — جو بوتے نہ لوتے جمع کرتے اب
خدا باپ سب کو ہے جب پالتا — تو کیا تم کو بہتر نہیں جانتا
ہے کوئی ایسا اس جا کہ جو فکر سے — بڑھائے عمر کو گھڑی ایک سے
نہیں کام کر سکتا کوئی بھی یہ — بھلا فکر کیوں کوئی بھریاں کرے
نہ پوشاک خاطر رہو فکرمند — فقط دیکھو سوسن جو ہے ارجمند
نہ محنت وہ کرتے کبھی کاتتے — مگر پوشش پاتے خدا باپ سے
سلیمان بمع اپنی شان و شکوہ — نہ رکھتا کبھی ویسی تھا رنگ بو
پس جبکہ خدا باپ اک گھاس کو — جو ہے آج کل آگ سے ختم ہو
پہناتا ہے پوشش کھلے دل نہیں — تو کیا بے ایمانو نہ دیگا تمہیں
فکرمند نہ ہو کہو نہ کبھی — کہ کیا کھائیں گے پینے پیئیں سبھی

کہ سب بے خبر قومیں یہ کرتی تلاش — سدا ان کو رہتی تلاش معاش
مگر حق تمہارا سبھی جانتا — خدا باپ حالت کو پہچانتا
سو تم راستبازی کو ڈھونڈو ابھی — خدا باپ کی بادشاہت صریح
تو یہ چیزیں سب تم کو مل جائیں گی — مرادیں سبھی دل کی کھل جائیں گی
لگاؤ دل اپنے یہ حاصل کلام — کہ کل کی فکر نہ کرے کوئی جان
فکر اپنی چیزوں کی کل خود کرے — ہے بس آج کا دکھ ہر اک دم بھرے

۵۴ - انصاف کا معیار

لگاؤ نہ تم عیب ہرگز کبھی — لگائیگا نہ پھر عیب تم پر کوئی
جو مجرم کرو نہ نہ ہوگے کبھی — معافی اگر دو تو دیں گے سبھی
اگر دو تم اوروں کو خود پاؤگے — کرو جیسا ویسا اجر پاؤگے
تو سب دیکھو دامن تمہارا بھریں — ہلا کر دبا کے پیمانہ بھریں
کہ جس طور اوروں کو تم ناپتے — کریں گے اسی طور سب آپ سے
کہی اس نے تمثیل پھر اک وہاں — نہیں اندھے کا اندھا رہبر یہاں
اگر رہبری دوسرے کی کریں — وہ خود دونوں اک جا گڑھے میں گریں
نہ شاگرد برتر ہے استاد سے — بر ہوتا برابر وہ استاد کے
تو کیوں غیر کی آنکھ کو دیکھتا — اور عیب مثل تنکے کو کھوجتا
نہ کیوں پہلے شہتیر کو دیکھ لے — نظر عیب اپنے پہ پہلے کرے
یہ کہہ اپنے بھائی کو آ دیکھ لوں — تیری آنکھ سے دور تنکا کروں
سنبھل دیکھ ہے آنکھ میں اک شہتیر — تو کر دور اپنے سے شہتیر
اگر اے ریاکار تو پاک ہو — تو تب اپنے بھائی کو چنگا کرو

سنو پاک چیزیں نہ کتوں کو دو ۔ نہ سوئر کے آگے تم موتی دھرو
کہ ایسا نہ ہو روند ڈالیں انہیں ۔ اور پامال کر پھاڑ ڈالیں تمہیں

۵۵ - مانگو ڈھونڈو خدا پر بھروسہ کرو

لو مانگو تو تم کو دیا جائے گا ۔ جو ڈھونڈیگا اس کو دیا جائیگا
سنو کھٹکھٹاؤ اگر تم کبھی ۔ تو دروازہ کھل جائے گا اس گھڑی
کہ جو مانگتا ہے وہ پاتا ضرور ۔ اور جو ڈھونڈتا اس کو ملتا ہے نور
اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے ۔ بلاشک وہ پاتا دخل تا جئے
بتاؤ یہاں کون ایسا ہے مرد ۔ کہ بیٹا اگر روٹی مانگے ہو سرد
وہ پتھر کو روٹی کے بدلے میں دے ۔ یا مچھلی کے بدلے میں اک سانپ دے
پس جب تم برے ہو کے دو چیز راست ۔ تو کیوں باپ نہ دے جو خود پاک راست
اگر لڑکے مانگیں ملے ان کو سب ۔ تو کیا باپ بچوں کو نہ دیگا اب
پس جو چاہتے لوگ تم سے کریں ۔ کرو تم بھی ویسا تا سب دم بھریں

دو راستے - دو طرح کے استاد - دو طرح کے آدمی

بس لو خلاصہ یہ توریت کا ۔ اور جو ہر یہ نبیوں کی تعلیم کا
تم داخل ہو دروازہ تنگ سے ۔ کہ چوڑے کشادے نئے رنگ کے
سراسر ہلاکت کو لے جائیں گے ۔ بہت لوگ اس میں دخل پائیں گے
مگر تنگ دروازہ سکڑی ہے راہ ۔ جو دے زندگی پائیں چند ایک آہ
خبردار ہو جھوٹے نبیوں سے اب ۔ جو ہیں بھیس بھیڑوں کے ظاہر میں سب
مگر ہیں وہ باطن میں سب بھیڑئے ۔ جو پھاڑیں ہر اک کو کریں کام یہ

تم پہچان جاؤ گے پھل دیکھ کے ۔ نہ کانٹوں سے انگور ہرگز ملے
کہ جھاڑی سے پاؤ گے جھاڑی کا پھل ۔ انجیروں سے پاتے انجیروں کا پھل
درخت اچھا خود اچھا لاتا ہے پھل ۔ برے سے برا ہی نکلتا ہے پھل
نہ اچھا برا لا سکے گا کبھی ۔ برے سے نہ اچھا نکلتا کبھی
ہر اک جو نہ پھل اچھے دیویگا اب ۔ کٹے گا جلے آگ میں سب کا سب
پس جانوگے ان کو پھلوں سے صریح ۔ سنو بات کہتا ہوں بالکل صحیح
جو ہے نیک اس کا خزانہ ہے نیک ۔ ہیں سب کام اس کے بھلے ایک ایک
برا آدمی ہے برائی کی جڑ ۔ برے دل سے اٹھتی بری ہی خبر
کہ دل میں بھرا جو نکلتا ہے سو ۔ برے سے بری نیک سے نیک خو
نہ وہ جو خداوند خداوند کہیں ۔ نہ حاصل سبھی بادشاہت کریں
جو چلتے ہیں مرضی خدا باپ پر ۔ وہی شامل حال ہوں سر بسر
کہ کہنا و جینا ہے بے کار سب ۔ عمل کرنا چلنا ہیں با کار اب
بہت لوگ آئیں گے روز حشر ۔ کہیں گے خداوند ہم تیرے بشر
ہم خادم تیرے کی نبوت سدا ۔ کئے معجزے دیو دفع بارہا
کہوں گا صفا میں انہیں اس جگہ ۔ اے بدکارو بھاگو نہ رکھو نگاہ
پس جو کوئی باتیں یہ سنتا مری ۔ عمل میں بھی لاتا ہے ان کو صریح
ہیں ٹھہراتا اس کو عقل مند مرد ۔ بناتا جو گھر اپنا بر سنگ زرد
گو مینھ برسا باز جیں چڑھیں آندھیاں ۔ کیا زور گھر پر پڑیں بجلیاں
مگر نہ گرا وہ کہ مضبوط تھا ۔ تھی بنیاد چٹان پر ہر جگہ
مگر جو کہ سن کر عمل نہ کرے ۔ ہر ایک نام بے عقل اس کا پڑے دھرے
جو گھر تو بنا دے مگر ریت پر ۔ نہ باخبر ہو خوف سے سر بسر

جو مینھ برسا طوفان چلا زور سے
گرا گھر پلٹ کر عجب طور سے

رہا نہ نشاں نام اس کا کہیں
گیا بیخ و بن سے کہیں کا کہیں

جب تعلیم یسوع ختم کر چکا
ہوئی بھیڑ سب دنگ جب یہ سنا

کہ تعلیم یہ نہ فقیہی کی تھی
مگر زور و قدرت سے ظاہر ہوئی

رسم پیروی کو کیا دور دور
نئے حکم سے سب ہوئے نور نور

۵۷ - صوبہ دار کے لڑکے کو چنگا کرنا متی ۸: ۵-۱۳ لوقا ۷: ۱-۱۰

ختم جب پہاڑی پہ کی گفتگو
اتر آیا کفر نحوم میں یسوع

وہاں صوبہ دار ایک رہتا تھا نیک
جہاں اس کا بیمار لڑکا تھا ایک

بہت پیار تھا جان سے تھا عزیز
کیا لا علاجی نے اس کو ناچیز

سنی چونکہ یسوع کے کاموں کی دھوم
کہ انسان شفا پاتے ہر ارض و بوم

تو بھیجا یہودی بزرگوں کو پاس
کہ منت کریں تا کہ پوری ہو آس

گئے پاس یسوع کے کہتے تھے
ہے لائق کہ احسان اس پر کرے

گو حاکم ہے رومی پر ہمدرد وہ
بنا کی عبادت جگہ دیکھ لو

سنا جبکہ یہ حال ہمراہ ہوا
اور جانب گھر اسکے رخ اپنا کیا

جب وہ اس کے گھر سے بہت دور تھا
تو قاصد کے ذریعے یہ بھیجا کہا

کہ تکلیف نہ کر خداوند تو
میں لائق نہیں چھت تلے آئے تو

اسی باعث آیا نہ میں تیرے پاس
بہت ہوں خطا کار ہیں تو بھی آس

فقط کہہ اے مالک کہ چنگا وہ ہو
میں ایمان رکھتا ضروری یہ ہو

کہ جس طور نیچے میں ہوں اور کے
بہت ہیں سپاہی اسی طور سے

اگر جا کہوں وہ ہے جاتا صریح
اگر آ کہوں وہ حکم مانے سبھی

حکم مانتے ہر گھڑی بار بار
غلام اور نوکر خدمت گذار

اگر تو کہے کچھ تو ہے لازمی
ہو واقع اسی دم یہاں یا کہیں

سنا جب یسوع نے یہ پھر کر کہا
نہ اسرائیل میں ایسا ایمان ہوا

ہے کامل یقین ایسے ایمان پر
بڑی آوے برکت یہاں سر بسر

میں کہتا ہوں آئیں گے بہتیرے مرد
کوئی یہودی بھی کوئی فرد

وہ ابرام اضحاق یعقوب کے
طرح بادشاہت میں آجائیں گے

مگر بادشاہت کے فرزند خاص
اندھیرے میں باہر پڑیں عام و خاص

جہاں روئیں اور دانت پیسا کریں
وہ اپنے گناہوں میں آپ ہی مریں

مگر مرد ایسے جو ہیں نیک و پاک
اگر ہوں یہودی اگر غیر خاک

میں کہتا سنو بادشاہت میں وہ
سراسر ہوں داخل نہ اک روک ہو

پھر اپھر یسوع طرف اس صوبہ دار
کہا جا سلامت تو اے بخت یار

کہ جیسا تو ایمان لایا ابھی
تیرے واسطے ہو گیا وہ سبھی

یہ کہنا تھا چنگا ہوا اس گھڑی
وہ لڑکا بھی جس سے اک گھڑی پڑی

۵۸ - بیوہ کے لڑکے کو زندہ کرنا لوقا ۷: ۱۱-۱۷

روانہ ہوا شہر نائین یسوع
بہت بھیڑ تھی گرد بھی روبرو

جوں نزدیک پھاٹک شہر کے ہوا
تو دیکھو گروہ ایک مردہ اٹھا

لئے جاتے ہاتھوں پہ روتے ہوئے
تاسف سے ہاتھوں کو ملتے ہوئے

وہ اکلوتا بیٹا تھا بیوہ کا ایک
جو بے حال بے جان تھی بے دریغ

جو دیکھا خداوند نے اس حال کو
رحم سے کہا بیوہ اب تو نہ رو

گیا پاس تابوت کے چھو لیا
اور لے جانے والوں کو ٹھہرا لیا

کہا اٹھ جواں کہتا ہوں میں تجھے — کہ قدرت خدا کی عطا ہے مجھے
وہ مردہ اٹھا بیٹھا بولا کیے — تب ماں کے اسی دم حوالے کیا
جو دیکھا سبھوں نے بہت ڈر گئے — پر تعریف رب کی سبھی کر گئے
لگے کہنے ہے یہ نبی اک بڑا — ہمارے جو اب درمیاں ہے کھڑا
خدا نے نظر اپنے لوگوں پہ کی — دیا اس نے یہ پاک افضل نبی
گیا پھیل یہ ماجرا سو بسو — یہودہ کے اطراف میں کو بکو

۵۹ - یوحنا بپتسمہ دینے والے کا شاگرد بھیجنا

متی ۱۱: ۲-۳
لوقا ۷: ۱۸و۱۹

یوحنا کے بہر وکئی سنگ تھے — جو یہ ماجرے دیکھ کے دنگ تھے
گئے لوٹ واپس یوحنا کے پاس — بتائے سبھی کام یسوع کے خاص
یوحنا تھا قیدی ہیرودیس کا — جو بے رحم زانی تھا ابلیس سا
دو شاگرد اپنے بلائے وہاں — کہا جاؤ تم سیدھے یسوع کے ہاں
اور پوچھو کہ جو آنے والا کیا تو — یا راہ دوسرے کی تکیں اور سو

۶۰ - مسیح کا جواب

لوقا ۷: ۲۰و۲۱و۲۲-۳۰
متی ۱۱: ۱۱-۱۵ لوقا ۷: ۳۱-۳۵

گئے پاس یسوع کے جا کر کہا — یوحنا نے بھیجی یہ باتیں کہلا
کہ کیا آنے والا جو تھا تو ہی ہے — یا ہوں منتظر جو کوئی اور ہے
یسوع نے اسی دم کئے کام نیک — کیں بیماریاں دور سب ایک ایک
بلا بھوت بد روح کو دفع کیا — بہت اندھوں لنگڑوں کو چنگا کیا
کہا ان سے جاؤ کہو برملا — بیان سب کرو جو کہ دیکھا سنا
کہ ہیں دیکھتے اندھے لنگڑے چلیں — ہوئے چنگے کوڑھی اور مردے اٹھیں

سنی ہے غریبوں نے یہ خوش خبر — مبارک جو ٹھوکر نہ کھائے بشر
سنا دیکھا جب یہ گواہ ہو گئے — یوحنا کے شاگرد واپس ہوئے
پھر ان لوگوں سے وہ مخاطب ہوا — یوحنا کی بات یوں کہنے لگا
کہ جنگل میں کیا دیکھنے کو گئے — کیا سرکنڈا جو اک ہوا سے ہلے
اگر یہ نہیں تو وہاں دیکھا کیا — مرد ریشمی کپڑا پہنا ہوا
لو دیکھو جو پہنے ہیں عمدہ پوشاک — کریں عیش محلوں میں کھائیں خوراک
مگر دیکھنے کیا گئے تم وہاں — نبی اک؟ ہاں اک نبیٔ جہاں
وہی ہے لکھا جس کی بابت گیا — کہ دیکھو رسول آگے بھیجا گیا
وہ راہ تیرے آگے کریگا درست — کرے چست ہر ایک کو جو کہ سست
میں کہتا ہوں وہ جو کہ پیدا ہوئے — یوحنا سے ہرگز نہیں وہ بڑے
مگر بادشاہت میں چھوٹا جو ہے — وہ اس سے بڑا جان لو سچ یہ ہے
سنی جب یہ لوگوں نے یسوع کی بات — گئے پاس اس کے رہے ساتھ ساتھ
خدا کو گئے جان بپتسمہ لے — گنہگار لاچار محصول لے
مگر سب فریسی فقیہی جو تھے — خدا کے ارادے نہ پہچانتے
حقارت سے ناچیز جانا یہ سب — رہے دور بپتسمہ پایا نہ تب
لگا کہنے یسوع پھر اس طور سے — جو سننے کے قابل بڑے غور سے
یوحنا سے لے کر اسی وقت تک — جبر اک رہا بادشاہت تلک
رہی ہاتھ میں وہ زبردست کے — رہے کام اس میں زبردست کے
پڑھو کر تم توریت اور انبیا — تو پاؤ گے ان میں صریح یہ لکھا
یوحنا کے آنے کی تھی اک خبر — وہ ایلیاس یہ تھا جو تھا مشتہر
قبولو اگر چاہتے بات کو — سنے کان سننے کے رکھتا ہے جو

سنو اس زمانہ کے لوگوں کا حال | بتاتا ہوں یہ اک وسیلے مثال
وہ لڑکوں کی مانند بازار میں | سدا دوستوں کو پکارا کریں
پھریں گھومتے وہ ادھر وادھر | کریں ضائع وہ وقت کو سربسر
کریں نکتہ چینی ہر اک بات کی | نہ دکھ سے دکھی نہ خوشی سے خوشی
کہیں بانسلی پر نہ کیوں ناچتے | خوشی کیوں ہماری نہ تم کو جچے
گر افسوس ہم کو نہ تم کو کیوں | اگر دوست ٹھہرے تو یہ طور کیوں
نہیں ہیں رضامند اک بات سے | نہ دکھ سکھ میں اپنے نہ اظہار کے
یوحنا جو پرہیز کرتا رہا | نہ کھایا نہ پیا نہ ان سے ملا
لگے کہنے اس پر چڑھا دیو اک | نہیں یار سارا ست رفتار نیک
ہوا ابن آدم جب سب میں شریک | لگا کھانے پینے بموجب طریق
کہا دیکھو کھاؤ شرابی بڑا | گناہگار محصولیوں سے ملا
سنو یہ نہ مانیں گے دنیا کے لوگ | پھنسے ہیں یہ جنجال میں روگ سوگ
پر حکمت سدا راستی پر رہے | اور تصدیق اپنی سبھوں سے کرے

۶۱- مسیح کا عطر سے معطر کیا جانا

لوقا ۷: ۳۶-۵۰

پھر اک فریسی نے یوں عرض کی | مرے ساتھ کھا تجھ کو دعوت یہ دی
روانہ ہوا وہ فریسی کے گھر | گیا بیٹھ کھانے وہاں سربسر
گنہگار عورت تھی اک شہر میں | سنا حال یسوع کا تھا دہر میں
کہ جانا ہے دعوت فریسی کے گھر | گئی عطر لے عطرداں سنگ مرمر
دبے پاؤں آئی وہ پیچھے کھڑی | لگی رونے کی آہ وزاری بڑی
لگی پاؤں دھونے وہ آنسو بہا | لگی پونچھنے سر کے بالوں سے آہ

لو پھر چومے وہ پاؤں اک شوق سے | ملا عطر ان پہ بڑے ذوق سے
فریسی نے جب دیکھا یہ حال سب | لگا سوچنے دل میں یہ بات تب
نبی گر یہ ہوتا تو یہ جانتا | گناہگار عورت کو پہچانتا
یسوع نے لیا جب خیالوں کو جان | کہا اے شمعون کر تو دھیان
وہ مائل ہوا تا سنے بات کو | کہا کہہ اے استاد تو بات کو
قرضدار دو تھے کسی شخص کے | غریب اور مفلس وہ دونوں بڑے
تھا اک پانچ سو کا بڑا قرضدار | قرض دوسرے کا پچاس ہی دینار
پر مقدور نہ تھا ادا تا کریں | رحم دل قرض خواہ نے بخشا انہیں
بتا کون زیادہ کرے گا پیار | جسے بخشا کم یا بڑا قرضدار
شمعون نے یہ کہا اس گھڑی | جسے بخشا زیادہ محبت بڑی
یسوع نے کہا فیصلہ ٹھیک ہے | یہی معاملہ ہو بہو ٹھیک ہے
کیا رخ پھر عورت کی جانب کہا | ہے دیکھا سبھی کچھ جو اس نے کیا
میں گھر تیرے آیا اک مہمان ہو | مگر پانی لا نہ کہا پاؤں دھو
پر اس نے مرے پاؤں آنسو سے دھو | کئے صاف پھر سر کے بالوں سے لو
نہ بوسہ مہماں نوازی دیا | پر اس نے مرے پاؤں چوما کہا
نہ سر پر مرے تیل تو نے ملا | مگر اس نے پاؤں معطر کیا
اس سے میں کہتا ہوں اس کے گناہ | ہوئے معاف اور دیتا اب میں پناہ
محبت تھی اس میں بہت پیار تھا | اسی واسطے معاف سب کچھ ہوا
پر تھوڑے گناہ معاف جسکے ہوئے | محبت وہ تھوڑی اسی سے کرے
ہوا پھر مخاطب وہ عورت سے یوں | ہوئے معاف تیرے گناہ میں کہوں
سنا جب یہ لوگوں نے جو ساتھ تھے | وہ اپنے دلوں میں یوں کہنے لگے

یہ ہے کون جو معاف کرتا گناہ — نہیں ہے سزاوار یہ ہو پناہ
پر یسوع نے عورت سے پھر یہ کہا — ایمان نے بچایا سلامت تو جا

۶۲ - بارہ شاگردوں کے ساتھ گلیل کا دورہ لوقا ۸: ۱-۳

پھر بعد اس کے اک اک شہر وہ پھرا — خداوند کی باتوں کا مژدہ دیا
رہے ساتھ بارہ رسول ہر گھڑی — کہ خدمت منادی کی تھی اک بڑی
بہت عورتیں جو کہ چنگی ہوئیں — جو یسوع سے صحت شفا پا گئیں
اور مریم جو مگدالا شہر سے تھی — کہ جس سے روح بد نکالی گئی
دیوان ہرودیس جورو کوزا — اور سوسن جو اُس پہ تھی ہر دم فدا
یہ سب اس کی خدمت میں ہر دم رہیں — مطابق ضرورت کے دیتی رہیں

۶۳ - دیو کو نکالنا فریسیوں فقیہوں کا کفر بکنا

متی ۱۲: ۲۲-۳۷ مرقس ۳: ۱۹-۳۰ لوقا ۱۱: ۱۴-۱۵-۱۷-۲۳

پھر اک اندھے گونگے کو لائے وہاں — تھا بیمار آسیب کا وہ جواں
یسوع نے جو دیکھا تو چنگا کیا — لگا دیکھنے بولنے وہ صفا
یہ لوگوں نے دیکھا تو حیراں ہوئے — لگے کہنے کچھ کچھ پریشاں ہوئے
کہا ایک نے بیٹا داؤد کا — ہے یہ کام کرتا نہ داؤد سا
مگر جب فریسیوں نے یہ سنا — لگے کہنے بے حالی سب برملا
کہ دیوؤں کو گر یہ نکالے تو کیا — ہے قبضہ میں سردار اس کے ہوا
یہ سب کچھ مدد سے ہے بعل زبول — نہیں اور کچھ بات کر لو قبول
یسوع نے نظر گہری ڈالی جو ایک — لیا جانچ خیالوں کو سب ایک ایک

کہا بادشاہت میں گر ہووے پھوٹ — تو کیا وہ نہ ہو جائیگی ٹوٹ پھوٹ
یا گر گھر شہر میں نہ ہووے ملاپ — تو کیا پھٹ نہ جائیں گے وہ آپ آپ
گر شیطان شیطان کو رد کرے — تو کیا وہ مخالف نہ اپنا بنے
بھلا سوچو قائم رہے کیسے گھڑی — یہ سب کچھ بھی جن میں اک کفر بڑی
نکالے ہیں سب دیو کرتا قبول — مدد سے ہی سردار بعل زبول
خدا اب بتاؤ تمہارے پسر — نکالے ہیں کس طور وہ سربسر
گواہ ہو لگے میرے وہی ایک ایک — کہ یہ کام میرے سبھی ٹھیک نیک
اگر روح خدا سے نکالیں ہیں یہ — تو پھر بادشاہت خدا کی بڑھے
تو پہنچی ہے وہ اب تمہارے قریب — اگر مجھ کو جانو خدا کا حبیب
کہو گر خدا کا میں زائل کروں — کہ ہر اک روح بد کو بھی گھائل کروں
اگر یہ نہ مانو تو ممکن نہیں — نکالے کوئی روح بد کو کہیں
پر کس طور ممکن کہ کمزور سا — کرے سامنا جا وہ شہ زور کا
نہیں کوئی گھر میں بھی پاتا دخل — کہ جا کر کرے لوٹ ڈالے خلل
مگر جبکہ شہ زور کو باندھ لے — تو جو چاہے پھر اس کے گھر میں کرے
اسی طور قبضہ میرا مان لو — ہر اک روح بد کو بندھا جان لو
سنو ساتھ میرے جو کرتا نہ کام — مخالف ہے میرا اگر ہو خاص عام
جمع جو نہ کرتا مرے ساتھ اب — ہوا نیک کاموں میں شامل وہ کب
میں کہتا گناہ کفر ہوں گے معاف — سبھی سب برائی سے ہو دینگے صاف
مگر حق میں جو پاک روح کے بکے — کفر وہ گناہ وہ نہ ہرگز مٹے
سکے جو برا ابن آدم کے حق — کیا جائے گا معاف لا تو نہ شک
مگر پاک روح کو برا جو کہے — کوئی معاف اس کو نہ ہرگز کرے

نہ دنیا میں نہ آنے والے جہاں | سنو کان دھر کے تم لو بجان
با اچھا کہو تم شجر کو ابھی | تو پھر پھل رہی جانو گے اچھا ملیح
مگر گر تم اس کو برا ہی کہو | تو پھل بھی برا تم سبھی جان لو
کہ ہر ایک شجر پھل سے جانا گیا | برے اچھے سے وہ پہچانا گیا
اے سانپوں کے بچو برے ہو کے تم | بھلی بات کب کہہ سکو ایسے تم
جو اچھا ہے دل کے خزانے سے وہ | نکالے گا ہر دم بھلی بات کو
مگر جو برے ہیں برا ہی کہیں | نہ وہ دوسری بات کو کہہ سکیں
سنو بات تم سے میں کہتا ہوں ایک | عدالت میں سب آئیں گے بد و نیک
جو بیہودگی سے کہے بات کو | عدالت میں اس کی سزا سکو ہو
کہ ہر ایک گنا جائیگا راستکار | اگر بول اور چال میں نیکوکار
مگر بد گنہگار ٹھہریں گے سب | جو باتوں میں کاموں میں ہیں خوار اب

۶۴- فقیہہ فریسیوں کا نشان طلب کرنا

متی ۱۲: ۳۱-۴۲
لوقا ۱۱: ۱۶-۲۴-۳۶

تب بعضے فریسی فقیہوں نے | کیا کیا نشاں؟ تا یقیں ہم کریں
مگر اس نے ان کو دیا یہ جواب | کہ لوگ اس زمانہ کے جو ہیں خراب
ہمیشہ نشانوں کو ڈھونڈا کریں | اور ظاہر پرستی میں سب کو دھنسیں
پر یونس نبی کے نشاں کے سوا | نہ کچھ اور ان کو دیا جائے گا
کہ جس طور یونس رہا تین رات | تہہ پیٹ مچھلی میں نہ کوئی ساتھ
اسی طور میں ابن آدم رہوں | زمیں میں بسر تین دن میں کروں
سنو نینوہ شہر کے لوگ سب | اٹھیں گے مقابل تمہارے وہ جب
روز عدالت کا دن آئے گا | گنہگار تم سب کو ٹھہرائیگا

کہ توبہ منادیٔ یونس پہ کی | مگر تم نے ٹھانی ہے یہ سخت دلی
کہ یونس سے گرچہ بزرگ آگئے یاں | مگر بات پر اس کی کرتے نہ دھیان
اسی طور بیگم دکن بھی اٹھے | وہ روز عدالت مقابل جو تھے
وہ تم کو گنہگار ٹھہرائے گی | ہر اک کو سزاوار گنوائے گی
کہ سننے وہ حکمت سلیمان کی | زمیں کے کنارے سے اٹھ کر گئی
مگر نہ سنا تم نے میرا کلام | بڑے گر تھے میرے سلیمان سے کام
جو ناپاک روح آدمی سے ہو دور | تو سوکھے مقاموں میں ڈھونڈے سرور
مگر جب نہ پاتی وہ کہتی ہے یہ | کہ میں گھر میں جاؤں گی چھوڑا جسے
وہ آتی ہے گھر پاتی خالی صفا | جھاڑا ہوا پاتی آراستہ
تو پھر جاتی اور ساتھ آتی ہے لے | بری سات روحوں کو داخل کرے
دخل پا کے بستی ہے دل میں اب پھر | اور قبضہ جماتی ہے پاؤں سے سر
اب حال آدمی کا ہے ہوتا خراب | وہ بد سے بدتر ہوتا جا ناشتاب
سنو اس زمانے کے لوگوں کا حال | بھی ایسا ہی ہوگا بری انکی چال
دیا جو جلایا نہ رکھتے چھپا | نہ ڈیوٹ کے نیچے ہی رکھتے بھلا
پر ڈیوٹ کے اوپر ہی رکھتے اسے | کہ ہر آدمی کو وہ روشن کرے
بدن کا چراغ آنکھ تم دیکھ لو | اگر آنکھ اچھی بدن ٹھیک ہو
مگر جب بری ہو تو سب کچھ اندھیر | ذرا سوچ لے تو نہ کر اس میں دیر
خبردار ہو جا کہ وہ جو ہے نور | نہ تاریک ہو جائے ہو تجھ سے دور
سو تیرا بدن گر ہو روشن تمام | نہ اندھیرا ہووے کسی اک مقام
توفی الواقع روشن تو ہوگا سبھی | کہ جیسے چراغ اک چمکتا مریخ
مجھے جانچ لو نور کے نور سے | نہ اندھے ہو دیکھو تم دور سے

اگر نور رکھتے تو ہو نور نور
اور پاؤ گے مجھ سے تم روح کا سرور
اور ایسا ہوا جب وہ کہتا تھا یہ
اک عورت نے اک دم پکارا اسے
مبارک ہے وہ پیٹ جس میں رہا
اور وہ چھاتیاں دودھ جن کا پیا
سنا جو یسوع نے کہا اس سے یوں
مبارک ہیں ان ہی کو ہر دم کہوں
جو سنتے کلام خدا ہر گھڑی
عمل بھی کریں ان پہ برکت بڑی

۶۵۔ مسیح کے رشتہ دار اور اس کے سچے شاگرد

متی ۱۲: ۴۶-۵۰ مرقس ۳: ۳۱-۳۵ لوقا ۸: ۱۹-۲۱

وہ جب بھیڑ سے بات تھا کر رہا
کسی نے واں آ کر یہ اس سے کہا
کہ تیرے بہن بھائی ماں آئے ہیں
ملاقات کرنے کو یاں آئے ہیں
وہ باہر کھڑے منتظر ہیں تیرے
اور چاہتے کہ باتوں کا موقع ملے
دیا اس کو یسوع نے سن کر جواب
بتا کون ماں بھائی میرے شتاب
پھر اتنے میں اپنا بڑھایا سخن
اشارہ کر اس کو کہا تو لے سن
یہ شاگرد میرے مرے بھائی ہیں
مری ماں، بہن سب کے سب یہ ہی ہیں
کہ جو کوئی مرضی خدا باپ کی
بجا لائے رشتے میں میرے وہی
وہ میرا بھائی مری ہے بہن
حقیقت میں انکو ہی ماں باپ گن

۶۶۔ فریسی کی دعوت پر ان کو ملامت کرنا

لوقا ۱۱: ۳۷-۵۲

پھر واں اک فریسی نے درخواست کی
کہ دعوت مرے گھر پہ ہے آپ کی
گیا ساتھ اس کے اور کھانے لگا
رسم ظاہرا کو ادا نہ کیا
فریسی نے دیکھا تعجب کیا
کہ بن نہائے کھانا شروع کیوں کیا

خداوند گیا جان سب یہ کہا
سنو اے فریسیو سب برملا
تم پیالہ رکابی کو اوپر سے دھو
کرو خیال اندر سے بھی صاف ہو
پر جس طور میلے وہ اندر سے ہوں
اسی طور دل پر برائی سے ہوں
اے ناداں کیا تم نہیں جانتے
کیا خالق اسے سب کا نہ مانتے؟
اسی سے سبھی ظاہرا چیز ہیں
اسی سے سبھی باطنی نیز ہیں
اگر صاف تم ظاہرا ہی رہو
تو اس سے بھلا فائدہ کیا ہی ہو
پس باطن میں پاکیزہ ہر دم رہو
ہر اک چیز کی دل سے خیرات دو
مصفا و پاکیزہ گر دل سے ہو
تو سب تمہارے لئے پاک ہو
ہر اے سب فریسیو افسوس ہے
دہ یکی تو دیتے مگر کیا وہ شئے؟
پودینہ سداب اور ترکاریاں
کریں سب نے اس میں خریداریاں
مگر تم بھلا بیٹھے انصاف کو
خدا کی محبت کو اور پیار کو
تھا لازم کہ ان ہی کو کرتے ضرور
اور نہ چھوڑتے ان سے نہ پرتے دور
ہے افسوس تم پر فریسیو اب
کہ اونچی جگہوں کو ڈھونڈو ہو سب
عبادت جگہ ہوتے کرسی نشیں
سلامی سدا چاہتے ہو سب زمیں
فریسی فقیہو ریاکار تم
ہو مانند چھپی گور کے گم سم
نہ جانے کوئی گو چلیں ان پہ سب
مکاری تمہاری نہ ظاہر ہو اب
سنیں جب یہ باتیں اٹھا ایک شخص
کہا کہہ اے استاد ہم میں کیا نقص
ملامت تو کرتا ہمیں برملا
مگر بھید اس کا بھی کچھ تو بتا
کہا اس سے یسوع نے افسوس ہو
شریعت کے استاد کہلاویں جو
کہ وہ لادتے بوجھ بھاری بڑے
ہمیشہ کہ اوروں کو مشکل پڑے
مگر بوجھ ایسے نہ ہرگز چھوئیں
نہ انگلی سے ان کو ہلائیں دھریں

ہوا افسوس تم پر مکاری کرو   ہر اک بات میں ظاہر داری کرو
بناتے ہو نبیوں کی قبروں کو اب   قتل جو کئے باپ دادوں نے تب
یہ سب کام دیتے گواہی صریح   کہ تھے کام ان کے درست و صحیح
ہو سب راضی تم خون میں قتل میں   کہ قبریں بنا کرتے ہو یاد میں
اسی واسطے یہ کلام خدا   لکھا جس میں بھیجوں رسول خدا
کیا قتل جن کو ستایا بہت   کیا تنگ ہر ایک کو ہر جہت
یہ خون انبیا جو بہایا گیا   طلب تم سبھوں سے کیا جائے گا
ہاں ہابل کے خوں سے ذکریا تلک   قتل جو ہوا بیچ ہیکل ناحق
میں کہتا ہوں تم سے طلب ہوگا سب   تمہیں سے جو رہتے زمانے میں اب
اے شریعت کے استاد افسوس ہے   کہ حکمت کی کنجی گو تم پاس ہے
مگر اس میں شامل نہ خود تم ہوئے   اور اوروں کو آنے سے روکا کئے
جب باتیں یسوع ان سے تھا کہہ رہا   فقیہہ ہوئے سب بر آشفتہ
لگے اس کے پیچھے عجب بے طرح   لگے کرنے سب بات میں وہ جرح
لگے گھات میں پائیں گر اک قصور   کریں نالش جا بادشاہ کے حضور

۶۷- شاگردوں سے اور بھیڑ سے گفتگو   لوقا باب ۱۲

جمع مرد تھے واں ہزاروں ہزار   ہوئے گرد اس کے گلے کا جوں ہار
شاگردوں سے پہلے کی یوں گفتگو   خمیر فریسی جو ہے سو بسو
سے بچو کس رہو جو ریا سر بسر   رہو پاک تم اور رہے ہر بشر
کہ کوئی ڈھپی چیز ایسی نہیں   جو کھولی نہ جائے یہاں ہر کہیں
نہ کوئی چھپی چیز ایسی کہ جو   جو نہ معلوم ہووے انسان کو

پس جو کچھ اندھیرے میں اب تم کہو   اجالے میں فوراً تم اس کو سنو
جو پوشیدگی میں کہا کان میں   ندا اس کی سن پاؤ بازار میں
مگر تم سے میں جو مرے دوست ہو   اب کہتا ہوں ہرگز نہ ان سے ڈرو
قتل کر سکیں جو بدن ہی کو - پر   نہیں موت کے بعد کچھ سکتے کر
ولیکن بتاتا ہوں کس سے ڈرو   جو قادر بدن اور روح پہ اس سے ڈرو
کہ قادر ہے وہ قتل تم کو کرے   پھر بعد اس کے داخل جہنم کرے
ڈرو تم بھلا کیوں اب انسان سے   پر مائل خدا پہ ہو دل جان سے
کیا پیسے میں چڑیاں نہ بکتی ہیں پانچ   مگر سب کی رکھتا خدا باپ جانچ
رہیں تب بال سر کے تمہارے گنے   ڈرو مت کہ چڑیوں سے بہتر بنے
میں کہتا ہوں گر میرا اقرار ہی   کرے کوئی گر سامنے آدمی
تو میں ابن آدم بھی اس کا کروں   خدا کے فرشتوں کے آگے کروں
پر جو میرا انکار کرتا ہے اب   تو اس کا بھی انکار ہووے گا تب
اور جو ابن آدم کے کہتا خلاف   سراسر خدا باپ سے ہوگا معاف
پر جو کفر روح القدس کو بکے   معافی نہ اک دم خدا اس کو دے
فکر نہ کرو گر جبر تم پہ ہو   اگر سامنا حاکموں کا بھی ہو
نہ گھبراؤ تم سامنے اور کے   کہ کیا ہم کو کہنا یا سنتا پڑے
یا کس طور سے ہم سوال و جواب   کریں گے کہ تا کام ہووے شتاب
یہ سب کام فوراً روح پاک سے   سکھائے بتائے تمہیں جائیں گے
اے چھوٹے سے گلے تو ہرگز نہ ڈر   رکھ اپنا بھروسہ خدا باپ پر
پسند آیا ہے باپ کو اس گھڑی   کہ دے بادشاہت تمہیں جو بڑی

۶۸ - مال و دولت کے بارے میں

لو بچو تم مال اپنا خیرات دو
جمع مال آسمان پر ہی کرو

بناؤ وہ بٹوے پرانے نہ ہوں
کرو دھیان ان میں جو ضائع نہ ہوں

خزانہ تمہارا ہو آسمان پر
جو خالی نہ ہوگا کبھی سربسر

وہاں چور نزدیک نہ جا سکے
نہ کیڑا خراب اس کو اک دم کرے

کہ دل بھی تمہارا لگے گا وہاں
جہاں ہو خزانہ وہیں ہو دھیان

کہا بھیڑ میں سے اسے ایک نے
اے استاد اک معاملہ طے کریں

کہہ بھائی کو میرے جو مجھے بانٹ دے
میرا حصہ میراث کا چھانٹ دے

یسوع نے کہا اس سے اے آدمی
نہ قاضی نہ حاکم میں ہوں اس زمیں

بھلا فیصلہ طے کروں کس لئے
تمہیں کہا ڈپکل کام جو تجھ سکے

لگا کہنے ان سے خبردار ہو
اور لالچ سے ہر دم کنارہ کرو

کہ افزائش مال دیتی نہیں
دم زندگی کبھی یہاں یا کہیں

کہی اس نے تمثیل پھر اک وہاں
زمیندار کا جس میں آیا بیاں

لگی اس کی کھیتی بڑی ایک سال
لگا سوچنے دل ہی دل میں یہ چال

کروں کیا مرے ہاں جگہ اب نہیں
ہوئی فصل کثرت سے ہے ہر کہیں

کہا تب یہ پھر ایسے کروں گا میں یہ
کہ انبار خانے بناؤں بڑے

وہاں مال اپنا جمع میں کروں
سبھی دانے دنکے کو اس جا دھروں

کہوں گا میں تب جان سے دیکھ ہاں
بہت مال برسوں کا ہے پاس مان

لے کر چین کھا پی اور خوش رہ سدا
ہوئے دور سب تجھ سے رنج و بلا

مگر تب خداوند نے اس سے کہا
تیری جان جائے گی ہو اب کیا

اسی رات روح تیرا اٹھ جائیگا
تو یہ سب بھلا کام کس آئے گا

سنو حال یہی اس انسان کا
جمع جو خزانہ ہو کرتا سدا

مگن دولت و مال میں وہ رہے
خدا کے لئے کچھ نہ حاصل کرے

کہا پھر یسوع نے یہ ان سے کلام
بندھی ہو کمر تم سبھوں کی مدام

رہے دیا جلتا تمہارا سدا
کہ ہر کام میں تم رہو باوفا

ہو مانند ان آدمیوں کے سب
جو خاوند کی راہ دیکھیں آئیگا کب

وہ شادی سے واپس پھرے کس گھڑی
جب آئے نہ تم میں ہو کچھ گڑبڑی

مگر جوں وہ کھٹکائے زنجیر در
کرو داخل دروازہ کو کھول کر

مبارک وہ نوکر جو جاگیں سدا
اور خاوند سدا پائے ان کو جگا

میں کہتا ہوں سچ کمر باندھیگا وہ
بٹھائیگا کھانے پہ ان سبھوں کو

گر لگا وہ خدمت کو مالک ہوا
کہ تھا کام ہر اک نے اچھا کیا

مبارک مبارک وہ نوکر ہوئے
جو دوپہر اور تیسرے بھی جگے

رہے مستعد وہ سبھی کام پر
اور خاوند نے پایا یونہی سربسر

تو سن لو سبھی جان رکھو سدا
کہ گر چور کے آنے کا ہو پتا

تو مالک رہے ہر گھڑی جاگتا
نہ سیندھ اپنے گھر میں لگانے دیتا

تیاری تمہاری رہے ہر گھڑی
کہ تا نہ بچے تم میں اک گڑبڑی

جب آ پہنچے پھر ابن آدم یہاں
یہ ہو اس گھڑی جب کرو نہ گماں

سنا جب یہ پطرس نے اس سے کہا
اے استاد کیا یہ ہمیں سے کہا

یا تمثیل سب کو کہی برملا
کو شاگرد تیرا ہو یا اور کا

دیا تب خداوند نے اسکو جواب
کبھی اس جا تمثیل پھر اک شتاب

کہ ہے خانساماں بھی ایسا کوئی
جسے نیک و دانا بھی جانیں سبھی

مقرر جسے آقا سب پر کرے کہ تا روزی وہ سب کو بانٹا کرے
مبارک ہے وہ گر کرے کام کو اور مالک بھی دیکھے اس انجام کو
میں کہتا ہوں سچ کہ وہ مختار ہو سبھی مال مالک کا مختار ہو
پر جو وہ کہے دل میں مالک نہیں نہ آئیگا اس دم گیا ہے کہیں
لگے مارنے وہ غلاموں کو گر پیئے مئے و مدہوش ہو سربسر
تو دیکھو کہ مالک بھی ایسی گھڑی پہ پہنچے گا جس سے ہو اک گڑبڑی
وہ اس دن و ساعت پہ آجائے گا جسے جان ہرگز نہ وہ جائے گا
کرے گا دو ٹکڑے اس بدخواہ کے بدوں ساتھ حصہ مقرر کرے
وہ نوکر جو مرضی کو ہے جانتا اور خواہش خداوند کی پہچانتا
گر اپنے تئیں وہ کرے نہ تیار نہ مالک کی مرضی کا ہو پاسدار
تو کھائے بہت مار وہ سربسر کر جانا سبھی کچھ کیا درگذر
مگر جو نہ جانے وہ مرضی خدا کرے کام ایسا جو باعث سزا
اٹھائیگا وہ مار تھوڑی وہاں کہ پہچانی اس لئے نہ مرضی یہاں
بہت جس کو سونپا بہت وہ حساب رکھے جو زیادہ دے زیادہ جواب
میں آیا زمیں پر لگاؤں تا آگ کروں دل روح پاک سے باغ باغ
تھا اچھا بہت گر یہ ہوتا تمام مگر باقی رہتا ہے میرا اک کام
اب بپتسمہ پانا ہے مجھ کو ابھی تشفی نہیں تا نہ ہووے سبھی
کیا کرتے گماں ہو کہ آیا ہوں یہاں کراؤں یہاں میل سب ہر زماں
نہیں کہتا میں اب سنو بات کو جدائی مرا نام رکھنے سے ہو
اگر آدمی پانچ ہوں اک مکاں تو دو تین میں ہوگا شور و فغاں
جدا باپ سے بیٹا بیٹے سے باپ رہے ماں اور بیٹی میں بھی اک نفاق

بہو ساس کے ہو رہیگی برخلاف غرض ایک سے ایک ہوویگا چاک
بڑھایا پھر اس نے یہ اپنا کلام نشان فلک سے لیا اپنا کام
کہا جبکہ بدلی پچھم سے اٹھے تو بارش کی آمد ہر اک جانلے
ہوا دکھنی جب چلے ایک آن تو گرمی کی آمد کو لیتے پہچان
نشانات ایسے تم سب جانتے بول حال زمیں آسماں جانتے
ریاکار جب رکھتے اتنی تمیز تو اس وقت کی کیوں نہ کرو تمیز
سمجھو تو تمہیں خود کہ واجب ہے کیا سمجھ کر کرو سوچ کرنا ہے کیا

۹ - چند گلیلیوں کا مارا جانا - بے پھل انجیر کی تمثیل

پھر اس وقت دو ایک حاضر ہوئے بیاں ان شہیدوں کا کرنے لگے
کہا: یوں حاکم پیلاطوس سے تھے قربان کا ہو لیا یہ مارے گئے
سنا جب یسوع نے دیا یہ جواب کہا تم سمجھتے کیا وہ تھے خراب
کیا وہ ہی گلیلی گنہگار تھے؟ کیا وہ ایسے دکھ کے سزاوار تھے؟
میں کہتا ہوں تم گر نہ توبہ کرو تو اس سے بھی زیادہ اذیت سہو
نہیں تم سمجھتے کہ وہ مرد چند مرے دب برج نیچے تھے دردمند
نہیں یہ دو واقعہ سلوآم کا جہاں یہ اٹھارہ نے دم دے دیا
کیا وہ ہی سبھوں سے گنہگار تھے؟ اور باقی سبھی واں نکوکار تھے
نہیں کہتا تم سے یہ ایسا نہیں جو توبہ کرو نہ مرو گے یہیں
کہی اس نے تمثیل پھر اک وہاں کہ اک باغ انگور کے درمیاں
تھا انجیر کا پیڑ اک شاندار مگر میوہ لایا نہ وہ ایک بار
گو میوے کو ڈھونڈا نہ پایا نشاں تو آخر گیا پاس وہ باغباں

کہا دیکھ اب ہو چکے تین سال
سو کاہے کو روکے زمیں گر یہ حال
کہا باغباں نے اے مالک خدا
میں کھودونگا تھالا اور ڈالونگا کھاد
اگر پھر بھی میوہ نہ لاویگا یہ

۷ - بیج بونے والے کی تمثیل

اسی روز اپنے وہ گھر سے چلا
جمع ہو گئی بھیڑ واں اسکے پاس
یہ چڑھا ناؤ پہ تا کرے گفتگو
بہت باتیں تمثیل میں واں کہیں
کہا دیکھو بونے گیا اک کسان
گرے راہ کنارے پہ دانے کئی
کچھ پتھریلی جا پہ جاں مٹی تھی کم
پر جب دھوپ ظاہر ہوئی جل گئے
گرے جھاڑ جھنکار میں کچھ وہاں
گرے جو کہ اچھی زمیں میں اُگے
کوئی لایا پھل سو گنا کوئی ساٹھ
یہ کہہ کر کیا ختم تمثیل کو
گئے پاس شاگرد اس سے کہا
ان سے تم کو عنایت ہوئی

نہ دیا کبھی پھل رہا یہی حال
حکم میرا اس کو ابھی کاٹ ڈال
اسکے سال اک رہنے دے اسطرح
کہ شائد پھلے اور بڑھے اسکے بعد
تو پھر کاٹ دیجو کہ واجب ہے یہ

متی ۱۳ : ۱-۲۳ مرقس ۴ : ۱-۲۵
لوقا ۸ : ۴-۱۸

اور دریا کنارے پہ جاکے لگا
لگی سب بڑے چھوٹوں کی اس پہ آس
اسی بھاری گروہ سے جو تھی چار سو
بیاں ایک دو کا رقم ہے یہیں
لگا بونے ہر سو وہ ہو بے دھیان
گئیں چڑیاں چگ سب ابھی واں صریح
گرے پر اگے جلد پائی نہ نم
کہ پیوستہ جڑ نہ ہوئی مر گئے
گئے دب انہیں جھاڑیوں بیچ جہاں
جہاں خاصے اچھے بڑھے اور پھلے
کوئی تیس لایا جدا ان کا ٹھاٹھ
سنے کان سننے کے رکھتا ہو جو
کلام اپنا تمثیل میں کیوں کیا
کہ آسمان کے بھید جانو سبھی

کہ جس پاس ہے کچھ دیا جائیگا
مگر جو نہ رکھتے ہیں کچھ اپنے پاس
میں اسی واسطے کرتا ہوں یہ کلام
نہیں دیکھتے گو ہیں آنکھیں کھلی
سمجھتے نہیں وہ کسی بات کو
سنو گے تم کانوں سے سمجھو نہیں
کہ اس قوم کا دل ہے موٹا ہوا
کیا بند اپنی آنکھیں تا نہ دیکھیں
نہ سمجھیں کہ جو ہے لائیں گروہ کبھی
مبارک تمہاری ہیں آنکھیں کہ وہ
مبارک تمہارے بھی کان اب ہوئے
میں کہتا ہوں اب پیچ پیچ بہت انبیا
نے کی آرزو کہ یہ دیکھیں سبھی
گو سننے کی کی آرزو جو سنا
سنو پھر وہ تمثیل کسان کی
جو سنتا ہے اس بادشاہت کی بات
لے جاتا ہے سب کچھ جو بویا گیا
جو پتھریلی جگہ میں بویا گیا
بہت جلد خوشی ہو کر کرتا قبول
مصیبت پڑی جبکہ باعث کلام
جو کانٹوں میں بویا گیا ہے وہی

اور حال ان کا اس طور بڑھ جائیگا
لیا وہ بھی جائے گا جو ان کے پاس
کہ رکھتے ہیں گو آنکھ اندھے تمام
نہ سنتے گو سننے کی طاقت ملی
کیا پوری نبوت یسعیاہ کی ہو
اور دیکھو گے آنکھوں سے جانو نہیں
اور کانوں سے اپنے ہی اونچا سنا
کئے کان بھی بند تا سمجھ نہ لیں
تو کس طور چنگا کروں میں ابھی
اب پہچانتی دیکھیں بات کو
کہ سننے سمجھنے صریح لگے
بہت راست رفتار اور اولیا
مگر دیکھنے پائے وہ نہ کبھی
کی کوشش بہت تو بھی کچھ نہ بنا
بتاتا ہوں معنے و مطلب صریح
سمجھتا نہیں - تو شریر آتا ساتھ
یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے گرا
وہ وہ ہے جو سنتا کلام خدا
مگر جڑ نہ پکڑی ہوا سب فضول
لگی ٹھوکر کام اس کا ہوتا تمام
جو سنتا کلام خدا بہ خوشی

پر دنیا کی فکر اور دولت کا جال — دبا دیتے ایسا کہ ہوتا بے حال
جو اچھی زمین میں تھا بویا گیا — وہ سنتا سمجھتا کلام خدا
وہ بڑھتا ہے تیار ہوتا بہت — وہ پھلتا ہے اور پھولتا ہر جہت
کہیں ایک سے تیس پیدا کرے — کہیں ایک سے ساٹھ ہو کر بڑھے
کہیں سو گنا بڑھ کے پھولیں پھلیں — یوں قدرت خداوند کی ظاہر کریں

۷۱- کڑوے دانوں کی تمثیل

متی ۱۳: ۲۴-۳۰ و ۳۶-۴۳

پھر یسوع نے تمثیل اک کی بیان — کہ جس سے کرے بھید اپنے عیاں
کہا بادشاہت جو بر آسمان — ہے مانند اس آدمی کے یہاں
جو بیج اچھا جا کھیت میں ڈال دے — اور لوگوں کو رکھوال اس کا کرے
مگر لوگ جب سو گئے رات کو — تو دشمن گیا کڑوے دانے واں بو
جب پودے بڑھے پھول پھل آگیا — تو وہ کڑوا دانہ بھی ظاہر ہوا
تو نوکر گئے پاس مالک کہا — اے صاحب نہ بیج اچھے بوئے تھے کیا؟
مگر دیکھ واں کڑوے دانے اگے — یہ کیونکر ہوا بھید کیونکر کھلے
کہا تب یہ مالک نے اس دم انہیں — کہ یہ کام دشمن ہی ہر جا کریں
لگے کہنے نوکر ہو مرضی اگر — تو جا کے جمع سب کریں سر بسر
سنا جب یہ ان سے کہا یہ نہ ہو — کہ ڈر ہے جو دانے جمع تم کرو
تو گیہوں بھی ساتھ اکھڑ کے کرو خراب — اور سب کام اس طور سے ہو خراب
اکٹھا ہی بڑھنے دو اب تم انہیں — کہ آخر میں ان کو جدا ہم کریں
حکم کاٹنے والوں کو دوں گا تب — کہ پہلے جمع کڑوے دانے ہوں سب
کہ تا گٹھے باندھیں جلائیں انہیں — اور اس طور کام ان کا آخر کریں

پر گیہوں جمع میرے کھتے میں ہو — اور اس طور سب کام انجام ہو
ہوئے لوگ رخصت جب واں سے تمام — تو یسوع گیا گھر ہوا ختم کام
گئے پاس شاگرد اس کو کہا — کہ تمثیل کے معنے ہم کو بتا
کہا بیج اچھے جو بوتا سدا — سنو ابن آدم وہ ہے بے ریا
یہ دنیا ہے کھیتی اور دانے جو خوب — ہیں اس بادشاہت کے لڑکے مرغوب
ہیں فرزند شیطان کے دانے خراب — جو بوتا یہ دشمن ہے شیطان کذاب
جمع کرنے کا وقت روز حشر — کارندے فرشتے ہوئے سر بسر
جمع جس طرح کڑوے دانے کئے — اور پھر آگ میں وہ جلائے گئے
اسی طور آخر یہ دنیا جب ہو — مرا حکم جاری فرشتوں کو ہو
کہ بدکار لوگوں کو گن گن چنے — اور سب چیزیں ٹھکرانے والی چنے
تا جلتے تنور ایک میں ڈالے وہاں — وہ روئیں مریں دانت پیسیں جہاں
مگر بادشاہت میں سب راستکار — نورانی جلالی ہزاروں ہزار
خوشی شادمانی منائیں گے سب — سنے کان سننے کے جسکے ہوں اب

۷۲- بادشاہت کی تمثیلیں

متی ۱۳: ۳۱-۳۵ و ۴۴-۵۳
مرقس ۴: ۲۶-۳۴

۱- بیج کی تمثیل

مرقس ۴: ۲۶-۲۹

کہا بادشاہت کی تمثیل اور — کہ تا لوگ سمجھیں کریں اس پہ غور
وہ مانند ہے ایک اس آدمی — جو بیج اپنا بوئے صریح در زمی
جو سوئے اٹھے کام اپنا کرے — ادھر بیج از خود اگے و بڑھے
مطابق یہ قانون قدرت چلے — زمیں بیج سے سبزی پیدا کرے
پھر سبزی سے بالیں و دانے بنیں — یوں پھل رفتہ رفتہ بھی ظاہر کریں

پکے دانے ہنسوا لگایا صریح   کہ وقت آگیا کاٹنے کا صحیح

۲ - خردل کے دانے کی تمثیل

مرقس ۴: ۳۰-۳۲   متی ۱۳: ۳۱و۳۲   لوقا ۱۳: ۱۸و۱۹

کیا بادشاہت کو کس طور سے   کروں میں بیاں تا سمجھ میں پڑے
یہ کہہ پیش کی ان کے تمثیل یوں   مثل دانے خردل کے اس کو کہوں
لیا شخص نے کھیت میں بو دیا   گو بیجوں میں چھوٹے سے چھوٹا ہی تھا
مگر جب اگا سب سے اونچا گیا   پرندوں کا اچھا بسیرا بنا
یوں تمثیل میں اس نے سب کچھ کہا   کہ سمجھیں سبھی چاہے چھوٹا بڑا
شاگردوں کو مطلب بھی سمجھا دیا   یوں ایمان ان کا مکمل کیا

خمیر کی تمثیل

متی ۱۳: ۳۳-۳۵   لوقا ۱۳: ۲۰-۲۱

یسوع نے ان سے یہ تمثیل کی   کہ ہے بادشاہت جو میری بڑی
وہ مانند خمیر ہے اور یہ اثر   جو آٹے کی لوئی پہ جو بھی پڑے
خواہ کتنی بڑی ہو اثر ڈالتا   اور لوئی کو اک دم پھلا ڈالتا
یوں تمثیلوں میں اس نے سب کچھ کہا   سوائے تمثیل نہ کچھ بولتا
تا ہو پورا نبیوں نے جو کچھ کہا   کہے گا وہ تمثیل میں ہر جگہ
اور ظاہر کرے گا جو پوشیدہ تھا   کہ دنیا کے لوگوں کو ہو اب پتا

تمثیل چھپے خزانہ کی

متی ۱۳: ۴۴

میری بادشاہت خزانہ چھپا   دبا ہے وہ کھیتوں میں ہر سو جگہ
پتا جب لگا اس خزانہ کا جاتی   چھپا رکھا سارے کا سارا یہ مال
گیا بیچ ڈالا جو تھا اس کے پاس   خریدا اسے اسکی پوری ہو آس

سوداگر اور موتی کی تمثیل

متی ۱۳: ۴۵-۴۶

سوداگر کی مانند میری بادشاہت   جو موتی تلاشے و پائے ہدایت
سبھی مال اس نے بھی بیچا صریح   خریدا وہ انمول موتی صحیح

جال اور بادشاہت کی تمثیل

متی ۱۳: ۴۷-۵۰

میری بادشاہت ہے مانند جال   جو دریا میں ڈالا ملے اسکو مال
و بھر بس جال میں اسقدر مچھلیاں   کھینچا جال اچھلیں جونہی مچھلیاں
بری مچھلیوں کو تو رد کر دیا   اور اچھی کو فوراً جمع کر لیا
یہی حال ہوگا پھر روز حشر   فرشتے کریں گے جدا سربسر
شریروں کو اک جا اکٹھا کریں   اور نیکوں کو ان سے علیحدہ کریں
بروں کو جہنم میں ڈالیں گے تب   جہاں دانت پیسیں گے روئیں گے سب
یہ تمثیل کہہ کے پھر اس نے کہا   بتاؤ مجھے کچھ جو سمجھے ذرا
شاگردوں نے فوراً یوں اس سے کہا   خداوند ہم سمجھے ہیں جو کچھ کہا
خداوند نے ان سے پھر یہ بات کی   سمجھا مری بات کو جو صحیح
وہ مانند اس آدمی کے ہوا   جو لاتا خزانہ سے اچھا برا

۷۲- یسوع کا ناصرت میں آنا

متی ۱۳: ۵۳-۵۸   مرقس ۶: ۱-۶   لوقا ۴: ۱۶-۳۰

پھر یسوع گیا شہر ناصرت کو   جہاں پالا پڑا تھا لڑکپن میں وہ
روز سبت جیسے دستور تھا   عبادت جگہ میں وہ حاضر ہوا
وہ پڑھنے کو اس جا کھڑا ہو گیا   کتاب یسعیاہ نبی جس کو دیا
کتاب اس نے کھولی کہ خطبہ پڑھے   اور الفاظ اس کو وہاں یہ ملے
خداوند کا روح مجھ میں ہے تاکہ ہوں   اک خبر خوشی کی بیاں ہے جو یوں
خبر ان کو ہے جو ہیں دل کے غریب   رہیں گے خداوند کے وہ قریب

میں ٹوٹے دلوں کو سدھاروں ابھی
چھڑاؤں گا میں قیدیوں کو سبھی

میں اندھوں کی آنکھوں کو کھولونگا اب
جو گھائل ہیں صحت کو پائینگے سب

منادی کروں سال مقبول کی
خوشی اور رہائی یاں سب کی ہوگی

کتاب یسعیاہ کو بند کر دیا
اور اپنی جگہ میں وہ بیٹھا کیا

پر آنکھیں سبھوں کی لگیں اسطرف
کہ باتیں بتلائے اور کھولے حرف

تو یسوع نے ان کا بیاں یوں کیا
نوشتہ جو ہے مجھ میں پورا ہوا

پھر لوگوں نے سن کر گواہی یہ دی
فضل کی ہیں باتیں جو تم نے کہی

مگر وہ تعجب میں سب پڑ گئے
کہ یوسف کا بیٹا یہ کیسے بڑھے

یسوع نے یہ دل میں لیا سب پہچان
کہا ان سے تم ہو نہ اس سے حیراں

مثل مجھ پہ تم یہ کرو گے ضرور
تو اپنے کو چنگا کرو اے حضور

اچنبھا جو کفرنحوم میں کیا
یہاں وطن اپنے میں کیوں نہ کیا

کہا ان سے اس نے کہ کوئی نبی
وطن میں نہ مانا جاتا کبھی

سنو بات میری جو سچی صدا
زمانہ میں الیاس کے جو ہوا

برس تین بارش وہاں نہ ہوئی
بڑا کال لوگوں کو تلخی ہوئی

بیوہ بہت اس ملک میں تھا رہیں
گیا نہ کسی پاس گو بہت تھیں

سرپتا کی بیوہ کے جا کے رہا
جان کھانے کا داں گوارہ کیا

الیشع نبی جن دنوں میں رہا
کوڑھی بہت تھے ہر اک جا بجا

پر نعمان کوڑھی سیریانی سوا
کوئی اور کوڑھی نہ بخشی شفا

مثالیں یہ دو سن کے دل میں کٹے
اور غصے میں وہ مارنے کو اٹھے

کہ لے جائیں یسوع کو باہر شہر
پہاڑی کی چوٹی سے پھینکے نذر

مگر ہاتھ ان کے نہ آیا مسیح
صفائی سے نکلا سلامت صحیح

۷۴۔ کفرناحوم میں ناپاک روح زدہ آدمی کو چنگا کرنا

لوقا ۴: ۳۱-۳۷ مرقس ۱: ۲۳-۲۸

پھر کفرنحم میں مسیح چل پڑا
سبت کو وہ تعلیم دینے لگا

وہ تعلیم اس کی سے حیراں ہوئے
کلام اس کا ہوتا بڑی قدرت سے

عبادت جگہ میں تھا اک آدمی
جو ناپاک روح سے دیا تھا وہیں

یسوع کو جو دیکھا چلایا بہت
کہا چھوڑ دے مجھ کو تو اس جہت

ترا کام ہم جانتے ہیں کہ کیا
ہلاک ہم کو کر دے اور اس کو بچا

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو
قدوس خداوند تو ہے ہو بہو

دھمکایا یسوع نے اور چپ کر دیا
نکل جا تو اس سے حکم سے کہا

تو شیطان نے جھٹکا دیا آدمی
چلا کر گرایا بروئے زمیں

نکل تو گیا پر بڑا دکھ دیا
اور لوگوں کو یوں اس نے حیراں کیا

گواہی یسوع کو یہ دی سر بسر
کہ ناپاک روحوں پر رکھتا اثر

حکم دیتا ان کو کہ نکلو سبھی
وگرنہ ہلاکت کروں گا ابھی

اچنبھے کے کاموں کو یوں دیکھ کر
شہرت یسوع کی بڑھی سر بسر

۷۵۔ ہیرودیس یوحنا اصطباغی اور اس کی موت

متی ۱۴: ۱-۱۳ مرقس ۶: ۱۴-۲۹ لوقا ۹: ۷-۹

ہیرودیس نے جب یہ شہرت سنی
ڈرا کہ یوحنا نہ ہووے کہیں

قتل جس کو اس نے کیا تھا کبھی
وہ زندہ نہ پھر ہو گیا ہو ابھی

قتل اس کے کرنے کا یہ تھا سبب
ملامت یوحنا نے کی اس کی جب

بھائی کی جورو کو رکھا ہے کیوں
ہیرودیاس نے جب یہ سنا
کہا اپنی بیٹی سلومی کو جا
کہ ناچوں گی میں تیرے دربار میں
سلومی نے جا کر یہ سب کچھ کیا
وہ ناچی ہیرودیس خوش ہو گیا
یوحنا کا سر مجھ کو دے کاٹ کے
ہیرودیس غمگین بہت ہو گیا
جلادوں کو بھیجا کہ کاٹیں وہ سر
سلومی کو جب اس کا سر مل گیا
شاگردوں کو لاش یوحنا ملی
یسوع نے سنا جب روانہ ہوا

روا یہ نہیں کہ کرے اس کو یوں
کرو قید اس کو یہ حکم آپ
اور وعدہ تو ہیرودیس نے کرا
صلہ ایسا دے جو کہ مانگوں گی میں
اور وعدہ کو پکا کیا سربدا
کہا مانگی کیا یہ مجھ کو بتا
کرو وعدہ پورا بڑے ٹھاٹھ سے
مگر وعدے کو اس نے پورا کیا
اور دیں ناچنی کو یہاں سربسر
لے آئی اس کو ارماں کو دیا
کفن دے کے گاڑھی وہ زیر زمیں
یہودہ کے جنگل میں جا کر بسا

۷۶۔ پانچ ہزار کو روٹی کھلانا

متی ۱۴: ۱۳-۲۱
مرقس ۶: ۳۰-۴۴
لوقا ۹: ۱۰-۱۷، یوحنا ۶: ۱-۱۵

ویرانے میں جب وہ سستانے لگا
وہ جاتا جہاں لوگ آتے وہاں
ویرانے میں لوگوں نے ڈھونڈا انہیں
یسوع نے جو دیکھا ہجوم آدمی
وہ مانند بھیڑوں کے بھاگے پھرے
ہوئی شام یسوع نے پھر یہ کہا
کرو ان کو رخصت انہوں نے کہا

شاگرد بھی آ گئے اس جگہ
نہ کھانے کی فرصت وہ پاتے یہاں
جمع ہو گئے تا کہ باتیں سنیں
رحم سے بھرا اور باتیں کہیں
گزرا یا نہ ان کو جو اچھا لگے
کھلاؤ تم روٹی کو ان کو یہاں
کہ کھائیں وہ کھانا جہاں وہ ملا

ہمارے پاس کھانے کو اتنا نہیں
تمہارے پاس کتنا ہے کھانا یہیں
کہا لوگوں کو تم بٹھاؤ یہاں
وہ لیں روٹیاں برکت ان پر کری
شاگردوں نے اک اک کو کھانا دیا
کہا کر لو جمع جو باقی بچا
اچنبھا نرالا یہ ایسا ہوا
میں لوگوں کو رخصت کروں تم چلو
ہوئے لوگ رخصت جبھی تمام
دعا مانگی سنگت ہوئی باپ سے

کہ دیں ان ہزاروں کو بس میں نہیں
کہا پانچ روٹی دو مچھلی یہیں
کہ کھانے کو دوں گا اسی زماں
لگا بانٹنے پھر وہ صاف و صریح
سبھوں نے یہ کھایا وہاں سربدا
بھریں بارہ ٹوکریاں اسی جا
کہ پہنچی ہزاروں کو کھانا ملا
جاؤ بیت صیدا کو کشتی چڑھو
گیا خود پہاڑی پر کر کے یہ کام
طراوت و قوت ملی آپ سے

۷۷۔ شاگردوں کا طوفان میں پھنسنا اور یسوع کا انکو بچانا

متی ۱۴: ۲۳-۳۳ مرقس ۶: ۴۷-۵۲ یوحنا ۶: ۱۶-۲۱

رہا دیر تک وہ دعا مانگتا
ہوا تھی مخالف لگی ڈوبنے
بڑی رات میں وہ گیا انکے پاس
پر دریا پر جو چلتا دیکھا انہے
پر یسوع نے آواز دی زور سے
تب پطرس نے اس سے کہا اے خدا
مگر جب چلا وہ بہت ڈر گیا
بچا لے مجھے اے یسوع ناصری

پر کشتی طوفان میں پھنسی جاتی
ڈوبے کیونکہ ان سے اب کچھ نہ بنے
شاگردوں کی اسی پر لگی تھی سب آس
تو سمجھا کہ بھوت آ گیا اب مرے
خاطر جمع ہو تم دیکھو مجھے
اگر تو ہے پانی پہ مجھ کو بلا
لگا ڈوبنے تو چلا کر کہا
خداوند قادر تو ہے بالصریح

بڑھا ہاتھ اسکو تھا پکڑا وہیں
وہ کشتی میں آئے طوفان تھم گیا
سبھوں نے اسے واں پہ سجدہ کیا

بھروسہ رکھو لاؤ ایمان یہیں
بھروسہ کیا گو تھا دل سہم گیا
اور سمجھا کہ ہے یہی ابن خدا

۷۸۔ یسوع کا بہتوں کو چنگا کرنا

متی ۱۴: ۳۴-۳۵
مرقس ۶: ۵۳-۵۶

پھر یسوع اور شاگرد وہاں سے گئے
جب لوگوں نے دیکھا کہ وہاں گئے
بیماروں کو کھیتوں میں لے کر بیٹھا
جہاں گاؤں کہ شہر و دیہاں یسوع گیا
یہاں تک کہ دامن جو اسکا چھوئے

گنیسرت کے ملک میں رہے
ہزاروں ہزار اس کے پاس آ گئے
اسی پاس ان کو بھی پہنچا دیا
بیمار آ گئے اور پائی شفا
بیماری سے اپنی وہ چنگے ہوئے

۷۹۔ زندگی کی روٹی پر کلام

یوحنا ۶: ۲۲-۷۱

پھر کفرنحوم میں یسوع آ گیا
بہت سے انہی میں سے تھے وہی لوگ
وہ بھی کشتیوں پر چڑھ کے آ گئے
جو پایا یسوع کو تو کہنے لگے
یسوع نے کہا سچ میں کہتا تمہیں
تلاش ضیافت میں تم نہ رہو
جو بخشے ہمیشہ ازلی زندگی
یہ پاؤ گے ابن آدم سے اب
انہوں نے کہا پھر کریں ہم کیا

اور لوگوں نے پھر اس کو ڈھونڈا کیا
جنہوں نے تھا کھایا پہلے کا بھوگ
کہ اس کے کلاموں کو زیادہ سنے
اے ربی تجھے ہم تو ڈھونڈے پھرے
مجھے ڈھونڈتے ہو کہ کھانے ملی
خوراک روحانی کو ڈھونڈا کرو
خداوند خدا کی کرو بندگی
کہ اس کو مقرر ہی کرتا ہے رب
کہ حاصل کریں زندگی برملا

بجا لائیں ہم بھی خداوند کے کام
کام خدا تم یہ جانو سبھی
بتا کونسا تو ہے رکھتا نشان
ہمارا نشان جیسے تھی من کی غذا
وہ آسمانی روٹی جو ان کو ملی
وہ اتری ہے اب پھر یہاں سامنے
جو بخشے سبھوں کو ازل زندگی
انہوں نے کہا دے یہ روٹی ہمیں
میں ہوں زندہ روٹی تم کھاؤ اسے
جو ایمان مجھ پر ہے لاتا ابھی
تم نے دیکھا مجھے پر نہ ایمان کیا
جو مجھ پاس آتا وہ میرا ہوا
میں آسمان سے اتر اب آیا یہاں
دکھاتا میں مرضی خدا کی تمہیں
وہ سب پاس میرے جو آتے ابھی
پھر دن آخری میں اٹھا دوں اسے
مجھے جس نے بھیجا ہے کہتا ہے یہ
ابد زندگی وہ ہی پائے گا تب
یہودیوں نے جب سنا یہ کلام
تو آسمانی روٹی سے کیسے بنا
ترے باپ کو ہم سبھی جانتے

رہیں اس کی سنگت میں اب سے مدام
جسے اس نے بھیجا ہے مانو ابھی
جو دیکھیں تو لاویں ہم تجھ پر ایمان
جیسے باپ دادوں کو دیا ہے خدا
ترے باپ آسمان نے ان کو دی
میں وہ زندہ روٹی ہوں سب جان لیں
سنو جان لو اور کرو بندگی
کریں شکر اس کا ہمیشہ جیئیں
ظہور خدا جس میں پاؤ اسے
وہ ہرگز پیاسا نہ ہوگا کبھی
میرے باپ سے تم نے یہ نہ لیا
نکالوں کبھی نہ جو مجھ کو ملا
کہ ایمان لائے سارا جہاں
کہ جائیں سبھی اور اس پر چلیں
کسی کو نہ کھوؤں ابھی یا کبھی
رکھو لا پاس اپنے ابد تک اسے
کہ ایمان لاؤ نہ سچ بات پہ
روز حشر کو اٹھا دونگا۔ ب
کہ رخت ہو کہ چھوڑا اسے تا مدام
تو یوسف کا بیٹا زمینی بنا
نہیں اترا آسمان سے مانتے

تو یسوع نے ان کو جواباً کہا
نہ کڑکڑ کرو تم سمجھ لو ذرا

کوئی پاس میرے نہ آتا کوئی
اگر باپ میرا نہ بھیجے ابھی

اسی کو اٹھاؤں گا روز حشر
سنو بات میری یہ سچ سر بسر

نبی نے لکھا ہے جو آتے ہیں پاس
خدا کے سکھائے جہاں ان کی آس

میں سچ سچ پھر کہتا ہوں تم سے ابھی
تم ایمان لاؤ پاؤ زندگی

میں ہی زندگی کی وہ روٹی بھی ہوں
جو کھائی تھی دادوں نے یوں جو لکے تو

نہ دیکھا کسی نے خدا کو کبھی
جو دیکھے ہے مجھ کو وہ دیکھے ابھی

جو ایمان لاتا ہے مجھ پر یہاں
ابد زندگی کو وہ پائے وہاں

گو من کھایا دادوں نے وہ مر گئے
جو کھاتا ہے مجھ کو سو ایسے نہ مرے

میں ہوں جیتی روٹی جو آسماں سے ہے
جو کھائے اسے وہ نہ ہرگز مرے

یہ روٹی جو میں دوں گا میرا ہے گوشت
جو دیتا جہاں کو جو میرے ہیں دوست

لگے بحث کرنے یہودی وہاں
یہ کس طور سے گوشت دیگا یہاں

پھر یسوع نے ان سے کہا سچ بسچ
میں ہی دوں گا اسکو تم کھاؤ برحق

اگر تم نہ کھاؤ مرے گوشت کو
لہو نہ پیو میرا نہ دوست ہو

تم مردہ رہو گے نہ زندہ رہو
میں سچ کہتا ہوں بات میری سنو

اگر کھاؤ پیو گے مجھ کو ابھی
اٹھاؤں گا آخر میں تم کو کبھی

جو کھاتا مرا گوشت پیتا لہو
رہے گا وہ زندہ ابد ہو بہو

رہیگا وہ مجھ میں میں اس میں رہوں
اور اک جان ہو کے میں ایمیں بسوں

جیسے باپ زندہ نے بھیجا مجھے
ویسے زندگی میں بھی دیتا تجھے

کا فرناحوم میں یہ باتیں کہیں
کیا ذکر لوگوں کو جب یہ سنیں

تو شاگردوں نے جب سنا یہ کلام
ہوئے وہ پریشاں ہر اک خاص و عام

یسوع نے خود جان کر یہ کہا
کیا ٹھوکر کا باعث بھی یہ سب ہوا

اگر باتیں ایسی جو کہیں بر زمیں
حیراں کریں تم کو زیر زمیں

تو کیسے سہو گے جو دیکھو مجھے
چلے جاتے اوپر اور کچھ نہ سوجھے

سنو روح کی باتیں جو زندہ کریں
جسم کی سب باتیں تو مردہ کریں

یہ باتیں جو میں نے ہیں تم سے کہیں
یہ روح بخش ہیں زندہ کرتیں ہمیں

مگر جو نہ رکھتے ہیں ایمان کو
پریشان کرتیں سحر شام کو

حالت دلوں کی وہ سب جانتا
جو مانیں ہیں اس کو جو نہ مانتا

سنو میری باتیں جو ہیں سچ صحیح
جو پہلے سے میں نے تمہیں کہہ دیا

میرے پاس آئیں گے وہ لوگ سب
جو کلام الٰہی پہ چلتے ہیں اب

میرا باپ ان کو بلاتا ہے پاس
جو ایمان رکھتے اور رکھتے ہیں آس

سنیں جب یہ باتیں بہت پھر گئے
شاگردی کو چھوڑا نہ ساتھی ہوئے

شاگردوں سے یسوع نے تب یہ کہا
کیا تم بھی یہ پھرو گے مجھے چھوڑ جا؟

تو پطرس نے فوراً جواباً کہا
ہم جائیں کہاں پاس تیرے سوا

کہ تو زندگی ہے اور دیتا شفا
ہمیشہ رہے گا تو ہی رہنما

ہم ایمان لائے ہیں اور جانیں صحیح
تو ابن خدا ہے ہمارا مسیح

صفائی سے یسوع نے پھر کہہ دیا
کہ بارہ شاگردوں کو میں نے چنا

اک تم میں سے شیطان کا بندہ ہوا
در پردہ پر یہ تھا اشارہ کیا

جو پیچھے سے یہ بھید سب پر کھلا
یہوداہ سکریوتی جو ملزم ہوا

۸۰ - بغیر دھوئے ہاتھوں کھانا کھانے پر گفتگو

متی ۱۵: ۱-۲۰
مرقس ۷: ۱-۲۳

پھر یسوع یروشلم کو گیا
فریسی فقیہوں کا جمگھٹ ہوا

انہوں نے جو دیکھا کہ شاگرد سب
بنا ہاتھ دھوئے وہ کھاتے ہیں سب

وہ تب عیب ان پر لگانے لگے
کہ کیوں نہ وہ رسموں کو پورا کرے

کہ کبھی تنگ ہاتھوں کو دھوئے کھاتے تھے
یہ رائج رسم تھی سبھی کے لئے

گر بازار جائیں رسم اور تھی
غسل نہ کریں تو نہ کھاتے کبھی

بہت ایسی رسمیں واں جاری رہیں
کہ پیالوں اور لوٹوں کو دھوئیں ہر گھڑی

یہاں تک کہ کھٹولہ بھی بیمار کا
اٹھا مرض سے تو وہ بھی دھلا

فریسی فقیہوں نے پوچھا سوال
کہ شاگرد تیرے نہ کرتے اعمال

بزرگوں کے حکموں پر چلتے نہیں
بنا دھوئے ہاتھوں کے کھاتے سبھی

یسوع نے جواباً یہ فوراً کہا
نبوت یسعیاہ کی بتلا دیا

ریاکار لوگوں کے حق میں کہی
جو تم سب میں پوری ہوئی اس گھڑی

کہ ہونٹوں سے میری بزرگی کریں
پہ سب دور مجھ سے دلوں سے رہیں

ایسی پرستش ہے بے فائدہ
جدا مجھ سے رہتے جو ہر دم صدا

جو تعلیم لوگوں کو دیتے ہیں وہ
دلوں میں عداوت کریں سب وہ

لاحاصل یہ سب کام ان کے فضول
نہ رحمت خدا کی عذاب ہے نزول

موسیٰ کی شریعت کی بات اب سنو
کہ ماں باپ کی سب بھی عزت کرو

اگر جو نہ مانے اس قانون کو
مارو سبھی تم اس انسان کو

مگر اپنا حصہ تو لیتے ہو سب
ادا فرض اپنا نہ کرتے ہو اب

اور جو فائدہ میں نے دینا تمہیں
ادا ہو گیا وہ تو قربان ہیں

نہیں دیتے کچھ اپنے ماں باپ کو
مگر اپنے حصے انہیں سے تم لو

روایات پہ چلتے حکم توڑتے
خداوند کی شریعت سے منہ موڑتے

پھر یسوع نے لوگوں سے یہ بھی کہا
سنو بات میری دیکھو ذرا

کہ چیزیں جو باہر ہیں انسان کے
گر داخل ہوں اس میں نہ نقصان دے

پر باتیں نکلتی جو انسان سے
وہ ناپاک کرتیں و نقصان دے

اگر کان سننے کے رکھتے ہو تم
سمجھ لو جو کہتا ہوں میں ایک دم

روانہ کیا بھیڑ کو گھر گیا
بلایا شاگردوں کو پوچھا کیا

اگر تم نہ سمجھے سنو پھر یہ بات
نہ ناپاک کرتے کوئی ساتھ حیات

سارے کھانے کی چیزیں جو اندر گئیں
ہضم ہو کے صحت بڑھاتی رہیں

مگر جو کہ دل سے نکلتے خیال
وہ کرتے ہیں ناپاک، رنج و ملال

ریاکاریاں و اندیشے برے
جرم کاریاں قتل اور سر کٹے

چوری و لالچ و مستی مکر
نظر بد و شیخی بدی اور کفر

یہ دل سے نکلتی بری چیزیں سب
وہ ناپاک کرتیں ہمیشہ اور اب

فقیہی فریسی نے جب یہ سنا
گئے کٹ دلوں میں سبھی بر ملا

لگے سوچنے اب کریں ہم کیا
ارادہ اسے مارنے کا کیا

شاگردوں نے سوچا اور اس سے کہا
کہ ناراض ہیں وہ بہت اے خدا

یسوع نے کہی بات جو سب سنے
جو پودا لگایا میرے باپ نے

نہ اکھڑے گا جب تک پودا بڑھے
یہ سب کام حکم خدا سے ہوئے

انہیں جانے دو وہ تو اندھے ہوئے
جو راہ ان کی چلتے وہ گمراہ ہوئے

جو اندھے کو اندھا دکھاتا ہے راہ
ہلاکت کو جاتا گڑھے میں گرا

۸۱ - صور صیدا کو جانا اور صور فینیکی کی بیٹی کو چنگا کرنا

متی ۱۵: ۲۱-۲۸
مرقس ۷: ۲۴-۳۰

روانہ یسوع پھر وہاں سے ہوا
اور اک صور صیدا کا رستہ لیا

اک عورت کنعانی نے جب یہ سنا
چلی پاس اس کے کری یہ دعا

تو ہے ابن داؤد حاذق بڑا — رحم کر کے بیٹی کو دے دو شفا
جو زیر اثر دیو بیمار ہے — بیماری سے اپنی وہ بیزار ہے
یسوع نے اس کو کہا کچھ نہیں — تا دیکھے کہ ایمان اس کا یہیں
شاگردوں نے آ کر یہ اس سے کہا — ستاتی ہے ہم کو صدا برملا
یسوع نے کہا سن لو میری یہ بات — میں آیا ہوں اسرائیلیوں کے پاس
یہ لازم نہیں ان کی خوراک کو — کھلاؤں یہاں اب انہی کتوں کو
سنا جب یہ عورت نے گر کے کہا — خداوند کتے بھی کھاتے غذا
جو ٹکڑے زمیں پر گرے وہ اٹھا — کے کھاتے ہیں بھوک اپنی ان سے مٹا
جو یسوع نے ایمان دیکھا بڑا — اٹھایا اسے پھر یہ اس سے کہا
جا چنگی ہوئی تیری بیٹی ابھی — تھا ایمان ایسا نہ دیکھا کبھی

۸۲- یسوع کا دکاپلس میں آنا اور بیماروں گونگے بہروں کو چنگا کرنا

متی ۱۵: ۲۹-۳۱ — مرقس ۷: ۳۱-۳۷

یسوع صور صیدا سے واپس ہوا — اور دیکاپلس سے ہو کو لیا
پہنچا کنارے بڑی جھیل کے — جو لوگوں نے دیکھا پھر گھیرا اسے
اور اک بہرے گونگے کو لایا وہاں — کہ چنگا کرے اس کو پھر اس زماں
رحم آیا یسوع کو اس کو لیا — اور لوگوں سے اس کو جدا لے گیا
زباں اس کی پر تھوک اپنا دھرا — دو کانوں کو انگلی سے بھر دیا
افتاح کہا کہ کھلیں اس کے کان — وہ بولا لسانا جو لیا حکم مان
کرو اس کا چرچا یہاں نہ کہیں — جو کام الہٰی کو دیکھا یہیں
منع تو کیا پر نہ وہ مانتے — بتایا سبھی کو فرض جانتے

کرشمہ سے اس کے وہ حیران تھے — بتاتے سبھی کو بڑی شان سے

۸۳- چار ہزار کو کھانا کھلانا متی ۱۵: ۳۲-۳۹ مرقس ۸: ۱-۱۰

بہت لوگ ساتھ اس کے چلنے لگے — اور بیماریوں سے ہوئے سب شفا
ہوئے تین دن بہت فاقہ ہوا — یسوع نے شاگردوں سے تب یہ کہا
رحم مجھ کو ان پر ہے آتا بڑا — نہ کھانے کو کچھ پاس فاقہ پڑا
کھانے کے ان کے کرو انتظام — کہ چھوٹے بڑے سب کھائیں سب خلق عام
بتاؤ تمہارے کیا پاس ہے — کھلائیں انہیں کہ یہی آس ہے
بتایا صرف سات روٹی یہاں — گزارہ نہیں ہوتا ان سے یہاں
کہا پھر یسوع نے بٹھاؤ انہیں — شکر کر کے برکت سے سب ان کو دیں
لگا بانٹنے روٹیوں کو تب ہی — کہ کھانا وہ کھائیں لیا سب ابھی
وہ برکت سے اتنی بڑھیں اس قدر — کہ سیر ہو گئے واں سبھی سر بسر
جمع ٹکڑے سب نے کئے اس گھڑی — بھرے ٹوکرے سب صریح و صحیح
کھائے جو بیٹھے تھے تھے چار ہزار — ویرانہ وہاں کا بنا گلزار
پھر یسوع نے لوگوں کو رخصت کیا — شکر حمد تعالےٰ کا سب نے کیا

۸۴- کفرناحوم میں موسم گرما (۲۹ء) - لوگوں (فریسیوں) کا نشان طلب کرنا اور یسوع کی تنبیہ

متی ۱۶: ۱-۱۲ — مرقس ۸: ۱۱-۲۱

فریسی صدوقی آئے اس کے پاس — کریں آزمائش لگی یہی آس
دکھا آسمانی نشاں ہم کو اب — لائیں گے تجھ پر ہم ایمان تب
کہا ڈھونڈ دیکھو سر شام کو — کہو صاف ہوگا یہ کل عام کو

اگر آسمان ہو جائے لال — کہو گے کہ آندھی چلے پر ملال
ریاکارو تم یہ نشاں جانتے — نشان زماں کو نہ کیوں مانتے
حرامی زمانہ کے ڈھونڈیں نشاں — وہ ناخوش رہیں گے صدا پریشاں
سوائے نشاں ہی یونس نبی — کوئی دوسرا نہ ملے گا کبھی
یہ کہہ کے وہ ان سے جدا ہو گیا — پھنسے اپنے جالوں میں پھندا گیا
گئے اس کے شاگرد دریا کنار — نہ رکھتے تھے روٹی ہوئے شرمسار
یسوع پاس آیا اور اس نے کہا — خمیر فریسی سے آگاہ کیا
شاگردوں نے سمجھا کہی ہے یہ بات — کہ روٹی نہ رکھتے تھے وہ اپنے ساتھ
یسوع نے جانچا کہ سمجھے نہیں — تنبیہاً پھر ان سے یہ باتیں کہیں
اے کم اعتقادو کیوں بھولے پھرو — کھلایا تھا کھانا پنج ہزار کو
کہی بات میں نے نہ روٹی اجی — خمیر فریس سے سمجھو سبھی
وہ تعلیم ان کی جو کرتی خراب — بچو اس سے دیتی سراسر عذاب
شاگردوں نے سمجھا اور خوش ہو گئے — اور ہوشیار جو شخص صدا وہ رہے

۸۵۔ شہر بیت صیدا میں ایک اندھے کا شفا پانا مرقس ۸: ۲۲-۲۶

شہر بیت صیدا میں پھر آ گیا — جہاں بستی اندھے کو اس کے کیا
کری اس کی منت کہ چنگا کرو — پکڑ اس کو یسوع باہر لے گیا
تھوک اپنا دو آنکھوں پہ لیپا دیا — اور پوچھا کہ کیا تو ذرا دیکھتا
کہا اس نے فوراً اے میرے خدا — درختوں کو انسان کو دیکھتا
پھر ہاتھ اپنے آنکھوں پہ رکھ کر پھر — وہ چنگا ہوا اور دیکھا صحیح
روانہ کیا اور کہا نہ بتا — کسی کو کرشمہ جو تجھ پر ہوا

۸۶۔ قیصر یا فلپی میں پطرس کے ایمان کا بیان
متی ۱۶: ۱۳-۲۰ مرقس ۸: ۲۷-۳۰ لوقا ۹: ۱۸-۲۱

پھر قیصر فلپی میں یسوع گیا — شاگردوں سے اپنے سوال اک کیا
سبھی لوگ مجھ کو اب کہتے ہیں کیا — جو میں ابن آدم خدا کا ہوا
انہوں نے کہا بعض کہتے یحیٰ — یوحنا سے تجھ کو یہ تشبیہ دی
کوئی کہتا الیاس یا یرمیاہ — نبیوں کی مانند تو اک بنا
پھر اس نے شاگردوں سے اپنے کہا — بتاؤ کہ تم مجھ کو کہتے ہو کیا
شمعون نے فوراً دیا یہ جواب — ابن خدا المسیح ہے تو آپ
مبارک مبارک تیرا نام ہو — تو پطرس سا پتھر کہلائے گا جو
بنیاد کلیسا اسی پر بنے — جو اس تیرے اقرار پر ہے سنے
نہیں جسم و خون سے یہ اقرار ہے — خدا کی طرف سے ذکر کار ہے
نہ دوزخ کا ہوگا کبھی اختیار — خداوند کی قدرت کرے سرفراز
خدا بادشاہت کی لے کنجیاں — بناؤ سدھار کر دو یہ بیاں
جو باندھو زمیں پر اسی اقرار کو — حضور خدا میں سرفراز ہو
کسی سے نہ کہنا کہ میں کون ہوں — کہ ابن خدا فی الحقیقت میں ہوں
میں یسوع بھی ہوں مسیحا بھی ہوں — جہاں کیلئے میں شفابخش ہوں

۸۷۔ یسوع کا پہلی مرتبہ اپنی موت اور زندہ ہونے کی خبر دینا
متی ۱۶: ۲۱-۲۸ مرقس ۸: ۳۱ لوقا ۹: ۲۲-۲۷ سے ۹: ۱

جو دیکھا کہ ایمان پکا ہوا — تو ار بھید اس نے بیاں یوں کیا
ہے لازم مری موت سب کیلئے — فدا کار ہوں گا جہاں کے لئے
مگر زندہ مر کے میں ہوں گا ضرور — فتح موت شیطان پہ پاؤں ضرور

اٹھائیگا کہ ابن آدم سبھی
فقیہی فریسی سے رد ہو صریح

سردار کاہن صلیب اس کو دیں
اور ماریں کفنی دیں دفن بھی کریں

پطرس یسوع کو الگ لے گیا
اور جھنجھلا کے اسے یہ کہنے لگا

ہرگز نہ ہوگا کہ ماریں تجھے
لڑوں گا گو قربان کر دیں مجھے

دھمکایا تھا پطرس کو یسوع نے تبھی
کہ شیطاں ترے دل سمایا ہے ابھی

تو انسانی فکروں میں الجھا ہوا
نہ بھیدے خدا میں تو سمجھا ہوا

پھر لوگوں شاگردوں کو جمع کیا
بیاں اس نے سب پھر یوں ہی کیا

کہ جو کوئی چاہے چلے مرے ساتھ
وہ انکار اپنا کرے ہے یہ بات

اٹھائے صلیب اپنی پیچھے چلے
اور یوں میرا شاگرد اصلی بنے

اگر جان اپنی بچائے کوئی
حقیقت میں کھو دے گا اسکو صریح

پر جو جان دے دیگا مرے لئے
انجیل ربانی کو دل میں دھرے

وہی جان اپنی بچا تا صریح
ورنہ ہلاکت کو جاتا صریح

کوئی ساری دنیا بھی حاصل کرے
وہ نقصان اپنی ہی جان کا کرے

نہیں بدلہ ہوگا کہیں جان کا
سب دولت سے دنیا کی سن لو ذرا

جو میری ان باتوں سے شرمائیگا
ابن آدم بھی اس سے شرمائیگا

آسمانی ملکانوں میں آخر کے دن
حضور خداوند فرشتے آن گن

بڑے بھید کی بات یہ بھی کہی
میں کہتا ہوں سچ سچ سنو تم سبھی

کہ چند آدمی جو ہیں یہاں کھڑے
رہینگے نہیں جب تک دیکھیں بڑے

اپنے خدا کے اور ان کا نزول
جو قدرت سے ہوگا نہ ہوگا فضول

خدا بادشاہی بروئے زمیں
سبھوں کیلئے جو کہ مانیں مسیح

پانچویں فصل

۸۸- مسیح کی جلالی صورت کا ظہور

متی ۱۷: ۱-۱۳
مرقس ۹: ۲-۱۳
لوقا ۹: ۲۸-۳۶

چھٹے دن ٹھہر کے وہ پطرس کو لے
یوحنا اور یعقوب بھی ساتھ تھے

چڑھا اک بڑے سارے اونچے پہاڑ
جہاں اس کی صورت ہوئی ہونہار

منہ اس کا چمکتا ہوا آفتاب
ہوگئے اسکے کپڑے نورانی پوشاک

شاگردوں نے موسیٰ اور الیاس کو
واں دیکھا یسوع سے کریں گفتگو

تو پطرس نے یسوع سے پوچھا وہاں
ہمیں سب کو بہتر رہیں اب یہاں

کہو تم تو پھر تین ڈیرے بنے
اک تیرے اک موسیٰ اک الیاس کے

جو یہ بات اُس دم وہ کہتا ہی تھا
اک نورانی بادل نے سایہ کیا

اک آواز گو بھی اس بادل کیساتھ
یہ پیارا ہے بیٹا سنو اس کی بات

میں خوش اس سے بہت ہمیشہ رہا
کہ بیٹا ہے اکلوتا ہی میرا!

گرے منہ کے بل اور سجدہ کیا
ڈرے اس قدر خوف بھی چھا گیا

یسوع نے ان کو چھوا یہ کہا
یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہوا

اٹھے وہ سنبھل کر اور حوصلہ ہوا
نہ دیکھا کسی کو واں یسوع کے سوا

جب اترے پہاڑوں سے تاکید کی
بیاں تم نہ کرنا اسی آن کی

مگر ابن آدم جب پھر جی اٹھے
بیاں رویا کرنا پڑے ہو کھڑے

شاگردوں نے پھر یہ سوال کیا
کہ الیاس بارے میں کیوں یہ لکھا

کہ آئے گا وہ پہلے روز حشر
سدھارے سبھی کچھ یہاں سربسر

جواباً یسوع نے پھر ان سے کہا
تم جانو کہ الیاس تو آچکا

مگر یہ سے لوگوں نے سمجھا نہیں   کرے گا وہ آگاہ سبھی کو یہیں
شاگردوں نے سمجھا نبی نے کہا   یوحنس اصطباغی نے پورا کیا

۸۹- ایک دیوزدہ لڑکے کو چنگا کرنا

متی ۱۷: ۱۴-۲۱ مرقس ۹: ۱۴-۲۹
لوقا ۹: ۳۷-۴۳

یسوع ویرانہ میں پھر ہو لئے   کہ سستائے واں اور دعا میں لگے
پھر جب وہ آیا شاگردوں کے پاس   بڑی بھیڑ دیکھی جو کرتی تھی آس
فقیہوں کو دیکھا بحث کر رہے   شاگردوں کو ہر سو پریشاں کرے
جمع ہو کے لوگوں نے اس سے کہا   سبھوں نے تجھ کو ہی ڈھونڈا کیا
اک لڑکا جو آسیب دیو میں پھنسا   لائے کہ ہو جائے چنگا بھلا
کہا دیو اس کو پکڑتا ہے جب   پٹکتا زمیں پر وہ کف لائے شب
وہ رو پیٹ کر دانت بھی پیستا   وہ مانند لکڑی کے ہے سوکھتا
کہا تھا شاگردوں سے چنگا کرو   نہ ان سے ہوا کچھ اب یہ تم بھی کرو
یہ سختی سے کہہ کر کہا کیا کروں   تم ہو سب بے ایمان کب تک ہوں
میں برداشت تم سب کی کب تک کروں   تم ہو بے ایمان اور میں لاچار ہوں
تم لے آؤ لڑکے کو یاں ابھی   کہ دیکھوں اس ناپاک روح کو بھی
جو لڑکے کو لائے زمیں پر گرا   چلایا اور کف دیکھا منہ میں بھرا
پوچھا باپ سے مدت کتنی ہوئی   کہ دیوؤں سے اس پر یہ سختی ہوئی
کہا حال اس کا یہ بچپن سے ہے   جلن آگ کی سی لڑکپن سے ہے
کبھی غوطہ پانی میں دے ڈالتا   نکل جائے جان اس کی دے مارتا
رحم کر مسیحا مرے حال پر   بچا سکتا تو ہی. جو چاہے اگر
گر ایمان تجھ پر تو ہو سکتا سب   خدا کے کرشمہ کو دیکھے گا تب

گرا منہ کے بل وہ یسوع کے قدم   بھیجا تو اس دیو کو اب سوئے عدم
میں ایمان لاتا یہاں سر بسر   بے ایمانی جو ہے اس کا چارہ بھی کر
جو یسوع نے پایا یہ پکا ایمان   دھمکایا نکالا روح بد اس آن
چلائی وہ بد روح بڑے زور سے   پٹک کر اینٹھا یا گرایا اسے
حکم میں ہوں کرتا یہاں سے نکل   باہر جا دکھا نہ تو اپنی شکل
اس لڑکے کو مردہ سا چھوڑا وہاں   نکل بھاگی ہو کر حیران و پریشاں
یسوع نے اٹھایا پکڑ اس کا ہاتھ   کھڑا ہو گیا اور چلا سب کے ساتھ
شاگردوں نے گھر آ کے پوچھا اسے   نکال اس کو ہم سب نہ کیوں کر سکے
یسوع نے کہا ایسے سخت کام   نہیں کر سکیں گے کبھی خاص و عام
دعا تم کرو روزے رکھو بہت   کرو گے تب ہی کام ایسے ہر جہت

۹۰- یسوع دوسری دفعہ اپنی موت اور زندہ ہونے کی بابت کہتا ہے

متی ۱۷: ۲۲-۲۳ مرقس ۹: ۳۰-۳۲ لوقا ۹: ۴۳-۴۵

اچنبھے کے کاموں کو دیکھا کئے   اور قدرت سے اس کی وہ حیراں رہے
پھر اک بار یسوع نے ان سے کہا۔   مروں گا اور پھر زندہ ہو جاؤں گا
یہ کہنا کسی سے نہ باتیں ابھی   تا پوری نہ ہوں جو کہی تھیں بھی
پر شاگرد سمجھے نہیں بھید کو   دلوں میں وہ کرتے رہے گفتگو
پوچھا مسیح سے کہ ڈرتے تھے وہ   اور حیران پریشان رہے سب ہی وہ

۹۱- یسوع اور چھوٹے بچے جو بزرگی کے نشان ہیں

متی ۱۸: ۱-۱۴
مرقس ۹: ۳۳-۳۷
لوقا ۹: ۴۶-۵۰

پھر کفرناحوم میں وہ گھر آ گیا   اور پوچھا کہ راہ میں تم کہتے تھے کیا

ڈرے وہ رہے چپ اور کچھ نہ کہا
کہ جھگڑا وہ کرتے تھے کون ہے بڑا
یسوع نے دل میں سمجھا بلایا انہیں
بڑا کون ہے تا بتائے انہیں
لیا چھوٹے لڑکے کو اس نے وہاں
کھڑا بیچ اُن کے کیا اس زماں
کہا جو کہ مانند ایسے کے ہو
بڑا وہ ہی ہوگا اسے سمجھ لو
کرے نام پر میرے چھوٹے قبول
وہ کرتا اسی میں مجھے ہی قبول
اور اُس ہی کے ذریعہ مرے باپ کو
وہ کرتا قبول اب سنو بات کو
یوحنا نے پھر اس سے پوچھا وہاں
کرے چنگا بیمار کو اک یہاں
جو لیتا ترا نام پر ہم میں نہیں
شفا کیسے دیتا بتا تو ہمیں
یسوع نے یہ فوراً جواباً کہا
خلاف اگر وہ ہمارے نہ ہو
لو اچھا ہے وہ تم برا نہ کہو
یہ سچ بات ہے سن اسے مان لو
پیالہ پانی مرے نام سے
پلائے کسی کو بھلا ہی کرے
ایسے لوگ سب وہ مسیح کے ہوئے
قبول تم ان کو ہمارے بنے
کار رحم جو کرے ہر کہیں
اجر پائے گا وہ وہاں اور یہاں
تو جو کوئی چھوٹوں کو ٹھکرائیگا
اجر اپنا وہ نہ کبھی پائے گا
بندھے گا گلے میں اک چکی کا پاٹ
کہ ڈالیں سمندر میں ایک ٹھاٹھ
سنو اور باتیں تم میری ذرا
نہ جھگڑو کہ ہے کون چھوٹا بڑا
اگر ہاتھ تیرا کرے گا برا
یہ بہتر ہو کاٹے اسے سر بدا
وگرنہ جہنم میں جاؤ گے تم
جہاں عذاب ہوگا آہ و ستم
یہ بہتر ہے پہنچو خدا کے حضور
گر ٹنڈے بھی ہو پر ہو گے منظور
اسی طور پر گر آنکھ بند ہو گئی
نکالو اسے نہ پھر چھوڑو کبھی
وگرنہ تم دوزخ میں جل جاؤ گے
جہاں تم ہمیشہ دانت پیساؤ گے

یہ بہتر بہشتوں میں داخل تم ہو
اگر پہلے اس سے تم کانے بنو
اگر پاؤں ٹھوکر کھلائے تجھے
اسے کاٹ کر تو باہر پھینک دے
بہشتوں میں جانا لنگڑا کر اگر
یہ بہتر ہے دو پاؤں دیویں مگر
جہنم میں جائے جلے آگ سے
نہ کیڑا جہاں کبھی بھی مرے
ہر اک شخص پہلے ہی بن جائے نمک
اور نمکین ہو کر بلا سے بچے
نمک ہی سے ہوتی ہیں سب چیزیں صاف
اور قربانیاں بھی اسی سے ہیں پاک
نمک کا مزہ گر جو بگڑے کہیں
نہ ہوگا مزیدار پھر نہ کبھی
مگر تم آپس میں نمکین رہو
دکھ و درد اک دوسرے کے سہو

۹۲- معافی بخشنے پر گفتگو متی ۱۸: ۱۵-۳۵

اگر تیرا بھائی گناہ میں گرے
علیحدہ میں لے کر سمجھاؤ اسے
اگر وہ سنے تو نے پایا اسے
اگر نہ سنے تو تو اوروں کو لے
وہ دو تین اس کے گواہ ہونگے تب
کہ شاید سنے انکی وہ بات اب
گر پھر بھی نہ مانے جماعت سے کہہ
دکھاؤ تم اس کو اور دو اسکو شہہ
اگر وہ نہ مانے کرے برے کام
تو سمجھو کہ مانند ہے غیر قوم
برابر ہو وہ انہی لوگوں کے
جو محصول لیتے بُرے کے بُرے
جو فیصل بروے زمیں تم کرو
وہ مانیں گے آسمان پر بھی سنو
گناہوں کو جب یاں کیا تم نے خلاص
تو آسمان کرے گا تمہاری شاباش
اگر تم زمیں پر ملو دعا کرو
سنے گا میرا باپ شک نہ کرو
جہاں دو یا تین آدمی مل گئے
میں ہوں بیچ ان کے وہ اکٹھے ہوئے
تب پطرس نے آ کے سوال اک کیا
معافی گناہوں سے ہم کو بتا

گناہ میں پھنسے اور کرے بار بار گناہوں کی معافی ہووے کتنی بار

کیا معافی کریں ہم صرف سات بار کہ ایسا سب کرتے سوے بازار

نہیں مرتبہ سات میں کہتا ہوں معاف دفعہ سات ستر کرو تم معاف

سنو بادشاہت کی اک اور مثال جہاں شاہ نے پوچھا حساب اعمال

بلایا وہاں اپنا اک کارگذار تو ڑے دیئے جس کو تھے دس ہزار

ادا کر مرا قرض جو ہے پر دے یہی ضروری فرض تیرا ہے

نہ تھا اس کے پاس کچھ ادا جو کرے گرا پاؤں پر اس کے منت کرے

ٹھہر جا خداوند وقت مجھ کو دے ادا کوڑی کوڑی کروں گا تجھے

رحم آ گیا اور کہا اس سے یوں معافی میں دیتا تجھے سچ کیوں

وہ جا کر خوشی سے گیا اپنے گھر اور اک جا کر ساتھی بلا کر کہا

ادا کر قرض اپنا جو تجھ پر ہے وگرنہ کروں قید سچ یہ کہا

وہ پاؤں پہ اس کے زمیں پر گرا اور فرصت چاہی تا کرے سب ادا

مگر اس کے ساتھی نے کچھ نہ سنا داروغہ کے اس کو حوالے کیا

وہاں قید میں وہ تو بند ہو گیا پر لوگوں نے شاہ کو بتا سب دیا

شاہ غصہ میں آیا حکم یہ کیا بلاؤ اس جا کر کہو یوں کیوں کیا

تو پوچھا اسی سے کہ اے بے حیا ظلم تو نے ڈھالا ترس نہ کیا

کیا میں نے تیرا قرض بخشا نہ تھا تو تو نے بھی اس طور کیوں نہ کیا

تو جیسا کرے ویسے اب تو بھرے پڑی سخت مار اب تجھ پر پڑے

داروغہ بلا کر حکم سے کہا سختی کی قیدوں میں رکھو صدا

ادا کوڑی کوڑی جو یہ نہ کرے رہے بند چاہے سڑے یا مرے

پھر اس نے کہا میرا آسمانی باپ کرے گا اسی طور کا انصاف

اگر تم نہ بخشو گے اوروں کے قرض نہ بخشے گا باپ آسمانی قرض

۹۳ - گلیل سے چلنا راہ کے واقعات

لوقا ۹: ۵۱-۶۲

جب یسوع کی خدمت زمینی کے دن لگے ہونے پورے لیا ان کو گن

تو یروشلم کا ارادہ کیا جہاں اس کے لوگوں نے سب کچھ کیا

گئے اس کے شاگرد بستی میں ایک اور کھانے کے سامان لئے سب ٹھیک

راہ میں سامریوں کے اک گاؤں سے وہ گذرا نہ مانا کسی نے اسے

کہا یہ تو جاتا ہے یروشلم نہ ٹھہرا یہاں بھی ذرا ایک دم

جب یعقوب یوحنا نے یہ یوں سنا خداوند سے آ کے انہوں نے کہا

حکم کر کہ آگ آسمانی گرے اور ان سب کو مارے اور بھسم کرے

دھمکایا یسوع نے اور ان سے کہا یہ بد روح نے اندر تمہارے کہا

نہیں آیا میں ابن آدم جو ہوں ہلاکت کسی کی زمیں پر کروں

بچانے میں آیا ہر اک شخص کو جو لائے ایمان گناہ بخشی ہو

شاگرد یہ سن کے چپ ہو رہے اور ہمراہ ہوئے اس کے آگے چلے

چلے راہ میں آگے ملا اک اور جھکا سامنے اور کہا اس ہی طور

جہاں جاتا تو میں چلوں تیرے ساتھ قبول لو مجھے اور پکڑ میرا ہاتھ

کہا پھر یسوع نے سمجھ لو ذرا لومڑیوں کی مانند بن رہی واسطہ

اور چڑیوں نے اپنے بسیرے کئے نہیں اس میں جا کے وہ آرام ہے

جگہ ابن آدم کی کوئی نہیں جہاں اپنے سر کو وہ رکھے کہیں

سنا جب یہ اس نے چلا وہ گیا یسوع کے پیچھے چلا نہ گیا

یسوع نے پھر دیکھا کہ اک اور ہے جو آتا ہے پیچھے اور کہتا ہے یہ

دے رخصت مجھے کہ جاؤں میں گھر
گھرانوں کے اپنے میں لے لوں خبر
مرے باپ دادا مرے جو ابھی
دفن کرکے آؤں میں ان کو سبھی
مُردوں کو مُردے کریں گے دفن
تو آ میرے پیچھے جو اچھا ہے فن
سنا جب یہ اس نے رنجیدہ ہوا
چلا وہ گیا اور نہ پیچھا کیا
پھر اک اور آیا اور کہنے لگا
دے فرصت مجھے آزماؤں ذرا
اک بیلوں کی جوڑی خریدی ہے آج
کہ کھیتی کریں اور سبھی کام کاج
یسوع نے کہا ہل پر رکھے جو ہاتھ
نہیں دیکھتا پیچھے چلتا ہے ساتھ
تو آ بادشاہت کی خبریں سنا
ہو تو ساتھ میرے کرے یہ صدا
ہوا مردہ خاطر اور واپس گیا
نہ تھا بادشاہی کے لائق ہوا

۹۴- یروشلم میں خیموں کی عید پر۔ یوحنا ۷: ۱-۵۳

یسوع سمریا میں پھرتا رہا
اور لوگوں نے آکر پھر اس سے کہا
اب یروشلم میں ہے خیموں کی عید
بتا تو یہودوں کو اپنا مرید
اپنے کے کاموں کو جو یاں کیا
وہاں بھی یہ سب کام کرکے دکھا
کہ شہرت تری ہو ہر اک چار سو
وہ دیکھیں کرشمہ تو ہوں روبرو
کہیں طعنے دے کر یہ باتیں سبھی
نہ لائے تھے ایماں اس پر ابھی
یسوع نے کہا وقت میرا نہیں
ابھی نا ہی آیا کہ جاؤں وہیں
وقت ہے تمہارا تم لاؤ یقین
وگرنہ غلام ہو گئے شیطان لعین
عداوت نہ دنیا تمہاری کرے
بُرے کام کرتے وہ جیسے کرے
عداوت تو مجھ سے ہے کہ سچ کہوں
اور اس کے سبب سے مصیبت سہوں
تم اب عید جاؤ اور کرلو خوشی
جو دنیا ہے کرتی کرو تم ابھی

وہ یہ کہہ کے شہروں میں پھرتا رہا
جب وقت آگیا تو پھر وہ گیا
بھائی بند اس کے روانہ ہوئے
تو وہ ان کے پیچھے وہاں کو چلے
یہودی جو تھے مارنے کو اسے
لگے ڈھونڈنے کہ پکڑ لیں اسے
مگر عام لوگوں میں تکرار تھی
برا ہے کہ اچھا یسوع ناصری
کوئی کہتا گمراہ یہ کرتا ہمیں
کوئی کہتا اچھا بناتا ہمیں
مگر ڈر کے مارے وہ سب چپ رہے
کہ کاہن فریسی تھے دشمن بنے
جب عید آدھی گذری وہ ظاہر ہوا
اور تعلیم لوگوں کو دینے لگا
یہودی تعجب میں الجھے ذرا
علم اس کو خطبوں کا کیسے ہوا
یسوع نے کہا علم میرا نہیں
یہ اس کا ہے جس نے ہے بھیجا ہمیں
جو مرضی خدا کی چلے گا کوئی
وہ جانے گا یہ ہے میرے باپ کی
بزرگی نہ چاہتا میں اپنی یہاں
ہو اس کی بزرگی یہاں اور وہاں
مجھے جس نے بھیجا وہ سچا خدا
بزرگی ہو اس کی صدا برملا
کوئی برائی اور ناراستی
نہ پائی کسی نے اسی میں کوئی
موسیٰ کی شریعت میں لکھا صفا
کہ حق تعالیٰ سب کا ہے سچا خدا
ولیکن تم شریعت پر چلتے نہیں
نہ بھید الٰہی کو سمجھو نہیں
لوگوں نے سن کر پھر اس سے کہا
تو بس میں دیو کے جو تم پر چڑھا
بتا کون تیرے ہے پیچھے پڑا
قتل تیرے کرنے کے درپے ہوا
یسوع نے ان سے پھر یہی کہا
کہ کاموں کو اپنے جو میں نے کیا
بھلے تھے خدا کے کرشمہ بھی تھے
تو کیوں تم نے ان پر ہی غصہ کیا
سنو حکم ختنہ جو موسیٰ سے تھا
صحت روز کرتے رہے تم صدا
مگر دن سبت کے جو میں نے کیا
مریضوں کو بہروں کو دیدی شفا

تو کیوں کڑکڑاے اور سمجھے برا
پھر بعضے انہی میں سے یہی کہیں
یہ ظاہر میں پھرتا اور کرتا کلام
کیا شاگرد اس کے بڑے ہو چلے
وہ سمجھے حقیقت میں یہ ہے مسیح
پر بعضے ہیں منکر اور کہتے صریح
مسیحا جب آئے گا روئے زمیں
تب یسوع نے سن کے یہ ان سے کہا
مگر بھیجنے والا میرا خدا
میں ہی جانتا کہ وہ میرا ہے باپ
یہ سن کر وہ غصے سے ایسے بھرے
کہ یہ تو خدا کے برابر ہوا
مگر وقت اس کا نہ پورا ہوا
بحث ان کی آپس میں ہونے لگی
بہت لائے ایمان اس پر وہاں
جو ایمان لائے وہ کہنے لگے
فریسی اور سرداروں نے یہ سنا
اور یہ بھی سنا کہ وہ کہتا کھلا
مرے باپ نے یاں ہے بھیجا مجھے
میں تھوڑے دنوں تک رہونگا یہاں
وہ آپس میں یوں بات کرنے لگے

قتل میرے کرنے کا دعویٰ کیا
کہ یہ وہ نہیں قتل جس کو کریں
بھلے کام کرتا صبح سے تا شام
فریسی جو سردار ہیکل بنے
کام اس کے اچھے کلام ہیں فصیح
نبی یہ نہیں ہے نہ یہ ہے مسیح
نہیں پھیلا جانے گا اس کا کہیں
تم کہتے ہو معلوم ہے اسکا پتا
ہے سچا نہیں جانتے برملا
کروں کام اس کے نہ میں خود ہی آپ
کہ پکڑیں اسے مار ڈالیں اسے
قتل کرنا کافر کا ظاہر ہوا
نکل ہاتھ ان کے سے باہر ہوا
کوئی کہتا کافر کوئی سمجھے نبی
بہت جانی دشمن بنے تھے وہاں
کہ کون ایسے معجزے یہاں پر کرے
تو بھیجا پیادوں کو پکڑیں اس جا
میں جاتا ہوں اس جا نہ پاؤ پتا
راستہ جہاں کا تمہیں نہ سوجھے
گر ڈھونڈو نہ پاؤ گے مجھ کو یہاں
ایسا کرشمہ وہ کیسے کرے

گر یونانیوں کے ملک میں چھپ
یہ کیسے وہ انہونی باتیں کرے
دن آخری عید کا جب ہوا
پکارا بڑے زور سے لوگوں کو
جو پانی میں دیتا ہوں اُس سے صلا
کہی بات اس نے یہی روح پاک کی
کہ جو لوگ ایمان اس پر کریں
یہ سن بات اس کی ہوئے اک زباں
فریسی ہوئے اس کے منکر سبھی
وہ نکلے گا بیت الحم سے صریح
بحث کی بہت اور جھگڑے ہوئے
پیادے سپاہی جو بھیجے گئے
تو پوچھا کہ کیوں اسکو پکڑا نہیں
کئے معجزے اس نے ایسے بڑے
دھمکایا پھٹکارا انہیں پھر کہا
نہ ہیکل کے سرداروں میں سے کوئی
کہ جو لوگ شریعت سے واقف نہیں
نقودیمس جو واں تھا بیٹھا ہوا
جو پہلے دنوں میں گیا رات کو
تم ہو جانتے کہ کسی شخص کو
کہ جب تک سنے نہ کہ کیا کیا کیا

ہم پکڑیں وہاں اور لیں گے ڈھنگا
جو ڈھونڈو بھی تو نہ پاؤ مجھے
یسوع نے یہ ہیکل میں آ کر کہا
اگر کوئی پیاسا ہو مجھ سے پیو
زندہ پانی کے چشمے بہیں برملا
جو نازل ہوا نہ تھا ابھی
وہ پائیں اسی کو شراکت کریں
کہ یہی نبی ہے مسیح زماں
مسیحا گلیل نہ ہوگا کبھی
جو داؤد کا شہر ہے صاف صحیح
مسیحا وہاں سے نکل چل پڑے
کہ پکڑیں مسیح کو وہ واپس ہوئے
کہا کہ نبی ایسا دیکھا نہیں
کہ چھوٹے بڑے سبھی اس سے ڈرے
ہو گئے تم شاگرد اس کے کیا
چلا اس کے پیچھے ہم کہتے صحیح
وہ دھوکے میں آگے گرتے نہیں
اور سردار اعظم گنا جاتا تھا
اور یسوع سے لوگ پھر اک بات کو
نہ شریعت بتاتی سزاوار ہو
نہ مجرم کیا پر وہ یقینی بچا

کیا تو بھی گلیلی کے پیچھے چلا
سمجھ لے نبی واں نہ کوئی بنا

مگر وہ دلوں میں سب پھیکے بنے
اور گھر اپنے اپنے روانہ ہوئے

۹۵- ایک زناکار عورت اور یسوع کا فتویٰ یوحنا ۸: ۱-۱۱

یسوع بیت عنیا سے واپس ہوا
اور ہیکل میں تعلیم دینے لگا

بہت لوگ سننے جمع ہو گئے
فریسی فقیہی وال آ گئے

وہ لائے ایک عورت کو پکڑے وہاں
زنا میں جو ہر دم گزارا کرے

اے استاد اس پر اب فتویٰ تو دے
جو موسیٰ کی شریعت میں صاف ہی لکھے

کہ ایسے کو سنگسار تم سب کرو
اور یوں اس کی جان و جسم مار دو

یہ نالش تو تھی بر در پردہ میں
مسیحا کی یوں آزمائش کریں

یسوع سن کے یہ جھک گیا بر زمیں
اور انگلی سے کچھ لکھنے لگا وہیں

سوال اس سے کئی بار پوچھا گیا
کھڑا ہو کر یسوع نے پھر یہ کہا

اگر بے گناہ ہو کرو سنگسار
اور شریعت کو پورا کرو اسی بار

وہ پھر جھک گیا اور زمیں پر لکھا
تب لوگوں نے آپس میں چرچا کیا

کسی نے نہ پتھر اٹھائے وہاں
کہ عورت کو اس دم میں کر دیں فنا

وہ چپ چاپ ہو کے تبھی چل پڑے
سبھی جو جمع تھے وہ چھوٹے بڑے

جب یسوع نے دیکھا کوئی نہ رہا
تو عورت سے فوراً یہی کہہ دیا

وہ نالش جو کرتے تھے ہیں اب کہاں
نہیں دیکھتا ہوں میں ان کو یہاں

تو بولی وہ عورت چلے سب گئے
نہ پتھر اٹھائے کہ ماریں تجھے

یسوع نے کہا جا سلامت تو گھر
گناہ ایسے ہرگز کبھی تو نہ کر

۹۶- نور اور حقیقی آزادی پر گفتگو یوحنا ۸: ۱۲-۵۹

پھر یسوع نے لوگوں سے یہ کہہ دیا
نور جہاں میں ہوں سب نے سنا

میرے ہی پیچھے چلے جو ابھی
وہ تاریکی میں نہ چلے گا کبھی

وہ پائے گا مجھ سے نور زندگی
ہمیشہ کرے گا خدا بندگی

سنا جب یہ لوگوں نے اس سے کہا
تو اپنی گواہی ہے دیتا صدا

نہیں سچ ہے تو جو یہ کہتا یہاں
گواہی کسی اور کی لا یہاں

گواہی جو دی اپنی میں نے یہاں
ہیں سچ کہتا جانے ہے سارا جہاں

میں آیا کہاں سے میں ہی جانتا
نہ تم جانتے نہ کوئی مانتا

تمہارے حکم سب زمینی ہوئے
مرے حکم سچ آسماں سے ہوئے

گواہی مری یہ اکیلی نہیں
مرے باپ آسمانی نے دی

تمہاری شریعت میں لکھا ہے یہ
کہ دو کی گواہی برحق سچ ہے

ہم بھی تو دو ہیں گواہی جو دیں
میں اور مرا باپ سچ ہی کہیں

انہوں نے کہا باپ تیرا کہاں
نہ وہ آسماں پر کبھی ہو وہاں

یسوع نے کہا تم نہیں جانتے
نہ مجھ کو نہ باپ آسمانی مرے

اگر جانتے ہوتے مجھ کو ذرا
تو پھر جانتے اس کو تم برملا

یہ سب باتیں ہیکل کے اندر ہوئیں
نہ پکڑا کسی نے اسی کو وہیں

نہ جانے کا اس کا تھا آیا وقت
کھلا پھرتا یسوع واں ہر جہت

پھر یسوع نے دوہرا کے ان سے کہا
میں جاتا ہوں اس جا نہ پاؤ جگہ

تم ڈھونڈو گے مجھ کو نہ پاؤ کبھی
مرو گے گناہوں میں سب نے سبھی

انہوں نے کہا جائے گا وہ کہاں
کیا مارے گا خود کو نہ پہنچیں جہاں

یسوع نے کہا تم زمینی یہاں
رہے ہو تم اس جہاں کے صدا
گر ایمان لاتے تم مجھ پر نہیں
انہوں نے پھر پوچھا تو ہے کون ہے
یسوع نے کہا کہا بار بار
مجھے جس نے بھیجا وہ سچا خدا
وہ پھر بھی نہ سمجھے کہ کہتا ہے کیا

چڑھاؤ گے اونچے پر جب تم مجھے
میں یہ باتیں خود آپ کہتا نہیں
وہ رہتا ہمیشہ میرے ساتھ ہے
جو سب کام میرے اسی سے ہوئے
تو لوگوں نے جب یہ سب باتیں سنی
پھر ایمانداروں کو اس نے کہا
تو قائم رہو ان پر اب سے صدا
پھر آزاد تم کو سچائی کرے
جواباً انہوں نے پھر اس سے کہا
غلامی کسی کی کری نہ کبھی
یسوع نے کہا تب ہر اک خاص و عام
غلام ہمیشہ نہ رہتا کہیں
بیٹا ہی آزادی تم سب کو دے
میں ہوں جانتا نسل کس کی تم ہو

میں اوپر رہوں گا برے آسماں
میں ہوں اُس جہاں کا سنو بر ملا
نہ مرتے گنہ ہوں میں اپنے نہیں
کہو بات سچی اور یہ سچ بہت
تم سنتے نہیں کہ نہ ہو ہو نہار
نہیں تم نے مانا رہے ہو گمراہ
الجھن میں پڑے رشتہ جب یہ سنا
تو سمجھو گے تب یہ سب رشتے مرے

وہ باپ آسمانی ہی کہتا ہیں
اکیلا نہ چھوڑا یہ سچ بات ہے
وہ خوش رہتا مجھ سے کہ ایسے کیے

بہت لائے ایمان اس پر وہیں
یقیں میری باتوں پر جو کر لیا
نشاں سچے شاگرد کا یہ ہوا
کہ بندے خدا کے تم اب بن گئے
نسل ابراہیم کی رہیں گے سدا!
تو پھر کیسے آزادی ہم کو ملی
گناہ جو کرے گا وہ ہوگا غلام
پر بیٹا ہے وارث اور ہے گھر نشیں
تو سچی آزادی خدا سے ملے
منصوبے برے قتل مجھ کو کرو

میرا کلام تم میں بستا نہیں
میں نے تو باتیں کریں باپ کی
تمہارے ارادے اور باتیں سبھی

ہمارا صرف باپ ابرام ہے
مسیح نے کہا گر تم اس سے ہوئے
پر تم تو قتل مجھ کو کرنے چلے
انہوں نے کہا پھر خدا باپ ہے
اگر ایسا ہوتا کہ جانو خدا
کہ بیٹا ہے نکلا خدا باپ سے
نہ سنتے سمجھے مری بات کو
تم شیطان سے ہو جو تمہارا ہے باپ
ارادے تمہارے اسی سے ہوئے
سچائی پہ قائم کبھی نہ رہا
گناہ جھوٹ سب اس سے جاری ہوئے
اسی سے جو سب سچ میں نے کہا
گناہ کون تم مجھ پر ثابت کرو
خدا کی طرف سے گر ہوتے کبھی
جو سنتا خدا کی وہ اس کا ہوا
یہودیوں نے پھر یہ اس سے کہا
دیو تیرے اندر اک ایسا بسا
خدا تیرے اندر کبھی نہ ہوا

وہ سچا ہے پر تم تو جھوٹے ہیں
جو پاس اس کے آئیں وہ تم نے سنیں
نکلے تمہارے بڑے باپ سے

ہماری یہ ساری نسل اس کی ہے
تو کام کی مانند نہیں ہیں کیے
یہ کام ایسے اس نے کبھی نہ کیے
نہ کرتے کوئی کام ہم آپ سے
تو بیٹے پر اس کے تم ہوتے فدا
نہ آتا زمیں پر وہ ہی آپ سے
تم ہرگز کبھی بھی نہیں اس سے ہو
ازل سے جو کرتا رہا سارے پاپ
اور خونی زناکار تم سب بنے
وہ قاتل اور جھوٹے کا جھوٹا رہا
اور سب آدمی اسی سے آری ہوئے
نہ جانا تھا تم نے نہ مانا اسے
کہ جس کے سبب سے مجھے مار دو
ایمان مجھ پر تم لاتے سبھی
ہے جس نے تمہیں سب کو پیدا کیا
تو ہے ساری ہم نے سچ کہہ دیا
کہ باتیں اسی کی ہی کرتا صدا
نہ باپ آسمانی جو اندر بسا

اسی کو بے عزت تم کرتے ہو اب
فنا تم سب ہو گے اسی کے سبب

میں اپنی بڑائی نہیں ڈھونڈتا
خدا کی ہو عزت بزرگی صدا

میں سچ تم سے کہتا ہوں اک بات اور
جو میرے کلاموں پر کرتا ہے غور

مرے گا نہیں زندگی پائیگا
اور روزِ حشر ہی اجر پائے گا

یہودیوں نے سن کر یہ پھر کہدیا
سراسر بُرا دیو تجھ پر چڑھا

مرے انبیا سب اور ابرام بھی
تو پھر کیسے کہتا نہ مرتا کوئی

اثر تیری باتوں کا اتنا نہیں
عمل جو کرے وہ مرے نہ کہیں

کیا تو بڑا باپ ابرام سے
جو مر مر گیا اور تو نہ مرے

بڑے سے بڑا انبیا مر گیا
سمجھتا کیا اپنے کو اب بتا

بزرگی کے دعوے کبھی نہ کئے
مرا باپ مری بزرگی کرے

تم اس کو نہیں جانتے تھے کبھی
پر میں جانتا ہوں صریح اور صحیح

اگر میں کہوں میں نہیں جانتا
تو مانند تمہارے میں جھوٹا بنا

میں سب جانتا ہوں اسی کے کلام
کہ جس کے سبب سے ہیں میرے کام

ابرام جو تھا تمہارا ہی باپ
چاہا اس نے دیکھے مرے کام آپ

انہوں نے ہنسی میں پھر اس سے کہا
بتا ہم کو تیری عمر ہے کیا

نہ پچاس برسوں کا تو ہوا
اسے دیکھنے کا ہی دعویٰ کیا

یسوعؔ نے پھر سچ سچ یہی کہہ دیا
میں تھا اس سے پہلے وہ پیدا نہ تھا

پھر غصہ میں آکر یہ پتھر اٹھائے
ختم اس کو کریں مار ڈالیں اسے

پر یسوعؔ بیچ اُن کے سے گم ہو گیا
نہ پکڑا کسی نے نکل وہ گیا

۹۷- جنم کے اندھے کو شفا دینا

یوحنا ۹: ۱-۴۱

پھر اک دن جب یسوعؔ شہر میں پھرا
جنم کا اک اندھا تھا بیٹھا ہوا

شاگردوں نے پوچھا گناہ اسکا تھا
کہ ماں باپ کا جو یہ اندھا ہوا

یسوعؔ نے کہا یہ گناہ سے نہیں
پر ظاہر ہو قدرت خدا کی یہیں

ضروری یہ تھا جب تلک میں رہوں
خدا کے بڑے کام ظاہر کروں

ختم جب ہوا دن تو رات آ گئی
کوئی کام اس میں پھر ہوتے نہیں

میں جب تک جہاں میں ہوں نورِ جہاں
کروں کام زندہ خدا کے یہاں

تھوکا زمیں پر جب یہ کہہ دیا
اور مٹی گوندھا اور آگے بڑھا

پکڑ ہاتھ اس کے کھڑا کر دیا
اور مٹی کو آنکھوں پر اس کے ملا

سلوآم کے حوض پر اب تو جا
اور آنکھوں کو پانی سے واں دھلا

حکم اس کا مانا اور فوراً گیا
دھلایا جو آنکھوں کو بینا ہوا

خوشی سے اچھل کر وہ واپس پھرا
سبھوں نے یہ دیکھا بڑا ماجرا

لگے پوچھنے کیا وہ اندھا نہیں
جو بھیک مانگتا تھا ہر دن یہیں

بعضوں نے کہا ہے یہی ہے وہی
اور بعضوں نے کہا دوسرا آدمی

تو ہے کون پوچھا بتا دے ہمیں
کہ سن کر کہانی کریں تب یقیں

جب اس شخص نے سب بتایا یہاں
تو پھر بھی نہ مانا ہے سب حیران

کہا اک مرد تھا بنام یسوعؔ
جسے لوگ جانے ہر اک چار سو

مٹی پھر لیپی مری آنکھوں پر
کہا جا تو حوض سلوآم پر

دھو ڈالو آنکھیں غسل بھی کرو
جو میں نے کیا سب تو بینا ہوا

انہوں نے کہا چل بتا وہ کہاں
کہ پوچھیں بھی اس سے ترا یہ بیاں

کہا جب نہ جانوں وہ ہے کس جگہ
پکڑ کر فریسیوں کے گھر لے گئے

انہوں نے بلایا پھر ماں باپ کو
کہ پوچھیں انہی سے ان حالات کو

یہ واقعہ ہوا تھا بروز سبت
رسم تھی کرے کام نہ اس وقت

فریسیوں نے اپنا فتوے دیا
کہ یسوع نہ ہو سکتا مرد خدا

یہ روز سبت کام کرتا ہے سب
نہ بندا خدا کا وہ ہو سکتا تب

انہوں نے سوال اس سے پھر یہ کیا
کہ بارے میں اس کے تو کہتا ہے کیا

صفائی سے اس نے یہ بھی کہہ دیا
کہ یسوع مسیح ہے نبی اک بڑا

تو غصے میں آئے ڈرایا اُسے
لگے بات کرنے وہ ماں باپ سے

کیا یہ تمہارا ہی بیٹا ہوا
جو اندھا تھا پر اب وہ بینا ہوا

یہ بیٹا ہمارا پر ہم کیا کہیں
عمر کا رسیدہ خود پوچھا کریں

فریسیوں سے واں بہت وہ ڈریں
عبادت گاہوں سے نہ خارج کریں

کہ فیصل کیا تھا انہوں نے سبھی
کہے گا اسی کو کہ ہے یہ مسیح

خارج وہ فوراً کیا جائے گا
ہمارا ہوا ہے صریح فیصلہ

پھر اس مرد کو بلایا وہیں
کہا کر بزرگی خدا کی یہیں

کہ یسوع تو بے شک گنہگار ہے
سبت کو ہے توڑا سزادار ہے

نہیں جانتا کہ ہے کیسا ہے وہ
پر ہوں جانتا میں اس بات کو

کہ پیدا تو اندھا ہوا تھا صریح
پر اب دیکھتا ہوں صاف و صحیح

پھر اس سے پوچھا گیا تھا کیا
جب کھولیں تھیں آنکھیں تو اب سچ بتا

کہا میں نے تم سے کئی بار بار
وہ سن کے بھی کرتے نہیں اعتبار

سناؤں اگر تم کو پھر اپنی بات
پیچھے چلو گے تم سب ایک ساتھ

ملامت کی اس کی تو شاگرد ہے
ہم شاگرد موسیٰ وہ سردار ہے

موسیٰ خدا سے تھا کرتا کلام
نہیں جانتے ہم یسوع کے کام

تعجب سے اس نے پھر یہ کہہ دیا
کہ وہ جس نے بخشی مجھے یہ شفا

نبی وہ تو ہے اور مرد خدا
اندھے جنم کی دیں آنکھیں کھلا

سنا نہ کسی نے یہ گندے زماں
ظاہر ہوا جو یہ معجزہ یہاں

گنہگار کوئی نہ ایسے کرے
جو مرد خدا اور یسوع کرے

خدا سنتا ہے راست کاروں کی بات
اور یسوع بھی چلتا خدا ہی کے ساتھ

یہ سن کر وہ غصے سے سب بھر گئے
ملامت خجالت بھی کرنے لگے

کہا لعنتی تو گنہگار ہے
ہوا پیدا اندھا تو مردود ہے

سکھاتا ہے ہم کو؟ سنو فیصلہ
تو خارج ہے باہر نکل سر بلا

وہ جونہی کہ ہیکل سے باہر ہوا
وہیں اس کو یسوع مسیح مل گیا

کہا اس کو ایمان لا تو ابھی
بیٹے خدا پر اور گھبرا نہیں

وہ ہے کون مجھ کو بتا دو ذرا
کہ ایمان اس پر میں رکھوں صدا

بتایا یسوع نے کہ میں ہوں وہی
جسے دیکھتا تو یہاں ہی صریح

اسی وقت پھر اس نے سجدہ کیا
میں ایمان لاتا ہوں یہ کہہ دیا

میں دنیا میں آیا خدا باپ سے
عدالت سبھوں کی یہاں وہ کرے

کہ اندھے جو تھے لگے دیکھنے
اور جو دیکھتے تھے وہ نابینا بنے

فریسی جو اس وقت وہاں تھے کھڑے
کہا کیا ہمیں سب بھی اندھے ہوئے

گر اندھے تم ہوتے یہاں یا کہیں
گنہگار تب تم بھی ہوتے نہیں

پر اب دیکھتے ہو گنہگار ہو
کہ سچ تم نے دیکھا نہ مانا اسکو

۹۸ - اچھا گڑریا

یوحنا ۱۰: ۱-۲۱

پھر ہیکل میں آکر یسوع نے کہا　　سنو میری باتیں میں سچ کہہ رہا
میں بھیڑ خانے کا دروازہ ہوں　　جو داخل ہوا اندر اسی سے ہوں
اگر پھاند کے کوئی داخل ہوا　　وہ چور اور بٹمار ہے مانا گیا
پر جو دروازے سے داخل ہوا　　وہ بھیڑوں کا یار اور مددگار ہوا
بلاتا ہے نام لیکے بھیڑوں کو پاس　　تو جاتی ہیں پیچھے اور رکھتی ہیں آس
وہ چلتا ہے آگے یہ پیچھے ہولیں　　آواز اس کی پہچانتی ہر کہیں
وہ بیگانے کے پیچھے نہ جاتی کبھی　　آواز اس کی سن بھاگ جاتی سبھی
یسوع نے مثال لائے یہ ان سے کہا　　پر سمجھے نہ وہ گو کہ تھیں سب صفا
پھر یسوع نے کہا کہ دروازہ ہوں　　جو پہلے آئے وہ بیگانے کہوں
وہ داخل ہوئے تاکہ چوری کریں　　پر بھیڑیں نہ ان کی کبھی بھی سنیں
جو داخل ہو مجھ سے نجات پائیگا　　اور آمد کو اپنی وارث پائیگا
چور تو آتا ہے کہ چوری کرے　　اور بھیڑوں کو مارے ہلاک بھی کرے
میں آیا ہوں تاکہ پائیں زندگی　　نہ ہرگز اٹھائیں وہ شرمندگی
میں جان اپنی بھیڑوں پر کرتا نثار　　مزدور بھاگ جاتا اور کرتا ہے زار
وہ جب بھیڑیا آتے دیکھے کہیں　　فرار ہو کے چھپ جاتا وہیں
بھیڑیا بھیڑوں کو ہے پھاڑ ڈالتا　　پراگندہ بھی کرتا اور مار ڈالتا
پر مزدور بھاگا کہ مالک نہیں　　بھیڑوں کی فکر اس کو ہرگز نہیں
میں گڑریا ہوں اچھا اور جان اپنی دوں　　اور بھیڑوں کی خاطر مصیبت سہوں
میرا باپ سب کچھ یہی جانتا　　اسی لئے وہ ہے مجھے مانتا

میں چونکہ جان اپنی قربان کروں　　آواز سبحان اللہ میں ہی سنوں
میری کئی بھیڑیں اور ہیں جو یہاں نہیں　　ضروری ہے کہ ہر سو ان کو جمع کروں
تب ایک ہی گڑریا اور گلہ بھی ایک　　جمع ہوں گے سب جو کہ ہونگے نیک
مرا باپ مجھ سے محبت کرے　　کہ دیتا ہوں جان اپنی سب کے لئے
کوئی جان میری لے سکتا نہیں　　میں قربان کرتا خود اس کو یہیں
کہ پایا ہے میں نے یہ حکم خدا　　کہ کر دوں میں جان اپنی کو اب فدا
یہودیوں نے جب یہ باتیں سنیں　　پڑے اختلافی میں ہر جا کہیں
کسی نے کہا اس پر دیو ہے چڑھا　　کسی نے کہا یہ نبی ہے بڑا
کسی نے کہا نہ سنو اس کی بات　　کہ یہ تو سڑی ہے اور دیو اسکے ساتھ
اوروں نے کہا نہ کوئی کرے　　اچنبھے کرشمے جو یسوع کرے
اس نے اندھے جنم کو ہے بینا کیا　　جہاں میں کسی نے نہ ایسا کیا

۹۹ - یسوع گلیل کو گیا اور بہتوں کو چنگا کر کے یہودیہ میں واپس آیا

متی ۱۹: ۱ اور ۲　　مرقس ۱۰: ۱　　لوقا ۹: ۵۱

یسوع گلیل آیا دورہ کیا　　مریضوں بیماروں کو چنگا کیا
کام اتنے کئے گر سبھی لکھے جائیں　　دنیا کتابیں سما نہ سکیں
انجیل یوحنا کی آخر آیت　　میں لکھا ہے یہ سب پڑھو ہر جہت
یہ دورہ تھا آخر جو اس نے کیا　　پھر واپس یہودہ کی سرحد گیا

۱۰۰ - ستر شاگردوں کا بھیجا جانا - لوقا ۱۰: ۱-۲۴

شاگرد ستر پھر اور چن لئے　　اور شہروں اور گاؤں میں بھیجے گئے

منادی جہاں اسی نے خود بھی کری
دو دو کو بھیجا یہ کرنے کو کام
کہا فصل دیکھو ہے بہت بڑی
کارندے ہیں تھوڑے دعا یہ کرو
مالک فصل کا خدا باپ ہے
تم بھیڑوں کی مانند جاؤ وہاں
نہ ڈرنا انہی سے گر حملہ کریں
نہ بٹوے نہ جھولی نہ لو جوتیاں
نہ راہ میں ان باتوں کا چرچا کرو
بھیجو سلام اپنا مالک کے پاس
خدا کا ہو بندہ بلائے تمہیں
رہو تم وہاں اور کرو اپنا کام
کہ مزدور حق رکھتا مزدوری کا
مریضوں کو وہاں تم شفا بخش دو
اگر نہ قبولیں شہر میں تمہیں
آگاہ کرو کھو دیا موقعہ کو
سدوم و عموراکی حالت جو تھی
کرازین افسوس تجھ پر بڑا
جو تھوڑے بہت میں نے معجزے کئے
گر معجز زیادہ اور دیتا شفا
تو توبہ وہ کرتے اور خاک اوڑھتے

کہ ایمان ان کا رہے سب صحیح
دی قدرت الٰہی کہ کریں یہ کام
کرو کام اس میں تم چوبیس گھڑی
بہت کرنے آئیں اسی کام کو
کارندے بھیجے گا خود آپ سے
کہ چاروں طرف بھیڑیئے ہیں جہاں
قوتِ روح پاک دیتا تمہیں
فکر تم نہ کرنا ملیں سب وہاں
جب گھر میں کسی کے تم پہنچاؤ
رکھو ہمیشہ خداوند کی آس
سب کھانے پینے کی چیزیں ملیں
خدا باپ کا ہے یہ سب انتظام
یہ دستور مانا گیا ہر جگہ
خدا بادشاہی منادی کرو
بڑھو تم آگے وہ رہیں خاک میں
خدا بادشاہی نہ نزدیک ہو
سزا ان کا کم ہو مریں یہ سبھی
اور بیت صیدا پہ افسوس چڑھا
بر ایمان نہ لائے یونہی مر گئے
جیسے شہر میں تھا ہے تم نے کیا
ہر لوگ اس شہر کے کیا چھوٹے بڑے

نہ موقع کو دیکھا اکڑ کے رہے
اے کفرنحوم جو چڑھا آسمان
اور جو لوگ فرد سے تمہارے سنیں
حقارت تمہاری گر ہو وے کہیں
حقارت ہماری تمہاری نہیں
پھر اتنے میں ستر شاگرد آ گئے
جو شش و خوشی سے انہوں نے کہا
مریضوں بیماروں کو دی ہے شفا
یسوع نے کہا تم نہیں جانتے
وہ بجلی کی مانند تم پر گرا
پر حملے اسی کے رہے سب فضول
تم سانپ اور بچھو کو روندے چلو
تم شیطان کی طاقت کو اب توڑ دو
خوشی نہ کرو روحیں تابع ہوئیں
لکھے نام سب کے برے آسمان
ہوا دل میں خوش وہ یہ کہہ کے دیکھا
خدا بادشاہی کے بھیدوں کو سب
مگر کھولا ان کو ان شاگردوں پر
سب کچھ دیا سونپ تو نے مجھے
کہ بیٹا تو ہی ہے اور تو جانتا
وہی تجھ کو جانیں جو مانے تجھے

نزا سخت پائیں جلیں آگ سے
گرے گا تو دوزخ میں پھر اس زمان
وہ ایسے ہیں جیسے کہ میری سنیں
وہ ایسی ہے جیسی کہ میری نہیں
میرے باپ کی ہے یہاں اور وہیں
منادی کو کرنے جو بھیجے گئے تھے
بہت بشارت کا کام ہی کیا
بھوتوں پریتوں کو دفع کیا
کہ شیطان نے حملے بڑے تھے کئے
کہ مارے وہ تم کو اور کر دے فنا
کہ قوت روح پاک کی تھی نزول
بشارت سناؤ نہ ماندے بنو
اور قدرت خدا کی سے سب چھوڑ دو
ذرا سوچو خوشیاں ہیں کس پر بنی
کہ ابدی خوشی میں رہو گے وہاں
اور شکر خدا کا سنایا وہیں
چھپا رکھے دانائے دنیا سے اب
نظر میں جو تیرے یہ تھا خوب تر
نہ جانا مجھے نہ ہی جانا تجھے
اور بیٹا تجھے خوب ہے مانتا
نہیں اور طرح سے وہ سمجھیں تجھے

سنو بات سچی میری اور کبھی
خدا کو نہ دیکھا کسی نے کبھی

چاہا نبی اور داناؤں نے
کہ دیکھیں تجھے اور جانیں تجھے

نہ پایا انہوں نے تیری ذات کو
کہ عقلوں سے سمجھیں تیری بات کو

مبارک ہو تم کہ یہ دیکھا سبھی
نہ ہو خوش کھلا بھید تم پر ابھی

۱۰۱ - نیک سامری کی تمثیل - لوقا ۱۰: ۲۵-۳۷

پھر عالم شریعت نے آکر کہا
جواب اک سوال ضروری بتا

ابد زندگی کیسے حاصل کروں
بس کیا کیا کروں کہ میں وارث ہوں

یسوع نے کہا یہ حکم ہے صفا
کہ کر تو محبت خدا سے صدا

اور اپنے پڑوسی سے ایسا ہی کر
کہ جیسا کرے آپ کو ویسا کر

حکم یہ شریعت کا وہ جانتا
مگر آزمائش سے پوچھا کہا

پوچھا پڑوسی میرا کون ہے
بتا دے تو مجھ کو کہ وہ کون ہے

یسوع نے پھر اس کو مثالاً کہا
کہ یروشلم سے مرد اک چلا

کہ جائے یریحو کو لوگوں کے پاس
کرے کام اپنا جو تھا اک خاص

راہ میں وہ چوروں سے گھرا گیا
جنہوں نے لوٹا اس کو گھائل کیا

وہ راہ کے کنارے تھا ماندہ پڑا
جو کاہن نے دیکھا پر کچھ نہ کیا

پھر لاوی بھی گذرا اور دیکھا اسے
پر پرواہ نہ کی کچھ اور چھوڑا اسے

اتنے میں اک سامری آ گیا
ترس کھایا اس پر رحم سے بھرا

زخموں کو باندھا اٹھایا اسے
اور گھوڑے پہ اپنے بٹھایا اسے

شہر میں پہنچ کر مکان لے گیا
اور مالک مکان کو یہ اس نے کہا

خبر اس کی رکھنا یہ دینار لیا
خرچ ہو زیادہ وہ بھی دونگا میں

پھر یسوع نے عالم سے فوراً کہا
کون تینوں میں اسکا پڑوسی ہوا

کہا پڑوسی تو سامری تھا
نہ ہی کاہن ہوا نہ ہی لاوی بنا

کہا جا ہمیشہ تو ایسا ہی کر
پائے روز محشر میں اس کا اجر

۱۰۲ - یسوع کا اصول دعا بتانا - لوقا ۱۱: ۱-۱۳

دفعہ اک یسوع تھا دعا مانگتا
ختم جب کیا اک نے یہ کہا

اے استاد دعا مانگنا بھی سکھا
کہ جیسے یوحنا نے بھی کیا

یسوع نے ان کو سکھایا دعا یہی
کہو یہ کہ جب ہو دعائیں کہیں

اے باپ ہمارے جو آسمان پر ہے
ترا نام ہو پاک ہی ہر جگہے

تری بادشاہت آئے بر زمیں
اور مرضی بھی پوری تری ہو یہیں

کہ جیسا وہ ہوتی بر آسماں
وہ ویسے ہی ہوتی رہے ہر زماں

دے روٹی ضروری جو ہوتی ہے آج
کہ ہم سب زمیں پر کریں کام کاج

ہمارے گناہوں کو تو بخش دے
قرض دار اپنے جو بخشے گئے

برائی سے ہم کو بچا تو صدا
نہ کر آزمائش پر اس سے بچا

تری بادشاہت بھی جاری رہے
جلال اور قدرت ہیں تو ہے بنے

دعا کو سمجھایا پھر تمثیل سے
کہ اک شخص گیا گھر اک ہمسائے کے

کہا دوست آیا پر میں کیا کروں
نہیں کھانا کچھ بھی کہ میں اسکو دوں

دے دو تین روٹی ادھار مجھے
کھلاؤں پلاؤں سدھار دوں اسے

تو اندر سے ہمسائے نے یہ کہا
وقت رات ہے اور میں سو پڑا

مرے ساتھ بچے بچھونے میں ہیں
نہیں مدد ہو سکتی تیری یہاں

مگر گڑگڑایا کہا بار بار
دیو کچھ بھی کھانا مرا تو ہے یار

مجبوراً اٹھا گڑگڑانے سبب
دیا تھوڑا کھانا کہ سو جائے وہ اب
پھر یسوع نے کہا کہ گر تم بڑے
ہو کرتے مدد جبکہ موقع پڑے
تو کتنا زیادہ خدا نہ کرے
دعاؤں کو بندوں کی پورا کرے
مانگو خدا سے دیا جائے گا
جو ڈھونڈو تو کچھ وہ بھی پا جائے گا
دروازہ کھٹکاؤ گر تم کہیں
کھلیگا تمہارے لئے وہ یہیں
بڑھایا کلام اپنا یسوع نے یوں
بتاؤں سمجھاؤں میں کیا کیا کہوں
ہے کون باپ ایسے جو بیٹے کو دے
اگر روٹی مانگے تو پتھر کو دے
اگر مچھلی کو مانگے تو سانپ اسکو دے
مثالیں تم ایسی سبھی جانتے
برے ہو کر بچوں سے اچھا کیے
بھروسہ خدا پر پھر کیوں نہ کیا
بہت دیگا زیادہ خدا باپ ہے
روح القدس بھی جو اس پاس ہے

۳۳۔ یہودیوں اور فریسیوں سے کشمکش اور سوال و جواب لوقا ۱۱: ۱۴۔۵۴

لائے پاس اس کے مرد دیو زدہ
کہ کر دے وہ چنگا اسے اس ہی جاہ
شفا بخشی یسوع نے اس مرد کو
نکالا باہر دیو مردود کو
تعجب سے دیکھا اور کہنے لگے
کہ کرتا ہے سب کچھ مدد دیو سے
کہ دیووں کے سردار بعل زبل
کہ ذریعے سے مشکلوں کو کرتا ہے حل
جو یسوع نے جانا تو کہنے لگا
سنو بات اک اور سمجھو ذرا
حکومت جہاں جھگڑے آپس میں ہوں
نہیں قائم رہتی پر برباد ہوں
گھروں میں بھی جب اختلاف ہو گیا
نہیں ساتھ رہتے پر ہو ویں جدا
گر شیطان شیطان کا دشمن بنے
وہ دونوں کے دونوں گڑھے میں گرے
نہ رہتے تم قائم نہ میں رہ سکوں
اگر کام اپنے میں ایسے کروں

میں نام خدا سے یہ کرتا ہوں کام
سنو اے فریسیو سب خاص و عام
خدا بادشاہی بھی آئی ہے پاس
سمجھ لو اور رکھو اسی پر تم آس
یہ تم جانتے ہو کہ مالک مکان
حفاظت کرے مال کی ہر زماں
کہ گر چور آئیں جو ہوں زبردست
وہ لوٹیں گے چیزوں کو ہر جہت
تو مضبوط مالک بھی ہو کر رہے
کہ مال و متاع اور سب کچھ بچے
جو ہے ساتھ میرے مخالف نہیں
حفاظت کرے گا یہاں ہر کہیں
جمع مال کرتا جو میرے ہی ساتھ
وہ جھوٹا نہیں پر کرے سچی بات
جو ناپاک روح آدمی سے چلے
وہ سوکھے مکانوں کو ڈھونڈا کرے
اگر پائے خالی وہ ایسی جگہ
تو بدروحیں لاکر بسی اس جگہ
وہ کرتی وہاں پر وہ سب کو ہلاک
ڈرے نہ کسی سے وہ ہے بیباک
نہیں ہوں میں قبضہ میں بدروح کے
تمہیں اس کے پھندے میں بالکل پھنسے
تمہاری جو حالت بھی پہلے کی تھی
دو گنی وہ بدتر ابھی ہو گئی
قبولی نہ باتیں مجھے رد کیا
اور شیطان کے بندے بنے سر بدا
بڑی بھیڑ بھر واں جمع ہو گئی
سنی بات اس کی جو کہتا نبی
کہا آدمی ہیں برے سب کے سب
میری باتیں سن کر نہ جاتے ہیں اب
وہ نینواہ کے لوگوں سے بدتر ہوئے
کہ وہ سن کے یونا کی توبہ کرے
یہاں ایک یونا سے بڑھ کر ہوا
نصیحت سے اس کی اثر نہ ہوا
سنو ایک سچی کہانی میری
کہ دکھن کی ملکہ ملک سے چلی
سلیمان کی شہرت سے قائل ہوئی
یہ چھوڑ اپنا ملک اس کی ملکہ بنی
یہاں ایک سلیمان سے برتر ہوا
نہ مانا انہیں پر یاں بلوا لیا
عدالت حشر میں خدا جب کرے
گنہگار یہ سب تو ثابت ہوئے
کوئی نہ چھپاتا یہ جلتا دیا
نہ پیمانے کے نیچے اسے رکھ دیا

پر اونچے پر رکھتے ہیں جلتے دیے
باتیں مری ہیں اک مانند چراغ
ہو رکھتے تم آنکھیں اور دیکھا کیا
بدن میں جو ہے آنکھ اس کا دیا
نہ ہو یہ خراب اب تم ہو ہوشیار
اگر روشنی اس کی بند ہو گئی تو
اندھیرے میں چل کر تو گر جائے گا
میں نورِ جہاں ہوں چلو میرے ساتھ
جب تعلیم یسوع تھا دے رہا
مرے گھر چلو کھانا کھاؤ وہاں
یسوع گیا اور کھانے لگا
کہ نہایا نہیں ہاتھ دھوئے نہیں
یسوع جو تھا جانتا سب خیال
تم برتن کو باہر سے دھوتے ہی ہو
باہر سے تم صاف اور ستھرے رہے
خدا نے جب تم کو تھا پیدا کیا
ریاکار بدکار تم بن گئے ہو
دولت جمع کی خیراتوں میں دو
پر افسوس تم پر فریسی جو ہو
پر لوٹا غریبوں یتیموں کا مال
نہ انصاف کرتے نہ کرتے پیار

کہ سب چیزوں کو واں وہ روشن کرے
چھپی باتوں کا وہ ہی دیتی سراغ
پر اندھے کے اندھے رہے تم صدا
جو روشن ہے کرتی بدن کے اعضاء
کہ روشنی میں چل کر رہو ہوشیار
کہ تاریکی چھائے پیچھے گرد بڑی
اسی ماندگی میں تو مر جائے گا
ورنہ ہلاک ہو گے سن تو یہ بات
فریسی نے آکر یہ اس سے کہا
بہت دیر تک تم رہے ہو یہاں
فریسی نے دیکھا تعجب کیا
اسی طور سے کھانا کھایا یہیں
بتایا اسی کو اسی کا ہی حال
پر اندر غلیظ اور گندہ رکھو
برائی اور چوری سے دل ہیں بھرے
جسم اور دلوں کو تھا رکھا صفا
ظاہر میں اچھے دلوں میں برے
تاکہ خدا کے لئے پاک ہو
دہیکی پودینے اور زیرے کی دو
بنے تم امیر اور رہے وہ کنگال
تم چور اور رہزن بنے ہو مکار

صد افسوس افسوس تم پر پڑے
عبادت گاہوں میں تم بن ٹھن کے جاؤ
غریب اور غربا کو دھتکار دو
تم مانند اونچی قبر کے ہوئے
جب لعنت ملامت کو یوں سن لیا
کہا تیری باتیں ہیں بے جا اور سخت
افسوس یسوع نے زیادہ کیا
بڑے بوجھ لادو تم اوروں کے سر
نبیوں کی قبریں بناتے بڑی
قاتل باپ دادے تمہارے بھی تھے
نبیوں کو وہ تو قتل کر گئے
پر دیکھو خدا کی یہ حکمت ذرا
وہ تھا جانتا تم ستاؤ انہیں
کلام خدا تھا سنایا گیا
یہ سب خون نبیوں کی جتنی ہوئی
ہابل کے خون سے زکریا کی بھی
دلوں میں نہ سمجھو کہ ٹل جائے گی
تم عارف بنے بیٹھے سمجھا سبھی
ہلاکت میں جاؤ گے روزِ حشر
فریسی فقیہی پھر ایسے تھے
سوال شریعت سے ایسے کئے
مگر کچھ نہ کر پائے یسوع کے ساتھ

باہر سے سفید پوش اندر سڑے
اونچی جگہوں میں تم بیٹھ جاؤ
جنہیں سے تمہاری امارت بھی ہو
جو باہر سے اچھی پر اندر سڑے
اک استادِ شریعت کا کھڑا ہو گیا
خراب اور نرے سب بچے اس وقت
کہ وہ دل کے سخت اور بے حیا
نہیں چھوتے انگلی سے نہ تم مگر
قتل جن کو پہلے کیا تھا صریح
جن کے نمونے پر تم بھی چلے
قبر جن کی اب تک بناتے رہے
نبی اور رسولوں کو بھیجا کیا
پر یوں ہی کیا تا گواہی بنے
جو تم نے سنا پر وہ رد کر دیا
طلب ذمہ داری تمہیں سے ہوگی
ذمہ داری طلب ہوگی تم سے سبھی
سزا جو کہ واجب ہے تم پر ہوئی
خدا کے نہ بھیدوں کو جانا کبھی
خدا سے بچے گا نہ کوئی بشر
کہ گھیرا یسوع کو اور اس پر گرے
کہ گر بے شرع ہو تو پکڑیں اسے
خدائے شریعت کا تھا اس پر ہاتھ

۱۰۴- یسوع مریم اور مارتھا اور لعزر کے گھر لوقا ۱۰: ۳۸-۴۲

پھر یسوع وہاں سے بیت عنیا گیا ـ کہ ستائے گھر میں جو لعزر کا تھا
بہن اس کی مریم رہی یسوع ساتھ ـ سنے اس کی تعلیم اور اس کی بات
بہن دوسری کرتی تھی گھر کے کام ـ یسوع پاس آکر کہا یہ کلام
خداوند کیا تجھ کو پرواہ نہیں ـ کہ مریم مدد میری کرتی نہیں
یسوع نے کہا تو ہے فکرمند ـ تو کرتی ہے خدمت اور ہے دردمند
پر مریم نے اک بات ایسی چنی ـ جو اس سے نہ ہرگز بھی جائیگی
فکر چیزوں کی نہ زیادہ کرو ـ پر روحانی باتوں میں تم خوش رہو

۱۰۵- یسوع یردن کی وادی میں یوحنا ۱۰: ۴۰-۴۲

یسوع وہاں سے روانہ ہوا ـ اور یردن کی وادی میں جا رہا
یہ تھی وہ جگہ جاں بپتسمہ ہوا ـ یہاں آکے دھن میں خدا کی رہا
شاگرد بھی اس کے ساتھی رہے ـ اور روحانی باتوں کو سوچا کئے
یوحنا اصطباغی گو تھا مر مٹا ـ اسی کی گواہی کا چرچا گیا

۱۰۶- بھیڑ کا جمع ہونا اور یسوع کا تعلیم کو جاری رکھنا

پہلی تعلیم سچا شاگرد کون ہے لوقا ۱۴: ۲۵-۳۳

لگے ڈھونڈنے کہ وہ ہے کہاں ـ ادھر اور ادھر ہر جگہ ہر زماں
سنا جب کہ یردن کنارے گیا ـ چلے اس طرف اور اسے پا لیا
جو یسوع نے دیکھا یہ کہنے لگا ـ سنو میری باتیں یہاں برملا

وہ جو چاہے پیچھے ہی میرے چلے ـ اور شاگرد میرا ہی ہو کر رہے
تو پہلے وہ اپنی خودی چھوڑ دے ـ پھر ماں باپ گھر بار بھی چھوڑ دے
بھائی، بہن، بچوں کو چھوڑ دے ـ چلے پیچھے شاگرد سچا بنے
صلیب اپنی جو کہ اٹھاتا نہیں ـ شاگرد میرا نہ بنتا کہیں
مثال اک سنو تا کہ سمجھو سبھی ـ بنائے عمارت کوئی آدمی
حساب عمارت ضروری کرے ـ ورنہ کچھ نہ بنے چاہے کتنا کرے
اگر بے حسابی سے نیو ڈال دی ـ نہ ہوئی ختم تو ہنسی سب نے کی
کہا اس مرد نے نہ کیا حساب ـ کہ کیا خرچ ہوگا بنا وہ خراب
اسی طرح میرے نہ پیچھے چلو ـ کہ کیا کچھ ہے کرنا جو شاگرد ہو
اگر شاہ کوئی بھی لڑائی کو چھیڑے ـ نہ سوچے کہ دشمن ہیں اس سے بڑے
سپاہی تو میرے طرف دس ہزار ـ پر ہیں ساتھ اسکے ہوئے بیس ہزار
تو ہرگز کرے گا نہ حملہ کبھی ـ وہ ہے جانتا مار کھائے بڑی
وہ پیغام بھیجے صلح جھٹ کرے ـ تا ویسا رہے جیسا پہلے رہے
ارادہ نہ شاگردی کوئی کرے ـ رہو ایسے ویسے بھلے یا برے

۱۰۷- دوسری تعلیم - بھٹکی ہوئی بھیڑ لوقا ۱۵: ۱-۷

بہت لوگ آئے یسوع کے پاس ـ گنہگار بھی جن کی تھی اس پر آس
محصول لینے والے بھی شامل ہوئے ـ یسوع ان سے ملتا اور حامل ہوئے
فریسی فقیہی نے طعنے دیئے ـ کہ یہ تو ہے ملتا گنہگاروں سے
تو یسوع نے بھیڑوں کی تمثیل دی ـ کہ سمجھیں وہ مطلب میری چال کی
کہ سو بھیڑیں رکھتا تھا اک آدمی ـ اور پالا اور پوسا سبھی کو وہیں

۱۰۴ - یسوع مریم اور مارتھا اور لعزر کے گھر لوقا ۱۰: ۳۸-۴۲

پھر یسوع وہاں سے بیت عنیا گیا — کہ ستائے گھر میں جو لعزر کا تھا
بہن اس کی مریم رہی یسوع ساتھ — سنے اس کی تعلیم اور اس کی بات
بہن دوسری کرتی تھی گھر کے کام — یسوع پاس آکر کیا یہ کلام
خداوند کیا تجھ کو پرواہ نہیں — کہ مریم مدد میری کرتی نہیں
یسوع نے کہا تو ہے فکرمند — تو کرتی ہے خدمت اور ہے دردمند
پر مریم نے اک بات ایسی چنی — جو اس سے نہ ہرگز چھینی جائیگی
فکر چیزوں کی نہ زیادہ کرو — پر روحانی باتوں میں تم خوش رہو

۱۰۵ - یسوع یردن کی وادی میں یوحنا ۱۰: ۴۰-۴۲

یسوع وہاں سے روانہ ہوا — اور یردن کی وادی میں جا رہا
یہ تھی وہ جگہ جاں بپتسمہ ہوا — یہاں آکے دھن میں خدا کی رہا
شاگرد بھی اس کے ساتھی رہے — اور روحانی باتوں کو سوچا کئے
یوحنا اصطباغی گو تھا مر مٹا — اسی کی گواہی کا چرچا گیا

۱۰۶ - بھیڑ کا جمع ہونا اور یسوع کا تعلیم کو جاری رکھنا

پہلی تعلیم سچا شاگرد کون ہے — لوقا ۱۴: ۲۵-۳۳

لگے ڈھونڈنے کہ وہ ہے کہاں — ادھر اور ادھر ہر جگہ ہر زماں
سنا جب کہ یردن کنارے گیا — چلے اس طرف اور اسے پا لیا
جو یسوع نے دیکھا یہ کہنے لگا — سنو میری باتیں یہاں برملا

وہ جو چاہے پیچھے ہی میرے چلے — اور شاگرد میرا ہی ہو کر رہے
تو پہلے وہ اپنی خودی چھوڑ دے — پھر ماں باپ گھر بار بھی چھوڑ دے
بھائی بہن بچوں کو چھوڑ دے — چلے پیچھے شاگرد سچا بنے
صلیب اپنی جو کہ اٹھاتا نہیں — شاگرد میرا نہ بنتا کہیں
مثال اک سنو تاکہ سمجھو سبھی — بنائے عمارت کوئی آدمی
حساب عمارت ضروری کرے — ورنہ کچھ نہ بنے چاہے کتنا کرے
اگر بے حسابی سے نیو ڈال دی — نہ ہوئی ختم تو ہنسی سب نے کی
کہا اس مرد نے نہ کیا حساب — کہ کیا خرچ ہوگا بنا وہ خراب
اسی طرح میرے نہ پیچھے چلو — کہ کیا کچھ ہے کرنا جو شاگرد ہو
اگر شاہ کوئی بھی لڑائی پہ چڑھے — نہ سوچے کہ دشمن ہیں اس سے بڑے
سپاہی تو میرے طرف دس ہزار — پر ہیں ساتھ اسکے ہوئے بیس ہزار
تو ہرگز کرے گا نہ حملہ کبھی — وہ ہے جانتا مار کھائے بڑی
وہ پیغام بھیجے صلح جھٹ کرے — تا ویسا رہے جیسا پہلے رہے
ارادہ نہ شاگردی کوئی کرے — رہو ایسے ویسے بھلے یا برے

۱۰۷ - دوسری تعلیم - بھٹکی ہوئی بھیڑ لوقا ۱۵: ۱-۷

بہت لوگ آئے یسوع کے پاس — گنہگار بھی جن کی تھی اس پہ آس
محصول لینے والے بھی شامل ہوئے — یسوع ان سے ملتا اور حامل ہوئے
فریسی فقیہی نے طعنے دیئے — کہ یہ تو ہے ملتا گنہگاروں سے
تو یسوع نے بھیڑوں کی تمثیل دی — کہ سمجھیں وہ مطلب میری چال کی
کہ سو بھیڑیں رکھتا تھا اک آدمی — اور پالا اوسے نو سا سبھی کو دیں

اک بھیڑ ان میں سے گم ہو گئی   فوراً تلاش اس کی ہونے لگی
اتھا مالک اسکا کہ ڈھونڈے اسے   گر پائے تو گلے میں شامل کرے
پا کر اس بھیڑی کو گود لیا   گھر لا کے لوگوں کو جمع کیا
خوشی منائی اور ضیافت بھی دی   کہ کھوئی ہوئی بھیڑ پھر مل گئی.
یسوع نے کہا کہ آسمان میں بھی   خوشی ہوئی جب اک نے توبہ کری
نوے اور نو جو وہاں راستباز   خوش ہوتے بچا اک اور گنہگار

۱۰۸ - تیسری تعلیم - ایک کھوئے ہوئے درہم کی مثال لوقا ۱۵: ۸-۱۰

تھے دس درہم پاس اک بیوہ کے   گرا ایک جان اس کے لالے پڑے
جلایا چراغ اور جھاڑا سب گھر   کہ پائے وہ کھویا درہم سر بسر
صبر نہ کیا کونہ کونہ ڈھونڈا   تو آخر میں کھویا درہم پا لیا
خوشی کی بہت اور دل میں کہا   یہ نو سے زیادہ پیارا بنا
یسوع نے کہا دیکھو دنیا میں بھی   کھوئے ہوؤں کی قدر بڑھ گئی

۱۰۹ - چوتھی تعلیم مصرف بیٹے کی تمثیل لوقا ۱۵: ۱۱-۳۲

پھر یسوع نے اک اور تمثیل سے   سمجھایا اسی بات کو کھول کے
دو بیٹے تھے اک گھر میں اک شخص کے   چھوٹے نے کہا کہ وہ مال کو بانٹ دے
مرا حصہ جو ہے وہ دیدو مجھے   سفر دور کرنے کا مجھ کو سوجھے
دیا باپ نے بانٹ سب اپنا مال   پھر چھوٹے سے پوچھا بتاؤ سب حال
بتایا نہیں کچھ چلا وہ گیا   ملک دور جا کر بسیرا کیا
بہت اس کے ساتھی گئے اسکے ساتھ   جو دولت کو دیکھا بہت اسکے ہاتھ

شرابی کبابی وہ سب ہو گئے   بری عادتوں میں وہ سب پھنس گئے
اڑایا وہ سب مال اس بے طرح   نہ سوچا یہ چالیں ہوئیں کس طرح
ختم جبکہ دولت اس کی ہوئی   نکل بھاگے ساتھی رہا نہ کوئی
پڑا اس ملک میں بڑا ایک کال   نہ کھانا ملا کچھ ہوا وہ بدحال
سور جو کہ کھیتوں میں کھاتے چریں   لگا کھانے وہ بھی بمشکل ملیں
تو ہوش آئی اسکو کہ گھر کو چلیں   جہاں کھانے پینے کی چیزیں سب ملیں
میں باپ کے پاؤں پر جا کر گروں   خطاؤں سے اپنی میں توبہ کروں
کہوں گا نہ لائق کہ بیٹا بنوں   قبولو مجھے کہ میں چاکر سا ہوں
یہ کہہ کر چلا گھر کا رستہ لیا   اور اپنے شہر میں پہنچ گیا
ابھی دور تھا باپ نے دیکھ لیا   پکڑا اسی کو گلے سے لگا
وہ لڑکا چلایا اور رو کر کہا   گنہگار تیرا خدا کا ہوا
کہا باپ نے نوکروں سے وہاں   لاؤ اچھی پوشاک انگوٹھی یہاں
نہلاؤ دھلاؤ پہناؤ اسے   یہ تھا کھو گیا پر اب مجھ کو ملا
اتنے میں بھائی بڑا آ گیا   اور شور اور غل سن کے اسنے کہا
اے باپ تو نے یہ کیا کر دیا   رہا ساتھ تیرے نہ ایسا کیا
یہ بدبخت بھائی اڑائے سب مال   لیا تو نے اس طور سے لے سنبھال
کہا بیٹا سب کچھ اب تیرا ہوا   تیرا بھائی مردہ تھا زندہ ہوا
خوش ہوتا خدا باپ برے آسماں   جو توبہ گناہ سے کرے اس جہاں

۱۱۰ - پانچویں تعلیم - امیر آدمی اور غریب لعزر کی کہانی لوقا ۱۶: ۱۹-۳۱

یسوع نے تعلیم دی دو جہاں   یہاں کیا گذرتا اور بر آسماں

کہا دیکھو اک آدمی تھا امیر
بڑی شان کرتا بنا بیٹھا پیر

سرخ رنگ کے کپڑے وہ پہنے ہوئے
یوں عیش و عشرت کو ظاہر کرے

غریب آدمی لعزر نامے بھی تھا
جو ڈیوڑھی پہ اس کے تھا آ بیٹھتا

بیماری سے اپنی وہ لاچار تھا
گھسٹ کر وہ آتا کہ نہ چل سکا

یہ تھی آرزو کہ پیٹ اپنا بھرے
ان ٹکڑوں سے میزوں سے جو گر پڑے

واں کتے بھی آتے زخم چاٹتے
یوں دن زندگی کے گذرتے رہے

غریب اور امیر آدمی جب مرے
وہ ہادیس روحوں کے عالم گئے

یہ عالم دو حصوں میں رکھا گیا
اک آرام جگہ اک تکلیف کا

غریب پہنچا فردوس جہاں آرام تھا
امیر مر کے عذاب میں پڑ گیا

جو آنکھیں اٹھائیں تو لعزر دکھا
تو رو رو کے کہنے لگا اے خدا

تو لعزر کو بھیج ٹھنڈا پانی پیئے
تڑپتا میں یاں آ کے آرام دے

کہا اس سے جب تو رہا بر زمیں
ترے پاس اس جا بہت چیزیں تھیں

ترے گھر کی ڈیوڑھی پر لعزر رہا
پر تو نے کبھی کچھ نہ اس کو دیا

خدا چیزیں دیتا کہ تم بانٹ دو
یتیموں غریبوں کا پالن کرو

نہ تم نے کیا اب اجر مل رہا
بھروگے تم ایسا کہ جیسا کیا

علاوہ بریں ایک تھا اتھاہ گڑھا
ان دونوں جگہ بیچ رکھا گیا

نہ کوئی وہاں سے یہاں آ سکے
نہ کوئی یہاں سے وہاں جا سکے

کہا پانچ بھائی مرے اور ہیں
بھیجو کسی کو کہ آگاہ کریں

اور حکم الہٰی کو وہ جان لیں
اور ایسے ہی عذاب میں نہ پڑیں

کہا ان کے پاس ہے کلام خدا
جسے ماننے کو خدا نے کہا

کہا مردوں میں سے تو بھیج ان کے پاس
تو تب وہ سنیں گے یہ ہے میری آس

بتایا جب نبیوں کو بھی نہ سنا
کسی کی نہ مانیں گے جو کچھ کہا

۱۱۱۔ یسوع کا بیت عنیا کو واپس آنا اور مردہ لعزر کو زندہ کرنا یوحنا ۱۱: ۱-۴۶

یسوع جب تعلیم واں دے چکا
ارادہ بیت عنیا کا پھر کر لیا

جہاں دوست لعزر کا گھر تھا بنا
اور مریم و مرتھا کے ساتھ رہتا تھا

مریم نے اک وقت پاؤں پکڑے
آنسو سے دھو کر عطر سے ملے

لعزر بیماری سے لاچار ہوا
تو بہنوں نے یسوع کو کہلا بھیجا

جسے پیار کرتا وہ بیمار ہے
تو جلدی سے آ کہ لب مرگ ہے

دو تین دن تک وہاں نہ گیا
جلال اس سے ظاہر ہو گا باپ کا

قدرت خدا کی اور بیٹے کی بھی
دیکھیں اور ایمان لائیں سبھی

لعزر مرا اور دفن کر دیا
مرد کو اک بھیجا اور یہ کہہ دیا

اے استاد مگر جلد آتا یہاں
نہ مرتا یہ بھائی پر اب وہ کہاں

پر یسوع آہستہ چلا ان کے پاس
کہ دیکھے وہ رکھتے ہیں کتنا بسواس

سنا مارتھا نے کہ آتا ہے وہ
اٹھی جا ملی راہ میں اسی کو

رو رو کے سب کچھ بتایا وہیں
کہ اب کچھ نہ بن سکتا اس جا نہیں

کہا مارتھا رکھو پکا ایماں
قیامت میں ہوں زندگی بھی یہاں

یہ کہنے سے پہلے بحث اک ہوئی
جب شاگردوں نے یہ آگاہی بھی دی

تو پھر کیوں یہودہ میں ہے جا رہا
وہاں تو فریسی نے ایکا کیا

کہ پکڑیں تجھے اور جان سے مار دیں
اور یوں کام تیرا ختم بھی کر دیں

یسوع نے کہا سنو میری بات
یہ سب کچھ خدا باپ کے ہی ہے ہاتھ

جب تک دن ہے سب ہوتے ہیں کام
تاریکی میں یہ نہ ہو سکتے کام

میں نور جہاں ہوں اور کرتا یہ کام
چلو حوصلہ کر کے مرے اب ساتھ
لعزر مرا دوست سویا پڑا
اگر سوتا پڑا ہے وہ اٹھ جائے گا
تب یسوع نے ان سے صاف کہہ دیا
اس موقع سے خوش ہوں تمہارے لئے
تھوما دیدمس نے تب سب سے کہا
یسوع نے راہ چلتے معلوم کیا
یہودی بہت آئے مریم کے گھر
سنا جبکہ یسوع چلا آ رہا
پر مریم تو گھر ہی میں بیٹھی رہی
بہن مارتھا تھی یسوع کے ساتھ
دہرایا پھر لعزر کے مرنے کا حال
جو یسوع نے دیکھا ترس کھا گیا
خداوند میں یہ جانتی صریح
رکھ ایمان مجھ میں چلو اس جگہ
کہا مارتھا نے میں جاتی ہوں گھر
وہ لے ساتھ مریم کو واپس گئی
مریم جب پہنچی تو سجدہ کیا
نہ مرتا یہ بھائی کبھی نہ یہیں
یسوع جو غمگین تھا رو دیا

اور جب تک یہاں ہوں وہ ہوئے تمام
ایمان میں ہو کے پکڑ اس کا ہاتھ
میں جا کر جگا کر کروں گا کھڑا
فکر کیوں تو کرتا یہ ہو جائے گا
میں زندہ کروں گا کہ وہ مر گیا
کہ ایمان تمہارا یہ پکا کرے
چلو ساتھ اس کے مریں اس جگہ
ہوئے چار دن جبکہ لعزر مرا
کہ ماتم پرستی کریں سر بسر
گئے تھے تا استقبال اس کا کریں
نہ جانا کہ میں کیا کروں اس گھڑی
رہی پوچھتی ہر طرح کی بات
سبب اسی کے بہت تھی بدحال
بھائی تیرا اب بھی جی جائیگا
کہ مردے اٹھیں گے حشر میں سبھی
جہاں مردہ لعزر دبایا گیا
کہ مریم بھی آئے بہر و مُجھے قبر
بڑی بھیڑ لوگوں کی ہمراہ ہوئی
اور رو رو کے اس نے بھی یہ کہہ دیا
کہ کرتا تو چنگا ہے تیرا یقین
کہا چلو اس جا جہاں لعزر پڑا

پہنچ کے وہاں دیکھا پتھر پڑا
کہا تم اٹھا دو یہ پتھر ابھی
تب بول اٹھی مرتھا تو یہ نہ کر
ہوئے چار دن جب یہ دفنا دیا
کہا تو نے مجھ پر یقین نہ کیا
تو لوگوں نے پتھر کو سرکا دیا
شکر خدا باپ اس جا کیا
سنو پھر اور اپنا کرشمہ دکھا
پکارا اے لعزر نکل باہر آ
کفن اس پہ لپٹا سر تھا بندھا
ہوئے لوگ دنگ ایسے حیراں رہے
بہنیں تھیں خوش خوش یسوع بھی تھا

قبر کے منہانے جو رکھا گیا
کہ دیکھوں میں مردے کو صاف صریح
کہ مردہ پڑا ہے سڑا سر بسر
سڑاہٹ کی بدبو میں ہوگا پڑا
کہ دیکھے گی اس سے جلال خدا
اور یسوع قبر کے منہانے ہوا
کہ سنتا رہا ہے تو میری دعا
کہ ایمان رکھیں. تجھ ہی پر صدا
وہ مردہ ہوا زندہ اور اٹھ کھڑا
کہا کھولو ان کو یہ زندہ ہوا
پر ایمان خدا میں وہ پکے بنے
ہر اک شخص حیرت سے واپس ہوا

۱۱۲۔ سردار کاہن فریسی فقیہی کا مشورہ کہ یسوع کو مار ڈالیں لوقا ۱۱: ۴۷-۵۷

یہودی فریسی جمع ہو گئے
کہ یہ یسوع دکھاتا بڑے معجزے
تو ایمان لائیں گے اس قدر
زائد حکومت جو ہم کو ملی
قیافا جو اس وقت سردار تھا
یہ بہتر ہے پکڑیں اور ماریں اسے
کہا اس نے یہ جب نبوت سنی

سردار کاہن بھی کہنے لگے
گر کچھ نہ کریں اب اس کے لئے
کہ رومی بھی ہو جائیں گے بدنظر
وہ لے لیں گے واپس نزاکت سبھی
اٹھا اور وہ یہ بات کہنے لگا
تا قوم اور حکومت ہماری بچے
جو یسوع کی بابت مشہور تھی

کہ جان اپنی یسوع کرے گا فدا ‏ جو سب کے لئے ہو خدا نے کیا
یہودی جو اب تک پراگندہ ہیں ‏ جمع ہو کے اپنی حکومت کریں
سبھوں نے کہا اب ہم ایکا کریں ‏ کہ پکڑیں یسوع کو ابھی مار دیں
سنا جب یہ یسوع نے روانہ ہوا ‏ دور افرائیمی ملک میں گیا
وقت نہ ہوا تھا جان قربان کی ‏ یہ ہونا تھا عید فسح روز کے
فریسی یہودی لگے ڈھونڈنے ‏ نہ پایا اسی کو کہ پکڑیں اسے
مگر اس حکم کو مشتہر کیا ‏ جو دیکھے یسوع کو دے فوراً بتا
کہ پکڑیں اسی کو جان سے مار دیں ‏ پھر آرام و چین سے زندہ رہیں

۱۱۳- یسوع کی خدمت سامریہ کے اطراف میں جہاں افرائیمی ملک تھا لوقا ۱۷: ۱۱-۱۹

یسوع جب پہنچا ملک افرائیم ‏ شروع کر دی اس نے پھر اپنی تعلیم
سمریا کی سرحدوں تک وہ پھرا ‏ جہاں جھنڈ ایک کوڑھیوں کا ملا
انہوں نے پکارا بہت دور سے ‏ رحم کر ہمیں پر شفا بخش دے
ترس کھایا ان پر اور یہ کہہ دیا ‏ جاؤ اور کاہن کو جا کے دکھا
اگر کوئی کوڑھی ہوا صاف پاک ‏ تو کاہن کے فتوے سے ہوگا بیباک
یقین لا کے جلدی وہ سب چل دیئے ‏ دکھا کے وہ کاہن کو ستھرے بنے
لوٹا صرف ایک اور سجدہ کیا ‏ شکر خدا کر کے پیچھے چلا
یسوع نے دیکھا اور پوچھا اسے ‏ کہاں نو گئے کیا نہ چنگے ہوئے

۱۱۴- یسوع کا ملک پیریا میں جانا اور آسمانی بادشاہت کا روحانی مطلب بتانا
لوقا ۱۷: ۲۰-۲۷

سمریا سے چل کر گیا پیریا ‏ جہاں اک فریسی تھا اس کو ملا

پوچھا خدا بادشاہی کا حال ‏ کہاں ہے کب ہے آئیگی کس سال
کہا بادشاہت دنیاوی نہیں ‏ باطن میں انسان کے پیدا ہوئی
نہ ڈھونڈو یہاں یا وہاں اس جگہ ‏ نمودار روح میں وہ ہوتی صدا
اگر دیکھنا چاہتے ہے وہ کہاں ‏ تو آنکھوں کو کھولو وہ ہے درمیاں
فریسی یہ سن کے تو چپ ہو گیا ‏ تب یسوع نے شاگردوں سے یہ کہا
دن آئیں گے خبریں تم جھوٹی سنو ‏ ہماری حکومت چلو دیکھ لو
خدا بادشاہی اسے جان لو ‏ قبولو اسی کو نہ پیچھے ہٹو
خبردار دھوکہ نہ کھا دیں کہیں ‏ جہاں کی حکومت خدا کی نہیں
میں ہوں جانتا کہ تم خواہش میں ہو ‏ کہ دن ابن آدم کے تم دیکھ لو
دن ابن آدم جب آئے یہاں ‏ چمکے گا بجلی نما پر آسماں
وہ روشن بھی کرتی مکاں اور زماں ‏ جسے دیکھ سکتا ہے سارا جہاں
پر اس سے پہلے کہ یہ دن بڑھے ‏ اک کار ضروری خدا بھی کرے
کہ یسوع مسیح جو ہے ابن خدا ‏ کرے اپنی جان کو گناہ پر فدا
زمانے کے لوگوں سے رد ہوئیگا ‏ نوح کے زمانے میں جیسا ہوا
چلے پھرتے کھاتے اور پیتے رہے ‏ بیاہ شادیوں کی خوشی میں رہے
کہ اک دن جب طوفان نوح آ گیا ‏ سبھوں کو اسی میں غرق کر دیا
اسی طور دن ابن آدم ہوا ‏ سبھی لوگ پائیں سزا و جزا
اس دن جو کوٹھوں پر بیٹھے رہیں ‏ نہ اتریں نیچے کہ کچھ کر بھی لیں
جو ہو کھیت میں وہ نہ بھاگے کا گھر ‏ بچالے۔ بیوی نے کیے واں بسر
نہ پیچھے کو دیکھو کہ مر جاؤ گے ‏ سزا لوط بیوی کی تم پاؤ گے
سنو بات میری کہ سچ کہہ دیا ‏ جو اعلیٰ معیار زندگی کا ہوا

جو جان کو بچائیگا کھوئے اسے — مرے گر مری خاطر تب وہ بچے

وہ دن ابن آدم عجیب و غریب — سنو میری باتیں جو دل کے غریب

پلنگ پر جو دو آدمی سوتے ہوں — اک پکڑا جائے دوسرا آزاد ہوں

دو عورت جو چکی کو ہوں پیستی — اک غم میں رہے دوسری در خوشی

دو آدمی جو کہ ہل جوتتے — سزا اک کو جزا دوسرے کو ملے

گنہگار دوزخ میں سزا پائیں گے — نیکوکار بہشت میں جائیں گے

گدھیں تو مردے ہی کھاتی رہیں — پر عقاب ہواؤں میں اڑتی رہیں

سنو سبھی باتیں مثالاً کہیں — رہو پکے ایمان میں ہر کہیں

۱۱۵۔ مستقل مزاج بیوہ کی کہانی (دعا کے بارے میں) لوقا ۱۸: ۱-۸

وہ لوگوں کو تعلیم دیتا رہا — مثالوں سے مطلب بتاتا گیا

بتایا دعا مانگو کس طور سے — قاضی اور بیوہ کی تمثیل سے

کہا جا کے قاضی سے صاف صاف — ابھی میرے جھگڑے کا کر دو انصاف

قاضی نے نہ چاہا کرے فیصلہ — کئی دن تک اس کو رہا ٹالتا

پر بیوہ عدالت میں آتی رہی — اور قاضی کو یوں وہ ستاتی رہی

قاضی تھا بے باک پرواہ نہ کی — نہ ڈرتا خدا سے نہ آدمی

کروں کیا میں دل میں وہ سوچا کیا — ستاتی ہے مجھ کو کروں فیصلہ

تا ایسا نہ ہو کر بہت آنے سے — میرے دماغ کو خالی کر دے

کہا جبکہ انصاف قاضی کرے — تو کتنا زیادہ خدا نہ کرے

دعا مانگو تم بھی سبھی پاؤ گے — جو اس طور مانگے وہی پائیں گے

ڈھونڈو تو تم کو دیا جائے گا — جو دروازہ کھٹکے کھلا پائے گا

فریسی اور گنہگار کی مثال (دعا کے بارے میں) لوقا ۱۸: ۹-۱۴

دعا ہی کی بابت تعلیم اور دی — کہ جانیں حقیقی دعا کونسی

مثال اک بتایا کہ دو شخص تھے — دعا مانگنے کو وہ ہیکل گئے

اک خود غرض فریسی بڑا ریاکار — غریب اور حلیم اک تھا گنہگار

فریسی نے سمجھا میں ہوں راستباز — گنہگار معافی کا تھا خواستگار

فریسی تو اس کی حقارت کرے — وہ رویا اور پیٹا کہ معافی ملے

میں روزہ بھی رکھتا دہیکی بھی دوں — گنہگار نہ جانتا کیا کروں

یسوع نے کہا کہ روز حشر — سزا پائے اک دوسرا اپنا اجر

بڑا جو ہے وہ ہی چھوٹا رہے — حلیم اور دل کے غریب ہوں بڑے

۱۱۶۔ فریسیوں کا یسوع کی آزمائش کرنا کہ اس کو پکڑیں

نکاح اور طلاق کے بارے میں — متی ۱۹: ۳-۱۲ - مرقس ۱۰: ۲-۱۲

فریسیوں نے اس کو چھوڑا نہ تھا — کہ آزاد ہو کر پھرے ہر جگہ

ٹھہرا اسے کہ آزمائش کریں — شریعت کے مسئلوں پہ بحث کریں

یہ پوچھا کہ کیا مرد کو ہے روا — بہانے کسی سے دے بیوی چھوڑا

یسوع نے کہا کیا نہیں جانتے — جو شریعت میں ہے وہ نہیں مانتے

خدا نے تو دونوں کو اک کر دیا — نہ چھوڑے اسی کو حکم کر دیا

کہا پھر کہ موسیٰ نے یہ کیوں کیا — کہ باعث زنا کے یہ ہے روا

یسوع نے ان کو صفا کہہ دیا — کہ باعث سخت دلی کے یہ ہوا

آدم و حوا کو جب پیدا کیا — کہ دونوں کو جوڑا اور اک کر دیا

مرد چھوڑ دیتا ہے ماں باپ کو — صدا تاکہ بیوی کے اک ساتھ ہو
یہ سن کر فریسی سب چپ ہو گئے — دبا کے دم اپنی روانہ ہوئے
اگر اس زمانہ کے نقطہ چیں — متی باب انیس لائیں یہیں
کہ جس میں مسیح نے بھی وہی کہا — جو موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہوا
کہ زنا کے باعث چھوڑے آدمی — جو مرقس کی انجیل کہتی نہیں
تو الجھن میں پڑتے بڑے خاص و عام — نہیں بھید سمجھے خدا کے کلام
متی میں شریعت کی رو سے کہا — جو شریعت کے پابند تھے صدا
پر فضل خدا جو شروع ہی سے تھا — اور یسوع نے اسی کو روا پھر کیا
تو الجھن نہیں جو فضل سے چلے — مرد جو رو اپنی نہ کبھی چھوڑ دے
پڑھو پھر خدا نے شروع سے کہا — اور یسوع نے جس کو روا کر دیا
پیدائش کے ۲: ۲۴ دیکھو ذرا — یہی مرقس ۱۰: ۸ لکھا گیا

۱۱۷ - یسوع کا بچوں کو برکت دینا

متی ۱۹: ۱۳-۱۵
مرقس ۱۰: ۱۳-۱۶

مائیں اپنے بچوں کو لائیں اسکے پاس — کہ چھو کر انہیں برکت دیدے اک خاص
شاگردوں نے ڈانٹا کہ یہ نہ کرو — یسوع کو تکلیف ایسی نہ دو
یسوع ہوا ناخوش ان سے کہا — منع نہ کرو آنے دو اس جگہ
خدا بادشاہی تو ایسوں کی ہے — جو بچوں کی مانند بھولا ہی ہے
کوئی داخل اس میں نہ ہوگا کبھی — جو بچوں کی مانند ہو نہ ابھی

پکڑ بچوں کو گودی میں اپنے لیا
اور رکھ ہاتھ ان پر اور برکت دیا

۱۱۸ - خدا کی بادشاہت اور دولتمند آدمی ۔

متی ۱۹: ۱۶-۲۰
مرقس ۱۰: ۱۷-۳۱
لوقا ۱۸: ۱۸-۳۰

پھر اک شخص آیا جو تھا دولتمند — تھی نیک نیت پر کرتا گھمنڈ
پکارا اور پوچھا اے استاد نیک — حکم الٰہی بتا ایک ایک
کہ جن کو میں جانوں اور پورا کروں — ابد زندگی کا میں وارث بنوں
تو کیوں نیک مجھ کو بتاتے اس جا — نہیں کوئی نیک سوائے خدا
کیا میں بھی وہی ہوں سمجھ لے ذرا — تو برکت خدا سے تو پائے صدا
تو اپنے سوال کا سن لے جواب — احکام شریعت بتاتے ہیں صاف
عمل جو کرے وہ پائے زندگی — بتاتے وہ ہیں سب خدا بندگی
حکم کون سے یہ بتا دو ذرا — بجا لاؤں ان کو میں اب اور صدا
زنا اور چوری قتل نہ کرو — نہ جھوٹی گواہی کسی کو نہ دو
سچے خدا کی عبادت کرو — ماں باپ کی عزت بھی کرتے رہو
محبت پڑوسی سے ایسی کرو — کہ جیسے کہ تم آپ اپنی کرو
کہا ان سبھوں کو میں کرتا رہا — بتا اب کے کیا پھر اب بھی باقی رہا
کہا گر تو کامل ہوا چاہتا — تو جا بیچ دے اپنا مال و متاع
غریبوں محتاجوں کو دیدے اسے — تو آسمان پر تجھ کو بدلہ ملے
سنا جب یہ اس نے سہم ہو گیا — نہ کرنا یہ چاہا روانہ ہوا
یسوع نے شاگردوں سے سچ سچ کہا — کہ آنا امیروں کا مشکل بڑا
وہ دولت کے بندھن میں ایسے پھنسے — کہ بندے خدا کے نہ وہ بن سکے
کہ جیسے کوئی اونٹ گذرا نہیں — سوئی کے ناکے سے یہیں یا کہیں
اسی طور داخلہ امیروں کا بھی — خدا بادشاہی میں نہ ہوگا کبھی

شاگرد سن کے ہوئے پریشان کہا پھر نجات کو پائے گا کون
نہ کوئی بھی بچ سکتا اپنے تئیں سوائے خدا کے یہ ممکن نہیں
تب پطرس نے پوچھا اے خداوند ہمیں دیکھ چھوڑا ہے سب ہم نے تیرے لئے
بتا کیا ملے گا برے آسمان جب جائیں یہاں سے اودھر پہنچیں وہاں
پھر یسوع نے کہا میں سچ سچ کہوں تو پیدا ہو کے جب پہنچو وہاں
جلال ابن آدم کا دیکھو گے واں جو دیکھا کسی نے نہ اس جہان
بارہ تخت پر تم بیٹھو گے سب عدالت کرو بارہ فرقوں کی تب
چھوڑا میری خاطر جب مال و متاع ماں باپ بچوں کو پیچھے کیا
گھر بار جورو سے ہوئے جدا صلیب اپنی لے میرے پیچھے چلا
تو وارث ہو گے ابد زندگی اور ہر دم کرو گے خدا بندگی
جو پہلے بنے تھے وہ پیچھے گرے جو پیچھے کھڑے تھے وہ پہلے بنے

۱۱۹۔ انگورستان میں طرح طرح کے مزدوروں کی تمثیل سے خدا بادشاہت کے طور و طریق کا بتلانا ۔ متی ۲۰: ۱-۱۶

تعلیم بادشاہت کو جاری رکھا نیا پہلو اک اور دکھلا دیا
کیا پیش اس کو اک تمثیل سے انگورستان کے کارندوں سے
بلایا مزدوروں کو اور فیصل ہوا کہ ہر ایک دینار اک پائیگا
لگے کام کرنے وہاں باغ میں مقرر مزدوری کو حاصل کریں
مالک نے دیکھا کہ کام ہے بہت گیا لوگ بے کار دیکھے ہر جہت
بلایا اگر کام کرتے ہو اب حقی مزدوری تم پاؤ گے سب
گو دن آدھا گذرا کیا کام کو کہ پائیں گے کچھ ہم سبھی شام کو
ڈھلے دن وہ مالک تھا بازار میں بیکار دیکھے بلایا انہیں

چلو تم بھی چاہا اگر کام کو میں دوں گا تمہیں جو مناسب بھی ہو
سر شام سب کو مزدوری دیدی پچھلوں نے پایا اک دینار ہی
جو پہلے تھے آئے یہ دل میں کہا دینار زیادہ ہمیں ملے گا
پر ان کو بھی دینار اک جب ملا کہا یہ تو بے انصافی ہم سے کیا
کہ پچھلوں نے تھا کام تھوڑا کیا پر ان کو برابر ہمارے کیا
کی دن بھر کی محنت گرمی سہی برابر کی مزدوری کیوں اُنکو دی
مالک نے کہا یہ بے انصافی نہیں مزدوری مقرر ایک دینار تھی
دیا تم کو وہ جو کہ فیصل ہوا چلا جا گھر اپنے روانہ تم ہو
برابر اجر ہوگا روز حشر فضل سب پر اک سا ہوگا سر بسر
ابد زندگی سب وہاں پائیں گے بادشاہت خدا کی میں جب جائینگے
جو پچھلے تھے پہلوں کے ساتھ ہونگے جو پہلے تھے پچھلوں کے سنگ ہونگے

۱۲۰۔ خداوند کا تیسری دفعہ اپنی فدا کار موت کی اور زندہ ہونے کا بتانا ۔

متی ۲۰: ۱۷-۱۹
مرقس ۱۰: ۳۲-۳۴
یوحنا ۱۰: ۱۷-۱۸
لوقا ۱۸: ۳۳-۳۴

یسوع نے جانا نزدیک ہے زماں کہ جان اپنی کر دوں فدا میں قرباں
کہا چلو سب اب یروشلم کو کہ ابن آدم گرفتار ہو
سردار کاہن پکڑوائیں وہاں موت کا فتوے دے مار ڈالیں جہاں
مگر میرا مرنا فدا کار ہے گناہوں کی خاطر سروکار ہے
میں خود جان اپنی ہوں کرتا قربان گو ظاہر میں دشمن یہ کرتے زیاں
کوئی جان میری لے سکتا نہیں حکم خدا سے ہوا یہ صریح
مگر تیسرے دن میں جی اٹھوں گا اور بند قبر موت میں توڑونگا

یہ ہوں گے گواہی مرے فدیئے کے
جہاں کے گناہوں کی معافی بھی دے

۱۲۱۔ یعقوب اور یوحنا کی بے جا درخواست

متی ۲۰: ۲۰-۲۸
مرقس ۱۰: ۳۵-۴۵

پھر یعقوب یوحنا نے آکے کہا
اگر کچھ ہم مانگیں تو دے دیویگا

یسوع نے کہا تم مانگتے ہو کیا
بتاؤ مجھے تب میں دونگا بتا

کہا انہوں نے تو یہ بخش دے
کہ جب بادشاہت جلالی آئے

تو بیٹھیں ترے دہنے بائیں بھی ہم
تمہارتبہ وعزت ملے اسی دم

یسوع نے کہا سنو میری بات
کیا تم کروگے جو ہو میرے ساتھ

پیالا جو میں پیتا کیا پی سکو گے
بپتسمہ جو میں پاتا کیا پا سکو گے

انہوں نے کہا ہم کریں گے سبھی
جسے کرنے کو تو تیار ہے ابھی

یسوع نے کہا ٹھیک کہتے ہو تم
اور پاؤ گے یہ سب ستم اور ظلم

مگر بائیں دہنے بٹھانا وہاں
میرا کام نہیں تم تو سن لو یہاں

ایسے بیٹھنے کو وہ ہیں صدا
چنے جو گئے ہیں باکلام خدا

دسوں نے سنا جب خفا ہو گئے
یعقوب اور یوحنا کی درخواست سے

تب بارہ شاگردوں کو جمع کیا
اور تعلیم ان کو بھی دینے لگا

کرو مت جو کرتے ہیں سب دنیادار
دبا کر کے چھوٹوں کو بنتے سردار

بڑے بن کے اوروں پر کرتے ظلم
تم ہرگز نہ کرنا یہ ایسے ستم

بڑا بننا چاہتے تو سن لو ابھی
خادم بنو خدمت کرلو ابھی

سردار وہ ہے جو باردار ہے
کلام خدا یہی کہتا بھی ہے

دیکھو مجھ کو جو ابن آدم ہوا
نہ کہ سردار ہو بلکہ خادم بنا

وہ جان اپنی دیتا ہے سب کے لئے
کفارہ گناہوں کا سب کے لئے

۱۲۲۔ یسوع کا ایک اندھے برتمائی کو بینا کرنا

متی ۲۰: ۲۹-۳۴
مرقس ۱۰: ۴۶-۵۲
لوقا ۱۸: ۳۵-۴۳

یسوع جب یریحو شہر کو گیا
تو راہ میں اک اندھے کو دیکھا کیا

سنا شور لوگوں کا اس نے وہاں
پوچھا کون ہے جو کہ جاتا یہاں

کہا جا رہا ہے یسوع ناصری
مسیحا جہاں کا ہے صاف صریح

یہ سن کر اٹھا اور چلا کر کہا
مجھ اندھے پر رحم کردو ذرا

لوگوں نے ڈانٹا تو چپ ہو یہاں
سفر میں وہ جاتا ہے فرصت کہاں

ہوا نہ وہ چپ شور زیادہ کیا
اور یسوع نے یہ شور و غل سن لیا

بلایا اس اندھے کو اس سے کہا
تو کیا چاہتا ہے کروں میں کیا

بینائی کو بخش دے تو ابھی
کہ دیکھوں میں آنکھوں سے سب کو ابھی

جو ایمان دیکھا کہ پکا ہوا
کہا اٹھ اور چل کہ تو بینا ہوا

کی تعریف اس کی شکر بھی کیا
اور شاگرد بن کے وہ پیچھے چلا

۱۲۳۔ ذکی محصول لینے والا ۔

لوقا ۱۹: ۱-۱۰

یریحو نکل کر وہ راہ ہولیا
اور محصول چوکی میں کوئی نہ تھا

وہاں محصول والا تھا نام ذکی
پر دل میں یہ خواہش کہ دیکھے مسیح

وہ قد میں تھا چھوٹا چڑھا پیڑ پر
کہ دیکھے مسیح کو وہاں سر بسر

پہنچا جب یسوع اسی ہی جگہ
بلایا ذکی کو نیچے اتر آ

ترے دل کا ایمان یوں ظاہر ہوا
نجات اسی وقت تو پائے گا

فوراً وہ اترا اور سجدہ کیا
کہا میرا منجی تو اب ہو گیا

گھر ترے آتا ہے ابنِ خدا   قبولا خوشی سے اور گھر لے گیا
فریسیوں نے بڑبڑا کے کہا   گنہگار کے گھر یہ کیوں جا رہا
یہ زکی اٹھا کہا میرے خدا   غریبوں کو دیتا مال اپنا آدھا
دغا دے کہ جس سے کیا کام کاج   چوگنا واپس میں کرتا ہوں آج
یہ اقرار سن کے یسوع نے کہا   نجات اس گھڑی تو ابھی پا گیا
یہ بھی ابراہیم کا بیٹا ہوا   جیسے فریسی نے سمجھا ہلوا
دیکھو ابنِ آدم زمیں پر ہوا   بچالے گنہگار کو ہر جگہ

۱۲۴۔ دس میناؤں کی تمثیل سے {ایک مینا اکیس روپیہ = ایک اشرفی کے برابر}

خدا کی بادشاہت میں داخل ہونیوالوں کو ظاہر کرنا۔ لوقا ۱۹: ۱۱-۲۷

یریحو سے یسوع چلا یروشلم   بڑی بھیڑ لوگوں کی تھی جمع جم
یسوع نے جانا تھا ان کا خیال   کہ اب بادشاہت کرے گا بحال
سمجھایا تب ان کو اک تمثیل سے   خدا بادشاہت بھی کیسے بنے
امیر آدمی ایک سفر کو گیا   بلا نوکروں کو مال اپنا دیا
دس مینا دس لوگوں کو اک اک دیا   کہا کر کے بیوپار دولت بڑھا
بہت بعد مدت کے واپس ہوا   حساب ایک ایک سے کرنے لگا
کہا میرے صاحب اس اک مینے سے   تجارت سے دس اور پیدا کئے
دی شاباش اس کو اور یہ کہہ دیا   کہ دس شہروں کا تو اب مالک ہوا
پھر اک اور آیا اور اس نے کہا   میں نے بھی ایک سے پانچ پیدا کئے
اسے بھی شاباشی دے کر کہا   تو پانچ شہر کا ہے مالک ہوا
پھر اک آیا ڈر ڈر کے اس نے کہا   میں سمجھا کہ تو سخت دل کا بڑا

تو ہے جمع کرتا جہاں کچھ بھی نہ ہو   تو ہے کاٹتا جہاں بویا نہ ہو
لے اک مینا واپس جو تو نے دیا   لپیٹے ہے رکھا نہ سودا کیا
تو غصے سے مالک نے اس کو کہا   تو اپنی ہی باتوں سے پکڑا گیا
جو جانا کہ میں آدمی سخت ہوں   جہاں کہ نہ ہو واں سے جمع کروں
تھا لازم کہ تو کرتا محنت بڑی   کہ جس سے بڑھ جاتی دولت مری
کہا اس کو پکڑو اور مینا بھی لو   جس پاس دس ہیں وہی اسکو دو
اصول خدا بادشاہی یہ ہے   جو محنت کرے زیادہ اسکو ملے
جو کم چور ہے سب لیا جائے گا   اور اپنے کئے کی سزا پائے گا
جو دشمن مرے سب پکڑے جائیں گے   مریں گے جہنم میں جل جائیں گے

۱۲۵۔ یسوع بیت عنیا میں آیا اور مریم سے معطر کیا گیا

متی ۲۶: ۶-۱۳
مرقس ۱۴: ۳-۹
یوحنا ۱۲: ۱-۱۱

یسوع پھر یریحو سے بیت عنیا آیا   جہاں مارتھا مریم اور لعزر رہا
یہ لعزر وہی تھا جو زندہ ہوا   جو تین دن کا مردہ دفن تھا کیا
انہوں نے ضیافت بڑی اسکی کی   اور مارتھا نے خدمت گھر والوں کی
لعزر ضیافت میں شامل ہوا   اور مریم نے یسوع معطر کیا
گری اسکے پاؤں پہ سجدہ کیا   اور پاؤں کو آنسو سے دھو یا گیا
بالوں سے پونچھے عطر مل دیا   جو تھا قیمتی جٹا ماسی کا تھا
یہوداہ اسکریوتی یوں بول اٹھا   یہ کیوں عطر قیمت کا پھینکا گیا
اگر بیچ کر بانٹتے یہ رقم   مدد ہو غریبوں کی میری قسم
اصل میں مدد کا نہ تھا یہ خیال   وہ تھا لالچی جمع کرتا تھا مال
یسوع نے سنا صاف اس سے کہا   نہ کر اعتراض اس نے اچھا کیا

میرے کفن اور دفن کا ہے نشان
رہے گا یہاں اور سارے زمان
جب لوگوں کو معلوم یہ ہو گیا
کہ یسوع گھر لعزر کے آیا ہوا
کثرت سے آئے کہ دیکھیں اسے
اور لعزر کو بھی جو کہ زندہ ہوئے
یہودی فریسی نے جب یہ سنا
جمع ہو کے سب نے کیا مشورا
کہ پکڑیں یسوع کو اسے مار دیں
اور لعزر کو بھی جان سے مار دیں
کیونکہ لعزر کے باعث ہزار الغرض
چلے اس کے پیچھے سبھی بار بار
نہ پکڑنے کی جرأت ہوئی سر بازار
کہ کثرت سے تھے اسکے ایماندار

چھٹی فصل

۱۲۶۔ یسوع کی یروشلم میں شاہانہ آمد
متی ۲۱: ۱-۱۱، مرقس ۱۱: ۱-۱۱
۲ اپریل ۳۰ء اتوار کے روز
لوقا ۱۹: ۲۹-۴۴، یوحنا ۱۲: ۱۲-۱۹

بیت عنیا سے جب یسوع چلنے لگا
شاگرد دو کو بلا کے کہا
بیت فیگا کی بستی تم پہنچو جبھی
پاؤ گے اک بچہ گدھی کا وہی
لاؤ تم اس کو مرے پاس یہاں
گر مالک پوچھے لے جاتے کہاں
کہو خداوند ہے چاہتا اسے
وہ دیگا اجازت تو لاؤ اسے
جب پہنچے وہاں پر بیاں یہ کیا
تو مالک نے بچہ اسی دم دیا
لیا کر وہاں پھر سجایا اسے
کہ اچھی سواری یسوع کی بنے
یسوع کی سواری شاہانہ بنی
بڑی بھیڑ لوگوں کی ساتھ ہو چلی
کھجوروں کی شاخیں ہلاتے ہوئے
ہوشعنا کے نعرے لگاتے ہوئے
راہ میں وہ کپڑے بچھاتے ہوئے
یروشلم کی طرف وہ چلے
پکارا کہ دیکھو یہ یسوع مسیح
شاہ اسرائیلی ہے صاف و صریح

مبارک خداوند کے جو آتا پاس
بیہودہ اور دنیا کی ہے اس پر آس
جلال خدا اس سے ظاہر ہوا
خدا ہی کی تعریف ہو ہر جگہ
زمین آسماں میں صلح ہو گئی
رضامندی انسان میں حاصل ہوئی
فریسی یہودی نے نعرے سنے
گئے پاس اس کے یہ کہنے لگے
تو ڈانٹ ان کو ایسا کہ یہ نہ کریں
کہیں رومی حاکم نہ مار دیں ہمیں
یسوع نے کہا اگر یہ ہو ویں چپ
تو پتھر چلائیں جواب ہیں چپ تب
تب یسوع نے یروشلم کی نگاہ
اور آہ بھر کے افسوس سے یہ کہا
بہت موقعے تجھ کو بھی دیئے گئے
بنے شاندار اور سلامت رہے
اب سب یہ آنکھوں سے تیری چھپا
اور موقع کو تو نے بھی کھو ہی دیا
تیرے دشمن آتے کہ گھیریں تجھے
حیراں کریں گے کہ کچھ نہ سوجھے
وہ ماریں گے تجھ کو اور بچوں کو بھی
ہلاکت کے گڑھے میں ڈالیں سبھی
شہر کو اجاڑیں اور ہیکل کو بھی
کہ پتھر پہ پتھر رہے نہ کہیں

۱۲۷۔ بے پھل انجیر کے درخت پر لعنت کرنا
متی ۲۱: ۱۸-۱۹
مرقس ۱۱: ۱۲-۱۴

وہاں سے نکل کر بیت عنیا چلا
بڑا پیڑ انجیر اس کو دکھا
لگی بھوک تھی دیکھا ہے پھل کوئی
پہ پتوں سوا کچھ نہ پایا وہیں
کیا تجھ میں پھل اب کبھی نہ لگے
گو پتوں سے پھولا اب ہوا تھا مرے
اور جب دوسرے دن اکٹھے چلے
تو سوکھا کر ٹک پایا مردہ اسے
شاگردوں سے یسوع نے یہ بات کہی
فریسی جو پھولیں مریں ایسے ہی

۱۲۸۔ یسوع کی تعلیم اور اختیار پر اعتراض
متی ۲۱: ۲۳-۲۷، مرقس ۱۱: ۲۷-۳۳
لوقا ۲۰: ۱-۸

بیت عنیا سے واپس ہو ہیکل گیا
اور لوگوں کو تعلیم دینے لگا

سردار کاہن واں خود آ گیا — تعلیم دینے کو کس نے کہا
حکم تو نے حاصل نہ ہم سے لیا — ہے جب دخل تو تو اب کر رہا
بتاؤں گا گر آپ دیں یہ بتا — بپتسمہ یوحنا کہاں سے ہوا
لگا سوچنے اب کروں میں کیا — کہ ہے آسمان یا زمیں سے ہوا
کہوں آسماں سے تو مانا نہ کیوں — زمیں سے کہوں خطروں میں ہیں پڑو
سردار کاہن پھر چپ ہو گیا — یوں یسوع نے منہ اسکا بند کر دیا
حیلے بہانے جتن سب کر گئے — کہیں موقعہ پایا کہ پکڑیں اسے

۱۲۹- دو بیٹوں کی تمثیل سے سردار کاہن اور فریسیوں کا پول کھولنا (متی ۲۱: ۲۸-۳۲)

پھر یسوع نے دے کر اک تمثیل سے — کئے بھید فاش ان فریسیوں کے
دو بیٹے تھے اک شخص کے اک جگہ — بڑے بیٹے سے باپ نے یہ کہا
انگورستان کام کرنے کو جا — نہیں جاؤں گا میں تب اس نے کہا
مگر پیچھے پچھتا کے چلا گیا — اور سب کام اس نے وہاں پہ کیا
تب باپ چھوٹے سے کہنے لگا — کرو باغ میں کام ابھی چلا جا
کہا باپ میرے ابھی جاؤں گا — کروں کام تیرے پر وہ نہ گیا
پھر یسوع نے لوگوں سے پوچھا کیا — کون ان دونوں میں سے اچھا ہوا
کہا بڑا بیٹا یہ بالکل صریح — حکم باپ کے مانے اس نے سبھی
سنو بات میری میں سچ سچ کہوں — کہ محصول والے اور سب کسبیاں
وارث بہشت خدا کے ہوئے — تھے پچھتائے وہ اور توبہ کئے
مگر سب فریسی جو اچھے بنیں — نہیں کرتے توبہ بڑے ہی برے ہیں
جو پہلے بنیں وہ پچھل جائیں گے — جو پچھلے تھے وہ سب سفل جائینگے

یوحنا تھا آیا اور آگاہ کیا — راہ راستبازی دکھا بھی دیا
نہ مانا اسے بلکہ رد کر دیا — پرے تم رہے کام برا کیا
گنہگاروں نے جب گواہی سنی — رہے ساتھ اس کے اور توبہ بھی کی
اسی لئے وہ سب تو بچ جائیں گے — مکار اور فریسی سب مر جائینگے

۱۳۰- بدکار کارندوں کی تمثیل سے سردار کاہن اور فریسیوں کی ہلاکت کا بیان (متی ۲۱: ۳۳-۴۶، مرقس ۱۲: ۱-۱۲، لوقا ۲۰: ۹-۱۹)

تب یسوع نے تمثیل اک اور کہی — انجام فریسی جو کھولے صریح
لگایا اک مالک نے باغ انگور — دیواروں سے گھیرا اسے باشعور
کولھو بھی گاڑا برج بھی بنا — اور دیکھا کہ سب کچھ بھی اچھا بنا
کارندے مقرر کئے کام پر — اٹھایا ملک دور کا واں سفر
جب میوے کا موسم قریب آ گیا — بھیجا نوکروں کو پھر اس جگہ
کہ انگور لائیں وہ نہیں اسکے پاس — انتظاری میں بیٹھا لگی اس پر آس
کارندوں نے نوکر کو پیٹا بہت — کہ وہ جان سے مر گیا اسی وقت
اوروں کو پتھراؤ ایسے کیا — کہ بھاگے وہاں سے اور کچھ نہ دیا
پھر سردار نوکر کو بھیجا وہاں — کہ دھمکائے ان کو لائے میوہ یہاں
کاروں نے اس کو ہی دھمکا دیا — پریشان ہو گیا وہ باہمہ بڑا
پھر اکلوتے بیٹے کو بھیجا وہاں — ڈریں گے اسے [illegible] جو پہنچے وہاں
جب کارندوں نے بیٹا آتے دیکھا — لگے سوچنے [illegible] کام کیا
یہ مالک ہے گر مار ڈالیں اسے — تو ہم باغ سارے کے مالک بنے
یہ کہہ کر زبردستی پکڑا اسے — گلا گھونٹ کر مار ڈالا اسے

سنا باپ نے قتل بیٹا ہوا
غضب سے بھرا اور وہاں آگیا

پکڑ کر سبھوں کو قتل کر دیا
نئے باغبانوں کو باغ سونپ دیا

کہ موسم کا میوہ بھی یہ دیویں گے
اور آخر میں وارث یہی بنیں گے

پھر یسوع نے کہا کہ روز حشر
میرا باپ کرے گا ایسا سربسر

بڑے ظلم ڈھالیے یہودیوں نے
نبیوں کو ہر جا ستاتے رہے

بہتوں کو پکڑا قتل کر دیا
اور اکلوتے بیٹے کو بھی مار دیا

اسی طور فریسی یہودی سبھی
عذاب جہنم بھریں گے تبھی

۱۳۱- فریسیوں کے تین سوال اور یسوع کے جواب

(پہلا) ہیرودیوں کا یسوع سے محصول دینے کے بارے میں سوال کرنا

متی ۲۲: ۱۵-۲۲ مرقس ۱۲: ۱۳-۱۷، لوقا ۲۰: ۱۹-۲۶

پھر سردار کاہن فقیہی آئے
کہ پکڑیں اسے واں یہ کس طور سے

وہ ڈرتے تھے لوگوں کی بھیڑ سے
جو ایمان لائے ساتھ اسکے ہوئے

تو سوچا بہانہ اور حیلہ یہ ایک
جو سمجھا کہ ہوگا نیا اور انیک

بنے بھولے جا کر سلامی بھی کی
اے استاد سچ بات سب سے کہی

کیا جزیہ ہے قیصر کو دینا روا
جو ہے حکم رومی نے جاری کیا

لاؤ ایک سکہ کہ میں دیکھ لوں
تو تم کو جواب بھی بتلا ہی دوں

جو سکے کو دیکھا کہ قیصر کا ہے
کہا دے دو قیصر کو قیصر کا ہے

خدا کا جو ہے وہ خدا ہی کو دو
کہ انصاف یہ ہے نہ جھگڑا کبھی ہو

سنی بات سچی وہ چپ کر گئے
روانہ ہوئے اور نہ کچھ کر سکے

۱۳۲- (دوسرا) صدوقیوں کا قیامت کے بارے میں سوال کرنا

متی ۲۲: ۲۳-۳۳، مرقس ۱۲: ۱۸-۲۷، لوقا ۲۰: ۲۷-۴۰

صدوقی جو منکر قیامت کے تھے
آئے پاس اس کے سوال یہ کئے

موسیٰ کی شریعت تو یہ ہی کہے
مرد جو کہ بے اولاد ہو کر مرے

بھائی اس کا اس کی جورو کو لے
نسل اپنے بھائی کی پیدا کرے

اگر وہ بھی مر جائے بے اولاد رہے
تو تیسرا بھائی نسل پیدا کرے

اسی گھر میں تھے سات بھائی وہاں
انہوں نے کیا جو شرع میں بیاں

وہ عورت بنی جورو ہر ایک کی
مگر پیدا اولاد کسی سے نہ ہوئی

سبھی بعد عورت بھی مر گئی
بتا حشر میں جورو کس کی ہوگی

جواب ان کو یسوع نے یہ دے دیا
بیاہ شادی دنیا میں ہیں ہر جگہ

پر لائق ہے جو جائیں آسماں
بیاہ شادی ہوتا نہیں اس جہاں

وہ مانند فرشتوں کے مرتے نہیں
ہو بیٹے خدا کے وہ رہتے وہیں

موسیٰ نے بھی اشارہ ایسا کیا
جب جھاڑی میں جلوا خدا کا ہوا

کہ زندہ ابرام کا ہے خدا
اور زندہ اضحاق اور یعقوب کا

زندہ خدا ہے اور زندوں کا بھی
ان تینوں کا اور نبیوں کا بھی

جواب یہ سن کے وہ چپ ہو رہے
ہوا نہ ہوا کہ اور کچھ کہے

فریسی نے تعریف میں یہ کہا
اے استاد خوبی سے منہ بند کیا

۱۳۳- (تیسرا) شریعت کے سکھانے والے کا سوال

متی ۲۲: ۳۴-۴۰ مرقس ۱۲: ۲۸-۳۴

سنا جب فریسی نے منہ بند کیا
صدوقی فقیہی سے کچھ نہ بنا

تو شریعت کے استاد لائے وہاں — کہ آزمائے یسوع کو پھر وہ یہاں
پوچھا شرع میں بڑا حکم کون — کہ مانیں سبھی اس حکم کو ہر آن
تو یسوع نے کہا تم تو سب جانتے — بڑے حکم کو جو کہ سب مانتے
محبت خدا سے کرو دل وجان — سمجھ سے عقل سے ہمیشہ ہر آن
اور دوسرا مانند اسی کے ہوا — پڑوسی سے بھی جیسے خود کو کیا
سنا جب انہوں نے تعجب کیا — کسی نے سوال اور نہ کوئی کیا

۱۳۴- یسوع کا فریسیوں سے سوال "تم مسیح کے بارے میں جو میں ہوں کیا کہتے ہو؟"

متی ۲۲: ۴۱-۴۶، مرقس ۱۲: ۳۵-۳۷ - لوقا ۲۰: ۴۵ ۴۴-۴۷

جب یسوع نے دیکھا وہ تنگ ہوگئے — سوال ان سے کیا جو دنگ ہو رہے
مجھے ابن داؤد تم کہتے ہو کیوں — جو تھا آنے والا مسیحا میں ہوں
زبوروں میں داؤد نے نہ کہا — میں بیٹا ہوں اس کا پر ابن خدا
پڑھو صاف اس نے تھا یہ کہہ دیا — خداوند میرے نے کہا اے خدا
تو دہنے میرے بیٹھ جا جب تلک — ترے دشمنوں کو میں کروں شکست
جب داؤد اس کو خداوند کہے — تو کیسے پھر اس کا وہ بیٹا بنے
کوئی جواب اس کو دے نہ سکا — کہ یہ سب زبوروں میں لکھا صفا
تب استاد شریعت شرمندہ ہوا — کہ شریعت سے اسکو جواب ہی دیا
سب اک اک وہاں سے روانہ ہوگئے — نہ پکڑا اسی کو تھے پکڑے گئے

۱۳۵- یسوع کا فریسیوں فقیہوں پر افسوس ظاہر کرنا

متی ۲۳: ۱-۳۶
مرقس ۱۲: ۳۸-۴۰
لوقا ۲۰: ۴۵-۴۷

ہیکل میں یسوع کھڑا ہوگیا — ہجوم اس کے پیچھے بڑا ہوگیا

کہا اس نے دیکھو فریسی بھی اب — موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں سب
نصیحت کریں تو تم مانو انہیں — نہ ہرگز کرو کام جو خود کریں
جو کہتے ہیں وہ اس کو کرتے نہیں — نصیحت میں اچھے عمل ہیں کریں
بڑے بوجھ جو وہ اٹھا نہ سکیں — وہ لوگوں کے کندھوں پر لاد دیں
وہ چھوتے نہیں ان بڑے بوجھ کو — نہ انگلی سے سرکائیں تم سوچ لو
سبھی کام ان کے دکھاوے کے ہیں — ظاہر میں اچھے بنے پھرتے ہیں
وہ تعویذ چوڑے بنا پہن لیں — لمبے دامن کے کپڑے لہرائے پھریں
صدر جگہوں میں پہلے بنیں — ضیافت میں کرسی بڑی ڈھونڈ لیں
سلامی بازاروں میں لوگوں سے لیں — خوش ہوتے سبھی ان کو ربی کہیں
تم اپنے کو ربی کہلاوے نہیں — خدا رب ہے سب کا وہاں اور یہیں
بنو بھائی تم سب مسیح کے ہیں — خدا کے سوا باپ کوئی نہیں
سنو نہ تم ہادی بر روئے زمیں — کہ ہادی تمہارا ہے یسوع مسیح
بڑا تم میں جو ہو وہ خادم بنے — کہ اصلی بڑائی خدمت سے ہے
بڑے سب جو دنیا میں چھوٹے ہونگے — سب چھوٹے حشر میں بڑے ہونگے
فریسی فقیہوں کو اس نے کہا — ریاکار دیکھو غضب کر دیا
سفر دور کر کے مرید اک کیا — فرزند جہنم وہ بھی بن گیا
فریبی اور مکار تم جیسے ہو — بنایا اسی کو کہ تم جیسے ہو
بلایا تھا نام خدا سے جسے — پر نہ تم وہاں تو وہ کیوں ہو سکے
ریاکار فریسی فقیہی سنو — بیواؤں کے گھر ہضم تم کر دو
یتیموں غریبوں کو لوٹا کیا — بے گھر اور بے در انہیں کر دیا
سزاوار دوزخ کے سب تم ہوگئے — ہلاکت کے فرزند تم بن گئے

تم اندھے ہو رہبر صد افسوس ہے
نہ دیکھا راہ حق جو تجھ سے ہی ہے

جب اندھا اندھوں کا روادار ہو
وہ دونوں گڑھے میں گریں کچھ نہ ہو

قسم کھائے ہیکل کی گر آدمی
تو ٹالا اسے کہہ کے پرواہ نہیں

قسم سونے چاندی کی گر وہ کرے
مجبور اس کو کرتے کہ پورا کرے

اے نادان اندھو بتاؤ تمہیں
سونا بڑا ہے کہ ہیکل بڑی

تم ہے جانتے کہ ہے ہیکل بڑی
جو سونے کو بھی پاک کرتی صریح

پر لالچ سے مکار ایسے بنے
کہ چھوٹے کو تم اب بڑا مانتے

اس طور قسمیں اٹھائے کوئی
اک قربان گاہ کی اور نذر رکھی بھی

پہلی قسم کی نہ پرواہ کی
نذر کی قسم پورا کرتے سبھی

اے ریاکار اندھو قسم کون بڑی
کیا قربان گاہ کی بڑی نہ ہوئی

جو نذروں کو منظور کر دیتی ہے
شریعت تم کو ایسے ہی کہہ دیتی ہے

تم ہو جانتے قسم قربان کی
کرے پاک نذروں کو اس پر چڑھا

اسی طور جو قسم ہیکل کرے
ہر اک چیز کی ہے جو اندر پڑے

شرع کہتی ہیکل خدا کا ہے گھر
وہ اس میں بھی رہتا صد افسوس

پس سب سے بڑی قسم ہیکل کی ہے
جو تم نے نہ مانی سزا غضب ہے

ریاکارو صد افسوس تم پر اب ہو
تم اپنی ڈینگی کو خود دیکھ لو

پودینے اور زیرے کی دیتے ہو تم
ہضم کرتے مال غریباں ستم

بیوہ عورتوں کو تم کرتے خراب
زناکاریوں کا تو ہوگا حساب

رحم کو انصاف ایمان کو بھی
کیا رد فریبیو تم نے سبھی

یہ لازم تھا ان باتوں کو تم کرو
دہیکی سبھی مال کی تم بھی دو

ریاکار اندھو ستم ہے ظلم
کہ مچھر تو چھانٹو کرو اونٹ ہضم

صد افسوس افسوس تم پر بڑے
کہ مکاریوں میں تم ہو بڑے

رکابی پیالہ کو دھو باہر سے
پر اندر سڑی چیزوں سے وہ بھرے

صفائی تم اندر کی پہلے کرو
تو باہر بھی ستھرا صفا سب ہی ہو

تم سفیدی پھری قبر مانند بنے
لاشہ سڑا جس کے اندر رہے

اسی طرح باہر میں اچھے بنو
نیکوکار اپنے کو ظاہر کرو

پر باطن گناہوں سے اتنا بھرے
کہ شمار ان کا کریں نہ بنے

ریاکار بدکار ظالم ہو تم
صد افسوس ہے اور ستم ہی ستم

تم نبیوں کی قبریں بناتے ہو جناب
راستبازوں کی گوریں سنوارے ہو سب

اور کہتے ہو گر ہوتے ہم اس زمانہ
کہ جب باپ دادے تھے اس جہاں

شراکت نہ کرتے قتل انبیوں کے
پرانے زماں میں انہوں نے کئے

صفائی کی اپنی گواہی بھی دو
اور اس طور میاں مٹھو بنا کے رہو

اے سانپو اور سانپوں کے بچے سنو
عذاب جہنم سے کس طرح بھاگو

خدا ہی نے بھیجا نبیوں کو یہاں
کہ سمجھائیں انساں کو ہر زماں

پر پکڑ انہی کو قتل کر دیا
کرو گے تم ایسا ہی اس لو صفا

تم پکڑ کر مجھے دو صلیب پر چڑھا
کہ نبیوں کی شریعت میں یہ ہی لکھا

شاگردوں کو میرے کوڑے مارو گے
شہروں سے ان کو بھگا دو گے

ہابل کے خوں سے ذکریاہ تلک
بہایا خون ان کا بہا اب تلک

نہیں سانپ معمولی افعی سانپ ہو
غضب کیا تم نے غضب میں پڑو

ملامت ندامت یہ سن سب لیا
پر اس وقت ان سے نہ کچھ بن پڑا

سہم کر دبے دم روانہ ہوگئے
کہ رعب مسیحا سے دب وہ گئے

۱۳۶ - یروشلم پر افسوس کرنا

متی ۲۳: ۳۷-۳۹
لوقا ۱۳: ۳۴-۳۵

پھر افسوس یروشلم پر کئے — قتل تیرے اندر نبی ہو گئے
وہ آئے تھے آگاہ تجھی کو کریں — پر پتھراؤ کر مار ڈالا انہیں
چاہا میں بچاؤں ترے بچوں کو — جوں مرغی بچاتی ہے سب چوزوں کو
پر تو نے نہ چاہا کہ میں یہ کروں — سب نبیوں کو مارا وہیں جوں کی توں
اب دیکھو گھر تیرے اجڑ جائیں گے — اور بندے سب تیرے اب مر جائیں گے
ہیکل سنہری بھی گر جائے گی — نہ اینٹ پر اینٹ رہ جائے گی
دیواروں کے پتھر بکھر جائیں گے — گلی کوچے تیرے بند ہو جائیں گے
موقعوں کو تو نے تو رد کر دیا — اور مسیح تجھی کو بھی رد کیا
نہ دیکھو گے پھر اس کو روئے زمیں — جب تک دوبارہ نہ آئے مسیح

تب اس کو جانو گے وہ کون ہے
شاہوں کا شاہ اور سلطان ہے

---

۱۳۷ بیوہ کے دو چھ دام (یعنے دھیلا) کا چندہ

مرقس ۱۲: ۴۱-۴۴ لوقا ۲۱: ۱-۴

یسوع پھر ہیکل میں چلا گیا — بیت مال کے پاس تھا بیٹھا ہوا
لوگوں کو دیکھا کہ کیا دیتے ہیں — ہیکل کے نذرانے کیا ہوتے ہیں
امیروں نے دینار اپنے دیئے — حصہ ذرا تھا سبھی مال سے
اک بیوہ نے چھ دام ڈالے وہیں — جو سب اس کی پونجی رہا کچھ نہیں
یسوع نے جو دیکھا تو یہ کہہ دیا — نذرانہ زیادہ تھا کنگال کا
اوروں نے تھوڑا دیا مال سے — پر اس نے دیا ہے سبھی حال سے

۱۳۸ - یونانیوں کا مسیح کو ڈھونڈنا

یوحنا ۱۲: ۲۰-۵۰

ہیکل میں یسوع تھا پھرتا رہا — ہجوم یہودی بڑا ہو گیا
عید فسح تھی کفارے کی عید — بہت لوگ آتے اس روز عید
یونان کے ملک سے گروہ آ گیا — جو یسوع مسیحا کو ڈھونڈا کیا
بیت صدا کا فلبوس دیکھا وہاں — جو لوگوں کو بتلا یسوع کہاں
کہا صاحب ہم کو بتا دو ابھی — ہیں آئے کہ دیکھیں ہم یسوع مسیح
خبر دی مسیح کو کہا اے ربی — یونانی ہیں آئے بڑے فلسفی
یسوع نے سن کر پکارا وہاں — جلال خدا ظاہر ہو گا یہاں
گھڑی اب یہ آئی کفارہ میں دوں — گناہوں کی معافی سبھی بخش دوں

ضرور ہے کہ دانہ زمیں میں گرے
مروں گا دفن ہوں گا جی جاؤنگا
اسی بھید الہی یونانی سنیں
جو جان اپنی کو اس جگہ پالتا
جو جان اپنی خدمت میں دیتے میاں
کرو خدمت ایسی جو میں کر رہا
فدیہ کی خدمت دے عزت بڑی
یونانیوں سے جب یہ سب کچھ کہا
فوراً سنبھل کر کہا اس نے یوں
یہی آیا جہاں میں تو اسی لئے
تب آنکھیں اٹھائیں بر آسماں
گرج آسماں سے سبھی نے سنی
یسوع نے کہا گرج بادل نہیں
کہ یونانی تم سب یہی جان لو
یہ دنیا کے لئے ہے حکم خدا
سرداں جہاں جو ہے شیطان لعین
یہ سب پورا ہوگا بروز فسح
اشارہ تھا موت صلیبی جہاں
شاگردوں نے پوچھا یہ آن کر
مسیحا جو آئے نہ ہرگز مرے
بتا کون تو ہے اے ابن خدا

اگے پھر تو لاتا ہے وہ پھل بڑے
منجی جہاں کا میں بن جاؤں گا
اور دنیا میں اس کو مشتہر کریں
وہ کھو دیگا اس کو صدا برملا
وہ پائے ابد زندگی کو وہاں
وہ زندہ رہے گا ہمیشہ صدا
خدا کی یہ بخشش ملے اس گھڑی
جان اپنی میں دوں گا گھبرانے لگا
کیا جان اپنی میں نہ کفارہ میں دوں
کہ مرضی خدا کی وہ پوری کرے
خدا کا جلال ظاہر ہو یہاں
کہا لوگوں نے بادل گرجا یونہی
خدا باپ بولا تمہیں سے یہیں
کفارہ سے مرنے تم زندہ رہو
جو مانیں وہ زندہ رہیں گے صدا
اسی حکم سے مر گرے گا یہیں
چڑھاؤ گے اونچے یہ ابن خدا
کہ سن لے اسی کو اب سارا جہاں
کہ شریعت تو یہ کہتی ہے سر بسر
پھر گر تو مسیح ہے تو کیوں تو مرے
کہ سمجھیں تری بات کو اس جگہ

یسوع نے کہا میں ہوں نور جہاں
چلو نور میں اب تا ایسا نہ ہو
جو تاریکی میں چلنا نہیں جانتا
ایمان لاؤ مجھ پر کہ میں نور ہوں
جب ہیکل میں تعلیم یہ دے چکا
بہت معجزے واں دکھائے گئے
کلام یسعیاہ کا پورا ہوا
کس نے کلام ابن آدم سنا
بشارت سنائی گئی ہر طرف
نہ دیکھا کہ اندھے دلوں کے ہوئے
گو آنکھیں وہ رکھتے نہ دیکھا کیا
کہ گر دیکھتے سنتے وہ اس گھڑی
اور بعضے جو ایمان لانے کو تھے
کہ گر ایمان لاکے پیچھے اسکے چلیں
جہاں کی بزرگی کو تم آگے کیا
وہ بھی پھر گئے نہ وہ لائے ایمان
پکارا یسوع نے بڑے زور سے
جو ایمان مجھ پر وہ لاتا ابھی
جو دیکھے تجھے دیکھے وہ باپ کو
نور جہاں ہو کے آیا یہیں
وہ ہرگز اندھیرے میں چلتا نہیں

جو اس وقت تمہارے ہی ہے درمیاں
کہ تاریکی آئے پھر چل نہ سکو
کدھر کو ہے جاتا وہ گمراہ ہوا
فرزند خدا ہونے کو بخش دوں
تو باہر نکل کر روانہ ہوا
پر وہ لوگ اس پر نہ ایمان لائے
جو اس نے نبوت میں یہ کہہ دیا
کس نے ظہور خدا کو دیکھا
نور جہاں چمکا تھا ہر طرف
سنا نہ کہ بہرے وہ سب بن گئے
دیئے کان سننے کو پر نہ سنا
شفا پاتے اپنے گناہ سے سبھی
فریسیوں سے وہ بہت ڈر گئے
عبادت خانوں سے وہ خارج کر دیا
خدا کی بزرگی کو پیچھے دھرا
بنے نہ خدا کے رہے اس جہاں
سنو میری باتیں بڑے و چھوٹے
خدا پر بھی ہے اس کا ایمان تبھی
کہ ظاہر میں کرتا پورا باپ کو
تا وہ جو کہ رکھے ایمان یونہی
کہ اس نے ہے پایا راہ روشنی

جو ایمان لائے ہے مجبور نہیں
کسی کو سزا دینے آیا نہیں
نصیحت سنے نہ مجھے رد کرے
گنہگار ٹھہریں گے روز حشر
کوئی بات اپنی میں کہتا نہیں
میں ہوں جانتا کہ ہے فرمان باپ
پس جو کچھ بھی کہتا ہے حکم خدا

حکم اس پر کرتا میں کوئی نہیں
بچانے سبھی کو میں آیا یہیں
کلام خدا حکم اس پر کرے
سزا اپنی پائیں گے سر بسر
سنا باپ سے جو وہ کہتا ہیں
ابد زندگی دیتا نہ کرتا سراپ
جو ملنے اسی کو وہ زندہ رہا

۱۳۹- ہیکل کے برباد ہونے اور دنیا کی ہلاکت کی نبوت

متی ۲۴: ۱-۵۱، مرقس ۱۳: ۱-۳۷، لوقا ۲۱: ۵-۳۶

نکل کر وہ ہیکل سے باہر چلا
ذرا کھو عالیشان شہر دیکھو لی
کہا اس سے یہ سب اجڑ جائیگا
شاگردوں نے پوچھا یہ ہوگا کب
خبردار ہو جاؤ گھبراؤ نہیں
مرے نام سے ورغلائیں تمہیں
کہیں گے مسیح زمیں ہم تو ہیں
گمراہ کریں گے بہت لوگوں کو
سنو گے لڑائیوں کی خبریں بہت
گھبرانا نہ تم کو ضروری ہیں یہ
بہت قومیں آپس میں لڑ جائینگی

تو راہ میں وہ زیتوں پہاڑ پہ چڑھا
سنہری سی ہیکل دیواریں بڑی
شہر اور ہیکل کوئی نہ رہا
کہا اس نے باتیں سنو میری اب
بڑے رہنما برپا ہوں گے یہیں
نہ سننا تم ان کی آگاہی کریں
ہمارے ہی پیچھے چلو تم بچیں
پر مضبوط رکھنا تم ایمان کو
جنگ و جدل اور فساد ہر جہت
نہیں آخرت دنیا کی ان سے ہے
بادشاہت زمیں کی سب گر جائیگی

بڑے بھاری کالوں سے لاکھوں مریں
بچیں جو تو بھونچال سے مر مٹیں
یہ آخر نہیں پر شروعات ہیں
اذیت میں ڈالیں گے تم کو یہاں
مرے نام سے جو کہلائیں گے تب
مصیبت کے مارے بگڑ جائینگے
جھوٹے نبی ان کے گمراہ کریں
بے دینی جو لوگوں میں بڑھ جائیگی
پر وہ جو نہیں سب کی برداشت کریں
جب تک بشارت اس انجیل کی
کہ ہووے گواہی یہ سب قوم پر
روز آخرت کا اک اور ہے نشاں
کہ ہیکل کو ناپاک کر دینے کو
تب وہ جو کہ میدان یہودیہ میں ہو
اور وہ جو کہ کوٹھے پہ چڑھ بیٹھا ہو
اور وہ جو کہ باہر کے کھیتوں میں ہو
صد افسوس ان پر جو بچے جنیں
دعا مانگو یہ دن نہ جاڑے میں ہوں
مصیبت نہ ایسی کبھی آئی تھی
خدا ایسے دن گر گھٹائے نہیں
برگزیدوں کی خاطر یہ گھٹ جائینگے

مری کی بیماریوں سے ہزاروں گریں
جب یہ آفتیں لوگوں پر آ پڑیں
خدا کی طرف سے مقرر جو ہیں
کہ ماریں مٹائیں اور کر دیں فنا
پڑیں گے حقارت ملامت میں سب
گمراہی کے رستے میں پڑ جائینگے
ایمانداروں کو بھٹکا بھی دیں
محبت ہو ٹھنڈی بہت لوگوں کی
نجات کے وارث وہی سب بنیں
دنیا کی حد تک پہنچ جائے گی
تو سمجھو کہ پہنچا ہے روز آخرت
جس کا دانی یال نے کیا بیاں
اک مکروہ قربانی اندر میں ہو
نہ بھاگیں پہاڑوں پہ چڑھ جانے کو
نہیں اترے نیچے چھپ جانے کو
نہیں گھر میں لوٹے کپڑے لینے کو
دودھ اپنا انہیں کو پلانے کو دیں
کہ ایسے دنوں میں بہت مشکل ہوں
نہ آئیگی آئندہ میں یہ کبھی
نجات نہ پائیں ہلاک ہوں سبھی
اور ایماندار سب نجات پائینگے

اگر کوئی کہے کہ یہاں ہے مسیح
نہیں ماننا ایسی باتیں کبھی

کہ جھوٹے مسیح آئینگے اور نبی
بڑی کراماتیں دکھائیں کبھی

کرینگے وہ کوشش کہ گمراہ کریں
مسیح برگزیدوں کو دھوکہ بھی دیا

دیکھو میں نے تم کو آگاہ کر دیا
تم ہرگز نہ سننا یہ مسیح کہہ دیا

کہیں گر مسیح باہر ظاہر ہوا
نہ مانو اسے وہ نہ ظاہر ہوا

کہیں گھر کے اندر مسیح آگیا
نہ کرنا یقیں کہ یہ جھوٹا کہا

ابن آدم چھپا چھپ نہیں آئیگا
وہ بجلی کی مانند چمک آئیگا

جو پورب پچھم اک دم سے بڑھے
سبھی کی نگاہوں میں آ کر پڑے

کہ گدھ مردہ دیکھیں جھپٹ کر گریں
مرد دھوکہ کھا کے مسیح دیکھ لیں

مصیبت کے دن جب ختم ہو سکینگے
تو سورج اور چاند تاریک ہو سکینگے

ستارے گر جینگے زمیں پر تب ہی
تو تب دنیا کی بھی سب ہل جائیں گی

نشان ابن آدم تب ظاہر ہو گا
کہ ہے اس کی آمد ابھی برملا

گھرانے زمیں کے سہم جائینگے
واویلا کرینگے اور ڈر جائینگے

وہ حیرت سے دیکھینگے آمد مسیح
جلالی اور قوت میں ہو گی بڑی

فرشتوں کا انبوہ بھی ساتھ ہو ویگا
نرسنگھوں کا شور بہت ہو ویگا

تب سب برگزیدوں کو جمع کریں
کہ حمد اور ستائش اسی کی کریں

سمجھ لو ان باتوں کو تمثیل سے
انجیر درخت کے پتے جب تم دیکھے

تو کہتے ہو موسم گرم آگیا
نشانی جب یہ دیکھو مسیح آویگا

لوگ اس زمانہ کے جو زندہ اب
مرینگے نہیں پورا نہ ہو یہ سب

زمیں آسماں ہل کے گر ہیں بھی اگر
ٹلیں گی نہیں میری باتیں مگر

اس دن گھڑی کو نہ جانے کوئی
زمیں آسماں پر فرشتے آدمی

سوائے مرے باپ آسمان کے
جو جانے سبھی کہ یہ کب بھی ہو وے

نوح کے زمانہ میں جیسا ہوا
ویسا ابن آدم کا آنا ہو گا

سبھی کھاتے پیتے چلتے پھرتے رہے
بیاہ شادی کرتے خوشی میں رہے

اچانک سے طوفان وہاں آگیا
غرق سب ہوئے سب ختم ہو گیا

اسی طرح جب ابن آدم آئے
دو آدمی ہوں اک بچ جائے

دو عورت جو چکی پر محنت کریں
اک پکڑی جائے دوسری چھوڑ دیں

بس چوکس رہو دیئے جلتے رکھو
دعا مانگو کمر میں بھی کس کے رکھو

ابن آدم کے دن کو نہیں جانتے
پر روزانہ باتوں کو ہو جانتے

کہ ہر گھر کا مالک ہے یہ جانتا
کہ چور آتا چوری کو بہت مارتا

وہ چوکس ہو رہتا خبردار ہو
بچاتا ہے گھر بار اور مال کو

اسی طرح تم بھی رہو سب تیار
بلائے ابن آدم تمہیں ہوشیار

امانتدار خادم تم بن کے رہو
تا جب آئے مالک تم اس سے کہو

سبھی حکم تیرے بجا لائے ہیں
بندوں کو تیرے بچا لائے ہیں

میں مسیح کہتا ہوں گر یہ تم نے کیا
تو وارث ابد زندگی کر دیا

پر اگر کوئی خادم یہ دل میں کہے
کہ مالک تو آنے میں دیری کرے

لگے لوٹنے مارنے اوروں کو
گھر اپنا بھرے اور مارے ان کو

تو مالک اچانک سے آجائیگا
برے خادم کو وہ پکڑ پائے گا

باندھے اسی وقت سزا اسکو دے
جہنم کے عذاب میں ڈال دے

جہاں کیڑا کاٹے نہ ہرگز مرے
روئے دانت پیسے ہمیشہ کرے

۱۴۰ - دس کنواری عورتوں کی تمثیل

متی ۲۵: ۱-۱۳

داخل بادشاہت میں کون ہونگے ۔ سمجھ لو اسے ایک تمثیل سے
چلیں دس کنواری مشعل اپنی لے ۔ دلہے بادشاہت سے جا کر ملے
پر پانچ ان میں نادان کنواریاں تھیں ۔ نہ تھا تیل ساتھ پر مشعل رکھتی تھیں
پر ہوشیاروں نے اپنی مشعل کے ساتھ ۔ بھرے تیل کے برتن تھے انکے ہاتھ
دلہے نے جو کی دیر سب سو گئیں ۔ سو جا لیں گے اسے کب کہیں
قریب آدھی رات بڑا شور ہوا ۔ دلہا سواری میں ہے آ رہا
اٹھیں جھٹ مشعالوں کو لے ہاتھ میں ۔ کہ دلہے کو مل کر چلیں ساتھ میں
نادانوں نے ہوشیاروں سے یہ کہا ۔ مہربانی سے تیل دے دو ذرا
ہماری مشعلوں کا تیل جل گیا ۔ نہ بازار جانے کا موقع رہا
تب ہوشیاروں نے یہ جواب کہا ۔ نہیں تیل کافی ہے کچھ بچ رہا
پر بھری سے جاؤ خریدو تم تیل ۔ جلدی سے آ کر کرو ہم سے میل
گئیں تیل لینے دولہا آ گیا ۔ شادی کے گھر میں وہ داخل ہوا
جو ہوشیار تھیں وہ بھی داخل ہوئیں ۔ دروازہ ہوا بند شادی رہیں
پھر نادان کنواری بھی واپس ہوئیں ۔ دروازے کو تب کھٹکھٹانے لگیں
پکارا خداوند ہمارے خدا ۔ ہمارے لیئے در کو کھولو ذرا
تو شادی کے گھر والے نے یہ کہا ۔ کہ کوئی تمہیں یاں نہیں جانتا
تب یسوع نے شاگردوں سے یہ کہا ۔ رہو جاگتے اور رہو ہوشیار صدا
کہ ایسا نہ جب ابن آدم آئے ۔ اور تم کو اسی وقت سوتا پائے
نہ داخل ہو گے بادشاہت میں تب ۔ رہو گے اندھیرے میں تم سب کے سب

۱۴۱ - توڑوں کی تمثیل

متی ۲۵: ۱۳-۳۰

سمجھایا پھر اک اور تمثیل سے ۔ کہ کارندے بادشاہت کے ہونگے کیسے
بادشاہت ہے مانند اس مالک کے ۔ سفر دور ملکوں کا جس نے کیا
بلایا کارندوں کو توڑے دیئے ۔ پہلے کو پانچ سپرد کر دیئے
دوسرے کو دو تیسرے کو صرف ایک ۔ لیاقت کے موافق وہ پایا ہر ایک
توڑے یہ دے کر سفر کو گیا ۔ تا دیکھے کارندے ہیں کرتے کیا
پہلے نے جس کو ملے پانچ تھے ۔ تجارت سے پانچ اور پیدا کیے
اسی طرح جس کو ملے دو ہی تھے ۔ دو اور توڑے پیدا کر لیئے
پر جس کو صرف ایک توڑا ملا ۔ زمیں کھود کر کے دبا ہی دیا
مدت کے بعد مالک واپس ہوا ۔ کارندوں سے حساب لینے لگا
جسے پانچ توڑے دیئے گئے تھے ۔ خوشی سے پانچ اور پیش کر دیئے
کہا پانچ توڑے جو تو نے دیئے ۔ پانچ اور پیدا اسی سے کیے
تو مالک نے خوش ہو کر اس سے کہا ۔ تو سب مال تیرے میں شامل ہوا
تو تھوڑی رقم میں رہا ایماندار ۔ تو سب میری دولت پر ہے مختیار
اسی طور وہ جس نے پائے تھے دو ۔ اور محنت سے پیدا کیئے اور دو
مالک نے شاباش اس کو بھی دی ۔ بہت چیزوں پر اسے حکومت ملی
پر توڑا جسے ایک دیا گیا ۔ نہ کچھ اس نے اس سے ہی پیدا کیا
کہا اس نے سمجھا تو مالک ہے سخت ۔ اور محنت زیادہ تو چاہتا ہر وقت
دبا رکھا توڑا زمیں کھود کر ۔ میں دیتا تجھے اب یہیں سر بسر
مالک نے غصہ سے اس کو کہا ۔ گر سمجھا کہ میں سخت مالک بنا

تولازم تھا پیدا تو کرتا اک اور — پر کچھ نہ کیا تو نے فکر اور غور
پکڑا اسے قید میں ڈال دیا — جہاں روئے پیٹے گا وہ برملا

۱۴۲ - روزِ حشر قیامت - جزا اور سزا متی ۲۵: ۳۱-۴۶

ابن آدم جلالی جب پھر آئے گا — نور روز حشر کو بجا لائے گا
ساتھ ہوں گے فرشتے ہزاروں ہزار — قیامت کے دن کا لگیگا دربار
نرسنگے پھونکیں گے بڑے زور سے — مردے اٹھیں گے ہر اک طور سے
تخت جلالی سے ابن خدا — عدالت کرے دے جزا اور سزا
کرے جیسے گڈریا علیحدہ کرے — بھیڑوں کو بکری سے جدا کرے
ویسے ہی سب لوگ اس جہاں کے — داہنے اور بائیں کھڑے ہوں گے
بھیڑوں کی مانند جو ہوں بھلے — وہ داہنی قطاروں میں ہوں گے کھڑے
بائیں طرف باقی ہوں گے کھڑے — اجر برے کاموں کا بھرنا پڑے
تب ابن آدم بڑی زور سے — مبارک کہے گا جو داہنے کھڑے
اب میراث میں لو ابد زندگی — جو دنیا سے پہلے مقرر ہوئی
خوشی میں رہو اور سلامت رہو — سنگت مرے باپ سے تم کرو
جزا ہے یہ دنیا کے ان کام کی — مرے نام سے جو کہ تم نے تھی کی
میں بھوکا تھا کھانا کھلایا مجھے — میں پیاسا تھا پانی پلایا مجھے
پردیسی تھا تم نے گھر میں رکھا — ننگا تھا کپڑا پہنایا مجھے
میں بیمار تھا تیمارداری کری — میں قیدی تھا آ پرسش تم نے کی
وہ کہیں گے کب اے خداوند ہوا — نہیں تو اس حالت میں دیکھا گیا
کہیگا غریبوں سے جب یہ کیا — بھائی تھے میرے تو مجھ سے کیا

سمجھو لو عزیزو تم بھی کرو — ابد زندگی تاکہ حاصل کرو
پھر ابن آدم جو عادل بڑا — انبوہ کو جھڑکے جو بائیں کھڑا
تاریکی میں جاؤ اے لعنت زدہ — کیا کام دنیا میں برے سے برا
یتیموں غریبوں کو ٹھکرا دیا — بیواؤں کی پونجی کو لٹوا دیا
بھوکے پیاسوں کی پرواہ نہ کی — پردیسی، بیماروں کی پرسش نہ کی
وہ بھی کہیں گے یہ کب ہو گیا — کبھی ایسی حالت میں تو نہ ہوا
کہیگا جب ایسے چھوٹوں کے ساتھ — کی بدسلوکی تو کی میرے ساتھ
ایسے ہی بندے ہیں میرے عزیز — رہو دور مجھ سے کہ ہو بدتمیز
عذاب جہنم تمہاری سزا — رونا پیٹنا واں یہ ہو گا صدا
آگاہی کی خاطر یہ پیش ہو گیا — کرو کام اچھے کرو نہ برے

۱۴۳ - حاکموں کے یسوع کو پکڑنے اور مارنے کے منصوبے

متی ۲۶: ۱-۵ و ۱۴ و ۱۶، مرقس ۱۴: ۱-۲ و ۱۰ و ۱۱، لوقا ۲۲: ۱-۶

تعلیم یسوع جب یہ دے چکا — شاگردوں کو پاس اپنے جمع کیا
کہا ان سے نزدیک ہے عید فسح — مسیحا اسی دن بھی ہو گا فسح
تا پورا ہو یہ سب مقرر جو تھا — فریسیوں نے برا حیلہ کیا
یہودی فقیہی جمع ہو گئے — سن ہڈرم کے سردار بھی آ گئے
سردار کاہن کیافاس تھا — اسی کے محل میں یہ جمع ہوا
منصوبے و حیلے لگے سوچنے — کہ کس طور یسوع ناصری پکڑ لیں
ظاہر پکڑنے کی جرأت نہ تھی — بڑی بھیڑ سمجھے تھی ہے یہ نبی
وہ تھے جانتے کل ہے عید فسح — نہ چاہا کہ بلوا ہووے اس جگہ

کہا دل میں روحی سپاہ کو لیں
یہی سوچتے تھے وہاں آ گیا
اسی شام وہ بالا خانے میں تھا
یسوع نے یہوداہ کو اس جا کہا
یہوداہ تاریکی میں باہر گیا
گر پکڑاؤں اس کو تو دو گے کیا
دیا ہم تیس دینے کو وعدہ کیا
وہ سمجھا جانتا جائیگا باغ میں

انہی کے وسیلے پکڑ اس کو لیں
یہوداہ جو شاگردوں میں ایک تھا
جہاں عید فسح کا کھانا ہوا
جا کر کام جو تو نے سوچا کیا
فریسی فقیہوں سے جا ملا
بتا دو تم مجھ کو ابھی برملا
یہوداہ نے مانا چلا وہ گیا
شاگرد تھوڑے ہونگے ساتھ میں

۱۴۴- یسوع کا پطرس کے منکر ہونیکا بتانا متی ۲۶: ۳۱-۳۵

یسوع نے شاگردوں سے پھر یہ کہا
فریسیوں سے پکڑا جاؤں گا اب
تم حیران ہو کے مجھے چھوڑ دو
بول اٹھا پطرس اے میرے خدا
یسوع نے کہا سن لے یہ اب صبح
چڑھے گا جو دن مرغ جب بانگ دے

ابن آدم کے جانے کا وقت آگیا
قتل کرنے کا فتوے دیوینگے سب
پر فدیہ میں دونگا میں ہی جان کو
نہ چھوڑوں گا تجھ کو میں ہونگا فدا
تین بار انکار کرے گا تبھی
تو انکار دربار ہی میں کرے

ساتویں فصل

۱۴۵- یسوع کے آخری کلمات

پہلا کلام: یسوع کا اپنے دوبارہ آمد کا بتانا } یوحنا ۱۴: ۱-۶

دلوں میں تم اپنے نہیں گھبراؤ
محل ہیں بہت گھر ... اگر

بھروسہ خدا پر ہے مجھ پر بھی کرو
تیار اک کروں گا تمہارے لئے

کہ جس جا رہوں میں واں تم بھی رہو
تمہیں لینے کو میں خود پھر آؤنگا
جہاں میں جاتا تم ہو جانتے
تھوما نے کہا اے میرے خدا
برائے مہربانی رستہ بتا
یسوع نے کہا دیکھ راہ میں ہی ہوں
نہیں پاس کوئی پہنچا خدا باپ کے

جدا پھر نہ ہو گے سدا ساتھ ہو
اٹھا کر تمہیں واں یہ لے جاؤں گا
اور رستہ اسی کا بھی پہچانتے
نہیں جانتے جاتا ہے کس جگہ
چلیں پاس تیرے رہیں واں سدا
حق ہوں اور زندگی میں ہی ہوں
کوئی آدمی جو یہ راہ نہ چلے

۱۴۶- دوسرا کلام: یسوع کا اپنی خداوندیت کا ظاہر کرنا یوحنا ۱۴: ۷-۱۵

اگر جان لیتے کہ میں کون ہوں
میری ہستی نکلی اسی ذات سے
پر اب تم نے جانا مرے باپ کو
جب فلپوس نے یہ سن لیا
کافی یہ جلوہ بہت ہووے گا
یسوع نے کہا کیوں تو سمجھا نہیں
نہیں جانا تو نے کہ میں کون ہوں
میں ہوں باپ میں باپ مجھ میں ہوا
سب کلمات میرے یہ میرے نہیں
ابد میں تھا کلمہ تھا کلمہ خدا
سمجھ لو کہ باپ اور بیٹا ہیں ایک
مرے کام جو معجزانہ ہوئے

سمجھ لیتے اس کو کہ میں وہی ہوں
یوں ہی میں برابر ہوا باپ کے
دکھاتا اسے ہوں ابھی آپ کو
کہا باپ اپنا ابھی تو دکھا
سمجھیں گے دیکھا ہے ہم نے خدا
رہا ساتھ میرے وہیں اور نہیں
جو ہے باپ میرا وہی میں بھی ہوں
یہ بھید الٰہی سمجھ لو ذرا
اسی کے ہیں گو نکلے مجھ سے یہیں
ہیں بھی وہ ہی کلمہ جو تم نے سنا
اسی سے مرے کام سب ہیں انیک
کرشمہ خدا کے ظاہر مجھ سے ہوئے

سنو بات افضل تمہارے لئے
کرے گا وہی کام ان سے بڑے
کہ جاتا ہوں اب تو میں گھر باپ کے
کہ روح پاک قادر وہ نازل کرے
پس جو کچھ تم مانگو مرے نام سے
یقیں کر لو جو کچھ تم مانگو یہاں
میری محبت میں قائم رہو

کہ یہ کام میرے جو میں نے کئے
جو ایمان رکھے وہ بھی مجھ پر کرے
اور درخواست کروں گا تمہارے لئے
کرو کام قدرت سے تم بھی بڑے
باپ اور بیٹا وہ پورا کرے
دیا جائے گا سب تمہیں ابھی جاں
حکم مانو زندہ ہمیشہ رہو

۱۴۷- تیسرا کلام یسوع کا روح القدس دینے کا وعدہ - یوحنا ۱۴: ۱۵-۲۶

میں جاتا ہوں باپ آسمانی کے پاس
کروں گا میں درخواست وہ باپ سے
میرے نام سے وہ یہاں آئیگا
وہ روح حق ہے جو آتا یہاں
کسی نے جہاں میں نہ دیکھا اسے
نہیں روشنی میں چلے وہ کبھی
پر نازل وہ ہو کر ہمیشہ رہے
نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں رنج میں
یہ بھی سمجھ لو میں پھر آؤں گا
کہ جہاں میں رہتا واں تم بھی رہو
نہ دیکھو تھوڑی دیر مجھ کو یہاں
رہو زندہ جیسے کہ میں زندہ ہوں

رکھو تم امید اور مجھ پر بھی آس
کہ روح القدس کو وہ نازل کرے
ہدایت تمہاری وہ کرپائے گا
نہیں اس کو پاتا کوئی اس جہاں
جہالت اور تاریکی میں وہ پھنسے
کہ فرزند تاریکی تھے وہ سبھی
تمہاری ہدایت ہمیشہ کرے
تسلی وہ دیگا ہر اک رنج میں
اور ساتھ اپنے تم کو میں لیجاؤں گا
سلامت ہمیشہ خوشی میں رہو
کہ میں جا رہا ہوں گا پرے آسماں
پھر آؤں گا واپس اور تم سے ملوں

تم جانو گے بھیدوں کو جو ہیں بڑے
میں اور باپ میرا ہے اک ذات کے
حکم جانتا مانتا جو مرے
مرے باپ کا وہ پیارا بنے
وہ ہم میں ہم اس میں اک ہو جائیں گے
یہوداہ تب بول اٹھا یہ کیونکر ہوا
یسوع نے کہا وہ جو محبت کرے
روح پاک جب تم میں آ کر بسے
نہ گھبراؤ تم یہ کہ کیوں کر ہوا
رکھو پکا ایمان کر لو یقین
سلامت رہو تاکہ تم رہو

کہ میں باپ میں باپ مجھ میں رہے
بیٹا برابر ہوا باپ کے
محبت کرے گا ہمیشہ مجھے
میں اور باپ آ کر اسمیں بسے
خوشی خرمی واں سدا پائیں گے
کہ یوں تو نے اپنے کو ظاہر کیا
وہی جان جائیگا ٹھیک سب بڑے
سمجھائے گا سب بھید چھوٹے بڑے
خدا باپ کی طرف سے یہ ہوا
اسی طور باتیں مقرر رہیں
کہ کب ابن آدم کا آنا پھر ہو

۱۴۸- چوتھا کلام: سلامت رہنے کا وصیت نامہ یوحنا ۱۴: ۲۷-۳۱

میں چونکہ دنیا سے اب جاتا ہوں
صلح سلامت جو میں دے رہا
نہ گھبراؤ دل میں نہ ہرگز ڈرو
گو اب میں ہوں جاتا پر واپس آؤں
میرے جانے پر تم مناؤ خوشی
بڑا باپ مجھ سے کہ میں بیٹا ہوں
یہ سب کچھ ابھی تم کو بتلا دیا
کہ جب میری باتیں پوری ہوئیں گی

سلامت رہو یہ وصیت کروں
وہ ایسی نہیں جیسے ہے اس جگہ
کہ روح القدس سا تم سب کے ہو
اور لے جاؤں تم کو ساتھ اپنے رکھوں
کہ میں باپ کے پاس جاتا ابھی
ملوں گا اسے اور خوش ہو رہیں ہوں
اور بھید الٰہی سے واقف کیا
تو سمجھو گے اور کرو گے یقیں

ہیں زیادہ وہ باتیں کروں گا نہیں
کہ سردار دنیا کا ہے آیا یہیں
وہ شیطان لعیں ہے اور زبر بلا سا ہے
نہیں ساتھ میرے کرلو یہ پہچان
سب دنیا بھی جانے محبت مری
جو میں کرتا ہوں باپ سے ہے بڑی
کہ سب حکم اس نے دیئے جو مجھے
بجا لائے بیٹے نے اور پورے کیے
کلام اس کا جب یہ ختم ہو گیا
چلو اٹھو جائیں اک اور جگہ

۱۴۹- پانچواں کلام: سچا انگور اور اسکی شاخوں کی تمثیل سے استاد و شاگرد کا رشتہ ظاہر کرنا — یو ۱۵: ۱-۱۴

اگر جاننا چاہو رشتہ ہے کیا
درمیان اک استاد شاگرد کا
اسی کو سمجھ لو اک تمثیل سے
جو میں پیش کرتا تمہارے لیے
میں سچے انگور کا پیڑ ہوں
باپ اپنے کو باغباں بھی کہوں
اگر شاخ میوہ نہ لائے کبھی
اسے کاٹ کر پھینک دیوے ابھی
پر جو شاخ میوے کو لاتی رہے
اسے چھانٹتا تاکہ بہتر بنے
اسی طرح شاگرد شاخیں بنیں
اور استاد کے ساتھ ہیں لگ رہیں
کلام خدا سے سنایا تمہیں
کہ پھلدار شاخیں تم سب بنیں
رہو قائم مجھ میں اور میں تم میں ہوں
پھلو اور بڑھو تاکہ میوہ پا دیں
کوئی شاخ میوہ نہ لائے کبھی
جو پیوند انگور میں نہ رہی
اسی طور گر مجھ میں قائم نہ ہو
کبھی کوئی پھل بھی دے نہ سکو
پر کثرت سے پھل تم دکھاؤ گے تب
جب قائم رہو مجھ میں سب کے سب
نہیں کوئی بھی پھل تم بھی پیدا کرو
اگر مجھ میں قائم نہ ہر دم رہو
جو شاخ مجھ میں نہ قائم رہے
وہ کاٹی جاتی اور سوکھی رہے

جمع کرتے لوگ ایسی شاخوں کو
تا جل جائیں وہ آگ میں جھونک دو
جو قائم ہے مجھ میں حکم مانتا
وہ سب کچھ ہے پاتا جب دعا مانگتا
جلال خدا تم بھی ظاہر کرو
جب تم زندگی میں بھی پھلدار ہو
تب دنیا بھی جانے گی شاگرد ہو
ملے فائدہ پھل سے سب لوگوں کو
محبت کرے باپ جیسے مجھے
میں کرتا محبت تم ہی سبھوں سے
ہمیشہ محبت میں قائم رہو
احکام مانو ابد تک جیو
حکم باپ کے میں سبھی مانتا
ابد تک ہوں زندہ میں یہ جانتا
یہ سب باتیں میں اب بتاتا تمہیں
خوشی میری تا تم سبھی میں بنیں
نیا حکم میرا محبت کرو
جیسے کہ میں نے تم بھی کرو
بڑھ کے بڑی وہ محبت ہے کیا
کہ قربان جان اپنی کو کر دیا
بچیں جس سے سب جیسے ہوں چھوٹے بڑے
یہ بھید الٰہی کو ظاہر کرے
محبت بڑی کوئی اس سے نہیں
کہ فدیہ میں جان اپنی دیدے یہیں

۱۵۰- چھٹا کلام: یہ رشتہ روحانی اور آسمانی رشتہ ہے جو روح القدس ایماندار اور خدا کے ساتھ مقرر کرتا ہے۔ — یوحنا ۱۵: ۱۵-۲۷

جب یہ رشتہ میرا تمہارا ہوا
کوئی اب سے خادم نہ کہلائے گا
کہ خادم نہ جانے مالک کیا کرے
پر تم جانتے ہو سب کام میرے
بڑے بھید جو باپ نے سونپے مجھے
وہ سب میں نے تم پر بھی ظاہر کیے
اسی لئے تم دوست میرے ہوئے
کہ میں جان دیتا تمہارے لئے
نہیں ساتھ میرے تم آپ ہی ہوئے
پر چنا میں نے تم کو ہے اپنے لئے
محبت کے رشتے سے تم ہو بندھے
جو ہے حکم اعلیٰ خدا باپ سے

اس رشتہ سے پھلدار ہو گے بڑے
جس سے فائدے ان سب کو ملے

جو ایمان لاکر پھلیں اور بڑھیں
اور میری خوشی میں وہ داخل ہو دیں

یہ رشتہ ہے روحانی آسمان سے
نہیں توڑ کوئی پاتا اس دنیا میں سے

محبت کرو یہ حکم ہے نیا
سب اک جان ہوں نہ مجھ سے دوسرا

سمجھ لو کہ دنیا بھی نفرت کرے
تم سب کو جو شاگرد مرے ہوئے

مجھے بھی حقارت سے رد کر دیا
کہ فرزند تاریکی کے تھے سدا

اگر تم بھی دنیا کے بن کے رہو
صاحب سلامی تمہیں سب سے ہو

پر تم نہ ہو دنیا کے میرے ہی ہو
اسی ایمان میں تم اب پکے رہو

نہیں دنیا کے پر جاؤ دنیا میں
آگاہ کرو تاکہ وہ نہ مریں

گناہوں کی معافی خدا سے ہوئی
جو فدیہ سے میرے مقرر ہوئی

مثال عام دنیا کی تم جانتے
نہیں بڑا شاگرد استاد سے

مجھ استاد کو جب کہ رد کر دیا
تمہیں سے سلوک ایسا ہی ہو دیگا

پر قادر روح القدس جب آویگا
تمہاری مدد ہر طرح کرے گا

وہ میری گواہی بھی دے گا تبھی
کہ جیسے گواہی بھی تم سب نے دی

کہ تم ساتھ میرے رہے تھے ہمیشہ
جلال خدا ظاہر ہو بیش بیش

۱۵۱۔ ساتواں کلام: یسوع کا شاگردوں کو آنیوالی تکلیف سے آگاہ کرنا

یوحنا ۱۶: ۱-۳۳

میں سب کچھ اب تم کو بتاتا ہوں صاف
نہ گھبرانا تم پر رہو ایک ساتھ

خارج کریں گے فریسی تمہیں
عبادت خانوں سے وہاں اور کہیں

وہ ماریں گے تم کو سبھی جان سے
خدا کی یہ خدمت وہ جانے لے

یہ سب وہ کریں گے نہ کچھ بھی سوچے
نہ جانا خدا کو نہ جانا مجھے

یہ سب کچھ جب ہوگا تو جانو گے تب
کہ بتلا دیا تھا تمہیں سب کے سب

میں نے شروع میں نہ بتلا دیا
کہ میں ساتھ تمہارے تھا رہتا رہا

پر اب میں چلا جاؤں گا یہاں سے
کسی نے نہ پوچھا کہاں جاؤ گے

کہا جب یہ میں نے تم گھبرا گئے
نہ جانا کروں کیا تمہارے لئے

سنو اب کہ روح القدس کیا کرے
جو آئے گا تم پر خدا باپ سے

مرا جانا بہتر تمہارے لئے
میں جاکر کہوں گا۔ یہی باپ سے

کہ روح القدس تم پر نازل کرے
جسے پا کے تم سب بھی فضل بنے

گنہگار دنیا کو قائل کرے
جو نبیوں رسولوں کو گھائل کرے

گناہ بھاری دنیا کا یہی ہوا
میں آیا خدا سے یقین نہ کیا

میری راستی کو بتلائیگا
کہ دیکھو گے نہ مجھ کو یہاں یہ سدا

وہ شیطان کو ملزم بھی ٹھہرائیگا
سردار جہاں بن کے ہے پھر رہا

بہت میری باتیں بھی باقی رہیں
جو اب تک تمہیں سے نہ میں نے کہیں

پر جب روح حق تم پر نازل ہوگا
تب راز الٰہی کو بتلائے گا

نیا بھید تم پر وہ ظاہر کرے
خدا کی طرف سے جو اس کو ملے

بہت باتوں سے تم کو آگاہ کرے
کہ سچے گواہ تم رہو باپ کے

ظاہر کرے گا وہ میرا جلال
جو ہے آسمان و زمیں پر جلال

میرے اختیاروں کو ظاہر کرے
میری پیروی ساری دنیا کرے

پھر یسوع نے ان کو یہ بتلا دیا
مروں گا اور پھر زندہ بھی ہوؤں گا

تھوڑی دیر پھر مجھ کو دیکھو یہاں
زمیں سے میں جاتا پر آسماں

مگر دوبارہ میں پھر آؤں گا
تب تم کو ساتھ اپنے میں رکھوں گا

تب شاگردوں نے آپس میں یہ کہا
نہیں ہم سمجھتے وہ کہتا ہے کیا

یہ کیا بات ہے کہ نہ دیکھیں اسے
یہ جاتا کہاں ہم نہیں جانتے
یسوع نے یہ بھانپا اور ان سے کہا
تم غمگیں ہو گئے میرے جانے سے
کہیں گے خداوند کبھی نہ رہے
مگر سچ یہ جانو میں پھر آؤں گا
تب دنیا میں ہوگا بہت رنج و غم
مگر جیسے عورت جب بچہ جنے
پھر جب وہ بچے کو پیدا کرے
اسی طور بخشش جو تم کو ہوئی
تب اس موقع پر تم نہ مانگو کچھ
رہو ساتھ میرے تم سب اسکے بعد
جو کچھ چاہو گے ملے گا تمہیں
میری بات سمجھی مثالوں سے اب
حضور خدا باپ پہنچو جب ہی
یہ سب یوں ہی ہوگا تمہارے لئے
کہ جیسی محبت دی تم نے مجھے
تم ایمان میرے میں پکے رہو
پس جاتا ہوں میں اب اسی جگہ
شاگردوں نے ملکر تب یہ کہہ دیا
راز الٰہی سمجھ سب لئے

مگر پھر بھی دیکھیں گے ہم سب اُسے
دکھائے گا ہم کو وہ پھر آن کے
میری باتوں نے کیوں پریشاں کیا
کرے دنیا ٹھٹھے اور تم پر ہنسے
یہ دھوکے کی ٹٹی میں بیٹھے رہے
خوشی خبری میں تمہیں پاؤں گا
نہ مانا مجھے تو ہوا یہ ستم
بڑا درد زہ اس کو اس وقت لگے
غم اس کے ہوئے دور خوش ہو رہے
بدل جائیگی اور کروگے خوشی
کہ سب کچھ ملے گا بغیر پوچھے جب
خدا باپ پوری کرے سب مراد
کہ کامل خوشی سب تمہاری بنی
مگر بھید الٰہی بھی فاش ہونگے تب
جلال اور جمال اسکا دیکھو صریح
کہ خدا باپ تم سے محبت کرے
ویسی محبت بیٹا باپ دے
اور جانا میں نکلا خدا باپ سے
جہاں سے نکل کر یہاں آیا تھا
یہاں تیرا اب صاف سب ہو گیا
ضرورت مثالوں کی اب نہ رہی

اب ہم جانتے تو نے جانا سبھی
کہ بتلائے تجھ کو کہ ہوگا کیا
کہ جیسے خدا جانتا بھید سب
یسوع نے یہ سن کر پھر ان سے کہا
ہے تو وہ سچا پر سن لو ذرا
ہر اک تم میں سے اپنی راہ پر ہوا
تب اس گھڑی میں اکیلا نہیں
یہ سب کچھ تو میں نے یوں بتلا دیا
تکالیف دنیا میں آئیں گی بہت
کہ دنیا پر غالب تو میں ہوں سدا
خدا باپ بیٹے اور روح پاک کے

نہ ہوئی ضرورت مجھے بھی کبھی
سبھی بھید دنیا کو سنا رکھ سدا
ویسے ہی جانا ہے تو نے یہ سب
کہ ایمان تمہارا جو مجھ پر ہوا
کہ چھوڑو گے تم سب مجھے اسی جگہ
اور گھبرا کے پوچھا کہ یہ کیا ہوا
میرا باپ ہے ساتھ میرے یہیں
رہو قائم مجھ میں سلامت سدا
مگر یاد رکھو یہی ہر جہت
خاطر جمع ہو اور کرو حوصلہ
میں برکت اب دیتا جو ہمیشہ رہی

۱۵۲ - آٹھواں کلام: خداوند یسوع مسیح کی دعائے خیر

یوحنا ۱۷: ۱-۲۶

کلام آگاہی جب وہ دے چکا
آنکھیں اٹھائیں بر آسماں
اے باپ آسمانی وقت آ گیا
ظاہر جلال ہوگا اس سے تیرا
کہ اکلوتے بیٹے کو بھیجا یہاں
بخشی ہے قدرت بر روئے زمیں
کہ فدیہ سے میرے وہ بچ جائینگے
ابد زندگی تو صرف یہ ہی ہے

دعائے خیر کو کہنے لگا
کہ مانگے دعا سفارش یہاں
جلال پسر کا تو نمایاں کرا
کہ تو نے محبت جہاں سے کیا
کہ فدیہ میں دے دیے وہ ابدی جان
بچائے ہے سب جو ہو پر یقیں
ابد زندگی کو وہ پا جائیں گے
کہ سچا اور زندہ خدا تو ہی ہے

اور جانیں مجھے کہ تو نے بھیجا ہے
اور جو کام کرنے کو دیا ہے ہمیں
مجھے بخشی اپنا جلال عظیم
ظاہر کیئے تیری ذات و صفات
وہ احکام میرے سبھی مانتے
تیرا کلام ان کو پہنچا دیا
انہوں نے اب جانا کہ میں کون ہوں
دعا انکے لئے میں اب مانگتا
جو سب میرے ہیں وہ اب تیرے ہوئے
پر اب میں جہاں میں نہیں رہونگا
حفاظت خبرداری ان کی اب کر
کہ وہ ایک ہو جاویں اسی طرح
ہیں جب تک کہ دنیا میں تھا انکے ساتھ
نہیں ان میں سے کوئی گمراہ ہوا
اب میں پاس تیرے ہی آنے کو ہوں
دیئے میں نے احکام تیرے انہیں
ہوا اس لئے کہ وہ دنیا کے نہ تھے
دعا میری ہے کہ رہیں دنیا میں
جیسے تو نے بھیجا ہے مجھ کو یہاں
حفاظت تو کر ان کی شیطان سے
اپنی سچائی سے پاکیزہ کر

کہ سارے جہاں کا وہ منجی بھی ہے
اسی کو اب پورا کروں گا ہمیں
کہ تو باپ میرا ہے رحمان الرحیم
ان سب پر جو ہر دم میرے ساتھ
حضوری میں تیرے سدا ہیں جھکے
جو مانا انہوں نے اور پھیلا دیا
میں نکلا تجھ ہی سے تیری ذات ہوں
سلامت صحیح رکھ تو ان کو سدا
جو تیرے ہیں وہ اب بھی میرے ہوئے
رہیں گے وہ دنیا میں تجھ سے جدا
کہ جب تک نہ آوے وہ روز حشر
کہ تو اور میں جیسے ہیں اسطرح
رکھا حفاظت سے اپنے ہی ساتھ
یہودا اسقرتی لعنتی کے سوا
تیرا اطمینان میں انہیں بخش دوں
پر دنیا نے نفرت سے دیکھا انہیں
جیسے مجھ ہی سے نفرت کیئے
ہماری وہ بھی گواہی بھی دیں
ویسے بھیجتا ہوں انہیں میں وہاں
جو دشمن بنا ہے لوگوں ہی سے
کہ قائم رہیں تم میں وہ سر بسر

ان کی ہی خاطر میں آیا یہاں
رہیں قائم حق میں کہ جیسے بھی ہوں
دعا میری نہ صرف ان کے لیئے
کہ ایک جان وہ سب بھی ہم میں ہیں
تب دنیا بھی مانے کہ میں کیوں یہاں
جلال اپنا تو نے مجھے بخش دیا
اسی سے وہ سب ہم میں اک ہو گئے
حقیقی محبت اسی سے بنے
دعا میری اے باپ تجھ سے کروں
جلال آسمانی وہ تب دیکھیں گے
تو راز محبت ازل سے جو ہے
اے باپ میرے جو تو راستباز
کہ گو دنیا نے تجھکو نہ جانا کبھی
میں تیری محبت میں قائم رہا
تری ذات پاک کو ظاہر کیا
اب ہم سب کو اس میں تو رکھ لے سدا

اور پاکیزہ رکھ انہیں در جہاں
ستائش خدا کی میں ان سے سنوں
پیروان کے لئے بھی جو شاگرد بنے
کہ جیسے ہم دونوں بھی اک جان ہیں
کہ بھیجا ہے تو نے مجھے اس جہاں
میں نے انہیں اس میں شامل کیا
روحانی یگانگت میں کامل ہوئے
جب دنیا یہ دیکھے یقین تب کرے
وہ ہوں ساتھ میرے جہاں میں رہوں
جب اک ہو کے ہم میں وہ مل جائینگے
وہ سمجھیں گے جو ہم میں قائم اب ہے
دعا میری تجھ سے یہی بار بار
پر میں نے ازل سے یہ جانا سبھی
اور شاگردوں کو اس میں قائم کیا
دنیا میں جب میں مجسم ہوا
دعا خیر کی میری سن اے خدا

۱۵۳- یسوع کا بالاخانے سے کی طرف جانا

متی ۲۶: ۳۰-۳۵، مرقس ۱۴: ۲۶-۳۱، لوقا ۲۲: ۳۹، یوحنا ۱۸: ۱-۳

جب کلام اپنا یسوع ختم کر چکا
زیتوں کے پہاڑی کی جانب گیا
زبور اک گایا اور وہاں سے اٹھا
راہ چلتے اس نے پھر یہی کہا

اسی رات تم سب بکھر جاؤ گے — مجھے چھوڑ کر تم چلے جاؤ گے
ذکریاہ نبی نے یونہی کہہ دیا — گڈریئے کو ماریں گے کوڑا بڑا
بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی — نہیں خبر لے گا ان کی کوئی
پر جب مر کے میں زندہ اٹھوں گا — گلیل میں جا کے خبر ان کی لوں گا
تب پطرس نے کہا اے میرے خدا — نہ چھوڑوں گا ہرگز میں تجھکو سدا
چاہے موت کی گھاٹ جانا بھی ہو — جدا میں ہونگا جو ہو سو ہو
یسوع نے کہا اے پطرس تو جان — دفعہ تین منکر تو ہوگا اس آن
صبح کا مرغ بانگ دے نہ ابھی — تو منکر بنے گا یہ بات ہے صحیح
نہ صرف پطرس نے یہ کہا تھا — اوروں نے بھی دم دلاسہ دیا
چلیں گے رہیں گے تیرے ساتھ سب — خدمت کرینگے جیسے کرتے اب
گتسمنی کے باغ میں آگئے — پہر رات گذرے وہاں پہنچ گئے

۱۵۴- گتسمنی میں جان کنی کی حالت

متی ۲۶: ۳۶-۴۶، مرقس ۱۴: ۳۲-۴۲
لوقا ۲۲: ۴۰-۴۶

جب پہنچے وہ باغ گتسمنی میں — سب شاگرد اس کے تھے ساتھ جو
کہا ان سے بیٹھو تم سب اس جگہ — میں جاتا ہوں آگے کروں گا دعا
پطرس اور زبدی کے دو بیٹوں سے — کہا چلو ساتھ میرے اور آگے بڑھے
یوحنا اور یعقوب ہمراہ ہوئے — کہا ان سے جاگو وہ ہوشیار رہے
ہوئی جان بھاری اور غمگین ہوا — جب جانا کہ مرنے کا وقت آگیا
تب دل سوز ہو کر دعا میں کہا — کیا ممکن ہے یہ وقت ٹل بھی سکا
پر میری یہ مرضی نہ پوری ہووے — تیری مرضی اے باپ پوری رہے
تب واپس ہوا پاس شاگردوں کے — اور دیکھا کہ وہ سب ہیں سوئے پڑے

کہا ان سے کیوں تم یوں سوتے رہے — نہ اس دم میرے ساتھ جاگا کئے
جسم آدمی کا تو کمزور ہوا — پر روح میں ہے قوت کہ جاگے سدا
رہو جاگتے نہ کہ سوتے رہو — وگرنہ گرفتار دشمن سے ہو
پھر وہ دوسری بار چلا گیا — دعا مانگے باپ سے اس جگہ
کہا اگر یہ پھر نہ ٹل سکے — میری مرضی نہ ہو پر تیری رہے
سہوں گا میں سب کچھ اور پورا کروں گا — اور راہ نجات کو یوں کھولدوں گا
جب آیا تو دیکھا وہ سوتے رہے — بڑی بھاری نیند وہاں سب دبگئے
تب چھوڑا انہیں جیسے وہ تھے پڑے — گیا وہاں سے کہ دعا پھر کرے
وہ تھا جانتا وقت اب آگیا — گنہگاروں کے ہاتھ میں اب پڑا
دعا مانگی پھر باپ سے یوں کہا — جو ہونا ہے پورا تو کر بر ملا
اٹھو دیکھو دشمن بڑھا آتا ہے — گرفتار کرکے وہ لے جاتا ہے

۱۵۵- یہوداہ کا دھوکہ دینا اور یسوع کی گرفتاری

متی ۲۶: ۴۵-۵۰ / ۵۰-۵۶، مرقس ۱۴: ۴۳-۴۵ / ۴۹-۵۰، لوقا ۲۲: ۴۷-۴۸ / ۴۹-۵۲، یوحنا ۱۸: ۳-۱۱ / ۴-۱۹

ابھی باتیں شاگردوں سے کرتا تھا — یہوداہ اسکریوتی وہاں پہنچ گیا
بہت سے سپاہی بھی تھے اسکے ساتھ — کہ پکڑوائے یسوع غیروں کے ہاتھ
تھے رومی سپاہی اور ہیکل کے بھی — جو سردار کاہن نے بھیجے صریح
وہ تلواریں بھالے لئے ہاتھ میں — چلے آئے یہوداہ کے ساتھ میں
یہوداہ نے ان کو نشاں یہ دیا — کہ بوسہ جسے دوں وہ یسوع ہوا
پکڑ لینا فوراً تم اس کو وہاں — کہ گڑبڑ گرفتاری میں نہ ہو وہاں
یہوداہ جب آیا جہاں یسوع تھا — صاحب سلامی کر بوسہ دیا

سپاہیوں نے پکڑا اور باندھا اسے — اور سردار کاہن کے گھر لے چلے
تب پطرس جو اسوقت حاضر رہا — تلوار کھینچی اور لڑنے لگا
اک سردار کاہن کا نوکر پکڑا — تو پطرس نے کان اسکا اڑا دیا
جب یسوع نے دیکھا تو ڈانٹا اسے — ہرگز لڑو نہ تم میرے لئے
جو تلوار کھینچے اسی سے مرے — لڑے گا کسی سے وہ خود ہی گرے
نہیں جانتا تو حکم گر کروں — ہزاروں فرشتوں سے سب مار دوں
پر ہونا یہی تھا میں پکڑا جاؤں — اور جان اپنی فدیہ میں قربان کروں
تب یسوع مخاطب ہوا بھیڑ سے — تم تلوار بھالے لائے کس لئے
میں ہر روز ہیکل میں آتا رہا — مجھے کسی نے پکڑا نہ تب
یسعیاہ نبی نے نبوت جو کی — وہ ساری کی ساری اب پوری ہوئی
یہ شاگرد سن کر تو گھبرا گئے — اسے چھوڑ کر بھاگ وہاں سے گئے

۱۵۶۔ یسوع اناس اور کیافس کے سامنے پیش کیا گیا

متی ۲۶: ۵۷-۵۸، مرقس ۱۴: ۵۳-۵۴، لوقا ۲۲: ۵۴-۵۵، یوحنا ۱۸: ۱۳-۱۵، ۱۹-۲۴

کپتان رومی سپاہ آ گیا — یسوع کو باندھا حکم یہ دیا
یسوع کو اناس کے گھر لے چلو — کہ پہلے وہاں پرسش اسکی کرو
اناس کیفاس کا داماد تھا — اور سردار کاہن کیفاس ہی تھا
اسی نے سنہیڈرم میں یہ کہا تھا — کہ شریعت کو یسوع بہت توڑتا
گرفتار کر لو کہ فتوے ہم دیں — اور شریعت کی رو سے سزا ہو دیا
یہ بہتر کہ اک شخص مارا جائے — بجائے کہ سب قوم فنا ہو جائے
اناس نے دیکھا یسوع کو بندھا — کہا لے چلو منصفی کی جگہ

کیفاس کے دربار میں لے گئے — کہ شریعت کی رو سے فیصل کرے
کیفاس نے پوچھا شاگرد کون تھے — کہاں ہیں اور کتنے تیرے ساتھ تھے
شرع کے اصولوں کو تو جانتا — پر کیا تو ان سب کو مانتا
یسوع نے کہا میں اور شاگرد بھی — ہر روز ہیکل میں آتے سبھی
تو کیوں پوچھتا انکے بارے میں اب — سوال انکے بارے میں ہیں بے سبب
جب اک رومی حاکم نے یہ سن لیا — مارا منہ پہ تھپڑ بڑے زور کا
تو سردار کاہن سے گستاخ ہوا — کہ ایسا جواب اس کو تو نے دیا
تب یسوع نے اسکو صفا کہہ دیا — تو کیوں مارتا ہے میں نے سچ کہا

۱۵۷۔ یسوع سنہیڈرم میں پیش ہوا

متی ۲۶: ۵۹-۶۶، ۶۹-۷۵، مرقس ۱۴: ۵۵-۶۴، ۶۶-۷۲، لوقا ۲۲: ۵۶-۶۲، یوحنا ۱۸: ۱۵-۱۶، ۱۲-۱۷

یسوع پطرس سنہیڈرم پیش ہوا — جہاں لگا تھا بڑا جمگھٹا
سب سردار کاہن اور حاکم بڑے — جمع ہو گئے تاکہ فیصل کرے
اور پطرس بھی پیچھے وہاں آ گیا — اور چپ چاپ لوگوں میں تھا وہ کھڑا
سوالات یسوع سے ہونے لگے — جرائم شرع توڑنے کے ڈھونڈے
گواہ جھوٹے بہت وہاں اٹھ کھڑے — خطا اس میں کوئی نہ وہ پا سکے
کوئی گواہی نہ ایسی ملی — کہ فتوے موت کا ایسے دیویں
جب ایک بول اٹھا کہ میں نے سنا — کہ ہیکل کو ڈھا دوں گا اسی جگہ
میں فوراً اسی کو کھڑا کر دوں گا — تین ہی دنوں میں ہے سخن تم ذرا
یسوع نے چپ چاپ یہ سن لیا — جواب اس کا اس نے نہ کچھ بھی دیا
تب سردار کاہن نے پوچھا اسے — یہ تہمت لگی ہے جواب اس کا دے

جب دیکھا کہ یسوع نہیں بولتا
سنا میں کہ تو نے تو دعویٰ کیا
یسوع نے کہا تو نے سچ کہہ دیا
میں جاتا یہاں سے تو اب جانے
وقت پہ ادا ہونے پہ پھر آؤں گا
ظہور جلال ہوگا آسماں میں
سنا جب یہ سردار کاہن نے سب
کہ کفر عظیم اس نے یہ کہہ دیا
نہیں اور کوئی گواہی ضرور
تب لوگوں نے اس کا تمسخر کیا
بہتوں نے گھونسے مارے اسے
بتاتا تو اپنے کو اک نبی

تو سردار کاہن نے اس سے کہا
کہ میں ابن آدم ہوں پسر خدا
حقیقت میں میں ہوں جو تو نے کہا
داہنے ہاتھ بیٹھوں گا میں باپ کے
جلال اور قدرت بہت پاؤں گا
سارا جہاں دیکھے اس آن میں
پھاڑے اپنے کپڑے جلایا وہ تب
موت کا فتوے شرع نے دیا
چلو لے چلو اس کو حاکم کے حضور
منہ پر تھوکا اور بے عزت کیا
اور پوچھا بتا کس نے مارا تجھے
بتا کیا کچھ گذرے گا تجھ پر ابھی

۱۵۸- پطرس کا منکر ہونا اور توبہ کرنا

یوحنا ۱۸: ۱۵-۱۸، ۲۵-۲۷
متی ۲۶: ۶۹-۷۵، مرقس ۱۴: ۶۶-۷۲، لوقا ۲۲: ۵۴-۶۲

پطرس وہاں نوکروں ساتھ تھا
واں لڑکی نے دیکھا پہچانا اسے
تب پطرس نے فوراً انکار کیا
تھوڑی دیر میں پھر کسی نے کہا
دوبارہ پھر پطرس بھی منکر ہوا
جب اوروں نے پطرس کی بولی سنی

خاموشی سے بیٹھا تھا اک جگہ
ضرور ہے یہ یسوع کے شاگردوں سے
کہا میں یسوع کو نہیں جانتا
کہ یہ بھی تو یسوع کے ساتھ تھا
میں اس کا کبھی نہیں ساتھی ہوا
کہا یہ گلیلی ہے صاف و صریح

ہو منکر سہ بارہ روانہ ہوا
تب یسوع نے پطرس کو دیکھا وہیں
باہر نکل کر وہ رویا بہت

اور بانگ مرغ کو صاف سن لیا
اسے باتیں یسوع کی یاد آگئیں
توبہ کی معافی مانگی اس وقت

۱۵۹- یسوع پر کفر کے سبب سے فتوئے موت دیا گیا

متی ۲۷: ۱-۲، مرقس ۱۵: ۱، لوقا ۲۲: ۶۶-۷، ۲۳: ۱

صبح جب ہوئی جمع سب ہوئے
شرع کی وہ رو سے تھا کافر ہوا
مگر ان کا فتوے تو کافی نہیں
کہ جب تک نہ رومی حکومت کہے
تب پنطوس پیلاطوس پاس لے گئے

یسوع پر فتوے موت دے گئے
اپنے کو خدا کے برابر کیا
کوئی جان سے مار سکتا نہیں
حکم سب یہودی کے باطل ہوئے
کہ رومی حکومت سے فتوے ملے

۱۶۰- یہوداہ اسکریوتی کی ہولناک موت

متی ۲۷: ۳-۱۰
اعمال ۱: ۱۸-۱۹

یہوداہ جو اس پر ایمان لایا تھا
تو پچھتایا دل میں یہ فیصلہ کیا
لئے تیس درہم اور ہیکل چلا
لو یہ تیس درہم میں نے خون کیا
انہوں نے کہا ہم کو اس سے کیا
درہم تیس پھینکے زمیں پر وہیں
تب ہیکل کے سرداروں نے یہ کہا
ہیکل کے خزانے میں نہیں ڈالتے

سنا موت کا فتوے اس پر لگا
مسئلہ جو کہ پایا وہ خونی ہوا
اور سردار کاہن سے یہ کہہ دیا
کہ راستباز یسوع کو پکڑوا دیا
کہ ان سے وہی کام جو تو جانتا
گیا باہر اپنے کو پھانسی دے دی
جب سکوں کو لے کر جمع کر لیا
کہ سکے تو یہ سب ہوئے خون کے

تب سوچ کے فیصلہ یہ کیا — اور کمہار کا کھیت خریدا گیا
کہ جو اجنبی شخص یہاں مرے — دفن اس کو اس کھیت میں کریں
کہا یرمیاہ نے وہ پورا ہوا — کہ وہ تیس چاندی کے سکے بکا
سبھی قیمت جو اس کے جسم پر لگی — خریدا گیا جس سے بڑا بھی
خدا کے علم میں جو تھا وہ ہوا — ان سب آدمیوں کے ذریعے ہوا

۱۶۱- یسوع کا پنطوس پیلاطوس کے سامنے پیش کیا جانا

متی ۲۷: ۱۱-۱۴، مرقس ۱۵: ۲-۵، لوقا ۲۳: ۳-۵، یوحنا ۱۸: ۲۸-۳۸

عدالت میں پنطوس پیلاطوس کے — یسوع بندھے کو وہاں لے گئے
سحر کا وقت تھا فسح کا تھا دن — گئے ساتھ اس کے نہ سردار کاہن
لازم یہ تھا فسح کھائیں صبح — وگرنہ وہ ناپاک ہوں اس جگہ
جب یسوع عدالت میں پہنچ گیا — پیلاطوس اس وقت حاضر ہوا
پوچھا اس نے لوگوں سے جرم کیا کیا — کہ عدالت میں یسوع ہے لایا گیا
انہوں نے کہا مجرم ہے یہ بڑا — موت کا فتوے شرع نے دیا
پلاطوس نے تب انہیں یہ کہا — شریعت کے موافق کرو فیصلہ
یہودیوں نے پھر جواب یہ دیا — نہیں مار سکتے حکم رومی سوا
یوں نہیں ہونا تھا جیسے ایک دفعہ — یسوع نے کہا تھا مروں کس طرح
پیلاطوس عدالت میں پھر آگیا — اور یسوع سے اس نے سوال اک کیا
کیا بادشاہ تو یہودیوں کا ہے — بتا دے تو مجھ کو ابھی یہ صفا
یسوع نے کہا کیا یہ تیرا سوال — یا اوروں نے ڈالا یہ تجھ پر وبال
کہا اس نے میں تو یہودی نہیں — تری قوم نے تجھ کو بھیجا۔ نہیں

جرم کیا کیا تو بتا دے مجھے — کہ موت کا فتوے دیا ہے تجھے
یسوع نے کہا بادشاہت مری — اسی دنیا کی وہ کبھی نہ ہوگی
مری بادشاہت ہے آسماں کی — یہ تھی اور نہ ہوگی اس جہاں کی
کہا اس نے پھر کیا تو ہے بادشاہ — تو ہی نے کہا یہ نہ میں نے کہا
گو دنیا میں ہوں میں پیدا ہوا — کبھی نہ ہونگا میں اس دنیا کا
میں آیا کہ حق پر گواہی دیدوں — سدا میں سچائی اور حق سے رہوں
پیلاطوس نے پوچھا حق ہے کیا — جواب اس کا یسوع نے کچھ نہ دیا
یہ سن کر پیلاطوس باہر گیا — یہودی فریسیوں سے یہ کہا
میں کوئی جرم اس میں پاتا نہیں — کہ میں موت کا فتوے اس پر دیدوں
سنو یہ پیلاطوس نے کیوں کہا — جب باتیں یسوع سے وہ تھا کر رہا
پیلاطوس کی جورو نے جب سنا — کنیز بلا کر اسے یہ کہا
میری بہن ملکہ تبریاس نے — کئی بار مجھ کو بتایا اس نے
کہ قیصر اور اس کے گھرانے نے — سنے کارنامے یسوع نے کئے
کلیسا قیصر گھرانے بنی — فلپی چار بائیس پڑھو تم ابھی
کہا اس نے ہاتھ اپنے تو باز رکھ — خون مسیح سے سمجھ لے یہ حق
یہ ہے راستباز آدمی ہے نبی — مسیحا جو آنا تھا یسوع ہی
پیلاطوس نے چاہا کرے اس کو رہا — مگر آخر کار موت کا فتوے دیا

۱۶۲- پیلاطوس نے رہا کرنے کی کوشش کی مگر آخر کار مجبوراً موت کا فتوے دیا

متی ۲۷: ۱۵-۳۰، مرقس ۱۵: ۶-۱۹، لوقا ۲۳: ۱۳-۲۵، یوحنا ۱۹: ۱-۱۶

پیلاطوس باہر دوبارہ گیا — کہا میں کروں گا اب اس کو رہا

تمہاری رسم بھی ہے اس عید پر   کہ چھوڑو اک قیدی کو تم سر بسر
براباس یسوع جو قیدی کھڑے   رہا کر دوں یسوع تمہارے لئے
بڑی بھیڑ اک دم چلّا اٹھی   رہا کر براباس نہ یسوع ابھی
براباس چور اور بدشمار تھا   پر تو بھی پسند اس کو سب نے کیا
تو پھر یسوع کے ساتھ کیا چاہیے   کہا موت کا فتوےٰ اس پر کر دے
پیلاطوس نے پھر اک باسن منگوا   لئے ہاتھ اپنے اسی میں دھلوا
کہا پاک میں اس کے خون سے ہوا   خون اس کا تمہارے سروں پہ ہوا
انہوں نے کہا ایسا ہوگا نہیں   تو پھر سن لے یسوع کا دعویٰ یہیں
یسوع نے کہا تھا میں ہوں بادشاہ   برابر وہ بنتا قیصر شاہنشاہ
گر یسوع کو تو اب رہا کر بھی دے   تو دوست قیصر کا تو نہ رہے
پیلاطوس نے بات جب یہ سنی   ڈرا دل میں کہ بلا سر پہ بنی
گھبرا کے پوچھا کروں میں کیا   تو اک دم چلا کے سب نے کہا
موت صلیبی کا فتوےٰ تو دے   کسی طور اس کو رہا نہ کرے
کہا جاؤ لے کر صلیب اسکو دو   اور ہرگز تم تہمت نہ مجھ پہ کرو

۱۶۳- یسوع پر ٹھٹھے کرنا اور صلیب دینے کو لے جانا

متی ۲۷: ۲۶-۳۸، مرقس ۱۵: ۲۰-۲۸، لوقا ۲۳: ۲۶-۲۷، یوحنا ۱۹: ۱۶-۱۸

براباس ڈاکو رہا کر دیا   یسوع کو ان کے حوالے کیا
یسوع کو کوڑے لگائے گئے   برے طور ٹھٹھے اڑائے گئے
تب رومی سپاہی وہاں آ گئے   کچہری سے اس کو باہر لے گئے
پوشاک یسوع کی بدلی گئی   ارغوانی پوشاک پہنائی گئی

بڑے کانٹوں کا تاج سر پر دھرا   چھبے کانٹے خون اس کا بہنے لگا
اک سرکنڈا لمبا دیا ہاتھ میں   کہ مانند عصا شاہی سمجھو لیں
تمسخر کیا جھوٹے سجدے کئے   کہ نقلی وہ شاہ ہے بیہودہ بنے
اس پہ پھر تھوکا سرکنڈے لئے   لگے مارنے بے تحاشا اسے
اسی کا لباس اس کو پہنا دیا   صلیب کو کاندھے پہ اسکے دھرا
بڑی بھیڑ کے ساتھ اسے لے چلے   کہ صلیب پہ اسکو واں کھینچ دے
یسوع تھکا ماندہ وہ راہ میں گرا   تو شمعون قرینی کو پکڑ لیا
جو خفیہ شاگرد یسوع کا تھا   وہ بردار صلیب یسوع ہو گیا

۱۶۴- یسوع کا مصلوب ہونا اور پیلاطوس کا خطبہ

متی ۲۷: ۳۳-۴۴، مرقس ۱۵: ۲۲-۳۲، لوقا ۲۳: ۲۷-۴۳، یوحنا ۱۹: ۱۷-۲۴

پھر یسوع کو لے گئے اک جگہ   جسے لوگ کہتے تھے گلگتا
جسے عام فہم زبان میں کہا   کہ یہی تو ہے کھوپڑی کی جگہ
حکومت طرف سے حکم ایک تھا   پلا دیویں ملزم کو واں اک دوا
جو بنتی ہے بہت ملے سرکے ہی سے   وہ اعضا بدن کو بھی بے حس کرے
بنا کر وہ لائے یسوع کو دیا   پر اس نے دوا اسی کو نہ پیا
چاہا اس نے سارے وہ دکھ کو سہے   کہ مکمل کفارہ گناہ کا کرے
اس لئے یوحنا نے یہ کہا تھا   کہ دیکھو ابن آدم خدا کا برہ
جو سارے جہاں کے گناہوں کا بوجھ   اٹھا کر لے جاتا کرو اس کی کھوج
تب یسوع کو لے کر رکھا کاٹھ پر   اور ان میخوں سے ٹھوکے گئے ہاتھ پیر
لباس اس کا لے کر قرعہ ڈال کر   آپس میں بانٹا اسی جگہ پر

نبی کی نبوت یوں پوری ہوئی
پوشاک میری یوں بانٹی گئی
یسوع جب میخوں سے ٹھونکا گیا
صلیب ایک جھٹکے سے گاڑا گیا
بدن کے اعضا سب ہوئے پاش پاش
غضب کے دکھوں کا قہر ہوا پاش
سپاہ رومی ہیکل کے جو تھے وہاں
کہا دیکھیں کیا ہوتا ہے اب یہاں
بلاطوس کا خطبہ تھا ٹنگا وہاں
لکھا جس پر شاہ یہود یہاں
دو چوروں کو مصلوب کیا یسوع ساتھ
ایک داہنے تھا لٹکا دوسرا بائیں ہاتھ
فریسی یہودی جو تھے اس جگہ
لگے طعنے دینے سر اپنے ہلا
کہ تو جس نے کہا دو ہیکل کو ڈھا
تین ہی دنوں میں بنا کر دوں کھڑا
تو اپنے تئیں اب بچا کر دکھا
جو لٹکا صلیب پر تو اب اتر آ
کہا تھا تو نے میں ہوں ابن خدا
یہاں پر کوئی کر معجزہ دکھا
اسی طور سردار کاہنوں نے
بزرگان ہیکل سنگ ٹھٹھے کئے
اوروں کے بچانے کا دعویٰ کیا
بچا اپنے کو خود ہم دیکھیں ذرا
اگر بادشاہ ہے تو اسرائیل کا
صلیب سے اتر تو یقین کر لیا
ایمان تجھ پر ہم لائیں گے
شاہ یہود تجھے مانیں گے
دعویٰ بھروسہ خدا پر کیا
بلا اس کو تا تجھ کو لے وہ بچا
تو ابن خدا ہو کے یہ بھی کہا
برابر خدا کے میں اب ہو گیا
اب ان دعوؤں کو پورا کر کے دکھا
اتر آ صلیب سے سر بدا
اور اک چور نے جو تھا لٹکا ہوا
یہی سب کہا جو انہوں نے کہا

۱۶۵۔ یسوع کے صلیب پر سے سات کلام

پہلا کلام

لوقا ۲۳: ۳۴

گو تھا جان کنی میں وہ لٹکا ہوا
برداشت سارے دکھوں کو کیا

صبر ایوب جو جہاں میں مشہور
کیا اس کو صبر یسوع نے عبور
ایسی مصیبت میں دعا اس نے کی
نہ اپنے لئے دشمنوں کے وہ بھی
معاف انہیں کر اے باپ میرے
کیا کرتے وہ ہیں نہیں جانتے
کلام صلیبی یہ پہلا ہوا
ہمارے لئے وہ نمونہ بنا

۱۶۶ - دوسرا کلام

لوقا ۲۳: ۳۹-۴۳

جو دو چور اس جا صلیب پر چڑھے
کہا ایک نے یہ بڑے زور سے
بچا اپنے کو گر ہے تو نبی
اور ہم کو بچا لے تو اب اس گھڑی
پر دوسرے نے ملامت کیا
کیوں تو نے یسوع سے یہ کہہ دیا
کہ یسوع تو ہے راستباز آدمی
برائی کبھی کوئی اس نے نہ کی
ہم اپنی خطا کی سزا پاتے ہیں
اسے بے جرم کو سزا دیتے ہیں
تب پھر وہ یسوع سے مخاطب ہوا
بڑی عاجزی سے یہ اس نے کہا
مجھے یاد رکھنا اے میرے خدا
جب تو بادشاہت میں ہو بر ملا
جب یسوع نے باتیں سنیں یہ سبھی
کہا اس نے اس سے یہ صاف صریح
تو فردوس میں ہو گا آج میرے ساتھ
میں کہتا ہوں تجھ سے یہی سچی بات
یہی ماجرہ چھ گھڑی پہر ہوا
اور ساری زمیں پر اندھیرا پڑا تھا
اور تاریک سورج بھی ہو گیا
نویں گھڑی تک رہا ماجرہ

۱۶۷ - تیسرا کلام

یوحنا ۱۹: ۲۵-۲۷

یسوع کی نگاہ ماں پر اپنی پڑی
جو نزدیک صلیب کے تھی کھڑی
اور ساتھ اسکے دوسری مریم بھی تھی
جو جورو کلیوفس سنے کی پیروی
اور تیسری مریم جو مگدلا کی تھی
وہ بھی ساتھ ان دونوں کے تھی کھڑی
انہی ساتھ یوحنا بھی موجود تھا
جو شاگرد حقیقی کہلاتا تھا

ماں سے مخاطب ہوا اسکو کہا — یہ دیکھ تیرا بیٹا اب سے ہوا
پھر بولا یوحنا سے اسی وقت — یہ ماں تیری ہے اب سے ہر جہت
تو یوحنا نے اس کا ذمہ لیا — اور مریم کو وہ اپنے گھر لے گیا
یہ تھا تیسرا کلام یسوع کا — جو اس نے صلیب پر سے یہ کہدیا

۱۶۸ — چوتھا کلام — متی ۲۷: ۴۵-۴۹ — مرقس ۱۵: ۳۴،۳۳

جب تاریکی ساری زمیں پر تھی — اور فدیہ تکمیل ہوا بر زمیں
چلایا پکارا مسیحا جان کنی — اے ایلی ایلی لما سبقتنی
کیوں چھوڑا مجھے تو نے میرے خدا — گناہوں کا فدیہ اب پورا ہوا
سنا جب لوگوں نے بڑی چیخ کو — کہا آؤ دیکھیں کہ ہوتا ہے کیا
کیا ایلیاس اس کو بچائے گا اب — آسماں سے اتر کر جو مصلوب اب
یہ کہتے ہی تھے اک بھونچال آ گیا — ہر ایک کا دل سہما گیا
سنا یہ بھی ہیکل کے پردے پھٹے — قبریں پھٹیں مردے بہت سے اٹھے
سو بھید اس کا کہ یہ کیوں ہوا — کیا یسوع خدا سے جدا ہو گیا
تاریکی اور دن بھی اک نہ ہوئے — خدا اور گناہ نہ کبھی ساتھ ہوئے
جہاں کے گناہ چونکہ اسپر لدے — اسی ایک لمحے میں چھوڑ دئے گئے
کہا اسی دم کہ اب پورا ہوا — خدا سے مسیحا پھر اک ہو گیا

۱۶۹ — پانچواں کلام — یوحنا ۱۹: ۲۸-۲۹
۱۷۰ — چھٹا کلام — ۱۹: ۳۰
۱۷۱ — ساتواں کلام — لوقا ۲۳ - ۴۶

جب یسوع نے جانا کہ پورا ہوا — نجات کا فدیہ تکمیل ہوا
تو اس نے کہا میں پیاسا ہوں اب — جو تھا پانچواں کلمہ کہا اس نے تب

وہاں ایک باسن میں سرکا پڑا — جس میں ایک بہت ڈبایا گیا
بہت جب ہونٹوں پہ اسکے لگا — یسوع نے سمجھا اب وقت آ گیا
کہ میں اس زمیں سے جاؤں آسماں — رہوں میں وہیں پر جو میرا مکاں
کہا چھٹواں کلمہ یہ پورا ہوا — اسی دم پھر اس نے یہی کہدیا
اے باپ اپنی روح کو میں ہوں سونپتا — تیرے پاس آتا رہوں میں سدا
یہ تھا ساتواں کلمہ جو اس نے کہا — اور سر کو جھکا کر دم توڑ دیا
یہ تینوں پچھلے کلمے جو اس نے کہے — ایک ہی دم میں سب یہ بھی پورے ہوئے
تو سردار رومی جو پہرے پر تھا — گواہی یہ دی یہ ہے ابن خدا
اور چونکہ تاریکی تھی چھائی ہوئی — بھونچال آیا قبریں بھی پھٹ گئیں
تو سردار کاہن فریسی فقیہی — گھبرائے بہت اور یہ ترکیب کی

۱۷۲ — یسوع کا دفن کیا جانا — متی ۲۷: ۵۷-۶۱ مرقس ۱۵: ۴۲-۴۷ لوقا ۲۳: ۵۰-۵۶ یوحنا ۱۹: ۳۸-۴۲

پلاطوس کے پاس جا کے کہا — ہمارا سبت اب نزدیک آ گیا
ہمارا پرانا یہ دستور ہے — کوئی صلیب پر نہ لٹکا رہے
حکم کر کہ ٹانگیں بھی توڑی جائیں — اتر کر صلیبوں سے نہ بھاگ جائیں
حکم لے کر سپاہی گئے ان کے پاس — پہلے یسوع کو دیکھا تھا خاص
جو دیکھا کہ وہ تو اب مردہ ہوا — تو ٹانگیں اسی کی نہ توڑا کیا
مگر پکا کریں کہ وہ مر گیا — بھالے سے پہلو کو تب چھید دیا
بہا خون پانی اسی چھید سے — نشان مردنی کا یہ سب جانتے
یہ دیکھا یوحنا نے تب لکھ دیا — سچی گواہی کو قلمبند کیا
یہ سب کچھ ہوا جو نوشتہ میں تھا — نہ توڑی جائے کوئی ہڈی اس جا

ہوئی شام جب تو وہاں آ گیا — یوسف آرمتیا جو شاگرد تھا
نقودیمس آیا اور اس سے ملا — سنگ اس کے پلاطوس کے پاس گیا
مانگا کہ لاشہ یسوع کا ملے — دفن کر دیں اس کو سبت سے پہلے
اجازت ملی تب بدن کو لیا — اک کتان کپڑے میں لپیٹ دیا
قبر اک نئی میں دفن کر دیا — بڑا پتھر رکھ کے اسے بند کیا

۱۷۳۔ سردار کاہن اور فریسیوں کا قبر پر مہر لگانا متی ۲۷: ۶۲-۶۶

سردار کاہن فریسی فقیہی — پلاطوس سے جا کے درخواست کی
کہ یسوع جو جھوٹا نبی ایک تھا — جب زندہ تھا اس نے تھا یہ کہدیا
کہ مر جاؤں گا میں پر پھر زندہ ہوں — اور شان خداوندی ظاہر کروں
پر اب تو موا وہ دفن ہو گیا — اور قبر اک نئی میں وہ رکھا گیا
قبر پر بڑا پتھر رکھا گیا — رومی مہر کو تو اس پر لگا
تا ایسا نہ ہو شاگرد اس کے آئیں — اور چوری سے لاشہ اٹھائے جائیں
اور کہدیں کہ وہ تو اب زندہ ہوا — تو فتنہ بڑا بھاری برپا ہوگا
پلاطوس نے تب یہ ان سے کہا — کرو جا کے تم سب جو تم نے کہا
تم اپنا پہرہ لگا دو ابھی — اور شاہی مہر بھی قبر پر نئی
لیا ساتھ پہرہ قبر پر گئے — پہرے تین دن تک بٹھائے گئے
قبر کے اس پتھر پر مہر لگی — کہ سرکائے پتھر نہ واں سے کوئی
تب اطمینان ان کا یہ پکا ہوا — کہ یسوع کا قصہ ختم ہو گیا

۱۷۴۔ یسوع کا زندہ ہونا اور عورتوں کا قبر پر آنا متی ۲۸: ۱-۷
مرقس ۱۶: ۱-۶، لوقا ۲۴: ۱-۸، یوحنا ۲۰: ۱

صبح کے وقت پہلے دن ہفتہ کے — کئی عورتوں نے مصالح لئے

گئیں وہ قبر پر کہ لاشہ کو لیں — اور اس کے بدن پر خوشبو ملیں
رستے میں سوچا کہ پتھر بڑا — اٹھائیگا کون جو قبر پر لگا
قبر پر جب پہنچیں تو معلوم ہوا — کہ پتھر کسی نے بھی سرکا دیا
جھکیں جب قبر میں حیران ہو گئیں — جو لاشہ یسوع کا نہ دیکھا وہیں
لگیں کہنے یہ تو ستم ہو گیا — کہ اس کے بدن کو یوں گم کر دیا
فریسی کہیں گے شاگردوں نے — اٹھایا بدن کو کہ دھوکہ دیدیا
کہیں گے کہ مردہ یسوع جی اٹھا — کہ پہلے سے جیسے تھا اس نے کہا
وہ باتیں یسوع کا سبھی بھول گئیں — کہا قبر کے ہونگا میں زندہ یہیں
گو ظاہر میں پراگندہ وہ تھیں — تو بھی قبر میں وہ پھر سے جھکیں
تو دیکھا عجب اک نظارہ وہیں — فرشتہ نورانی بشکل آدمی
چمکتا دمکتا تھا چہرہ اسی کا — پوشاک براق مانند برف سا
اسی وقت عورت سے یہ کہہ دیا — یقیں ہوں جانتا تم کو ڈھونڈو کیا
چلے آؤ اس جا یسوع یاں نہیں — جیسے کہا زندہ ہے بر زمیں
خبر جا کر دیدو شاگردوں کو بھی — کہ زندہ ہوا ہے خداوند مسیح

۱۷۵۔ شاگردوں کو زندہ مسیح کی خبر دینا
متی ۲۸: ۵-۱۰، مرقس ۱۶: ۹-۱۱، لوقا ۲۴: ۹-۱۲، یوحنا ۲۰: ۱-۱۰

مریم مگدلینی جو گھبرائی تھی — گئی دوڑ کے خبر پطرس کو دی
قبر جس میں یسوع تھا رکھا گیا — ہے خالی پڑی بدن اس میں نہ تھا
نہ معلوم کس نے چرائی ہے لاش — چلو دیکھو پوری کرو تم تلاش
پر اتنے میں دو اور آئیں وہاں — حیران تھیں پر کیا یہ بیاں
ہم نے بھی دیکھا واں خالی قبر — ملی ہم کو واں اک اچنبھی خبر

اک نورانی مرد وہاں بیٹھا تھا
کہا ہم کو یسوع تو زندہ ہوا

نہیں جانتے کیا یہ سچ بات ہے
یا دھوکے کی ٹٹی اسی ساتھ ہے

تو پطرس۔ یوحنا روانہ ہوئے
اور جا پہنچے اسی کو کہ کیا بات ہے

یوحنا جوان تھا وہ آگے بڑھا
قبر کو کھولا دیکھ اندر جھکا

کفن ہی کے کپڑوں کو پایا وہیں
لاشہ یسوع کا نہ دیکھا وہاں

اتنے میں یہ پطرس بھی وہاں آ گیا
پایا رومال سر کا لپٹا ہوا

نگہبان قبر کے سب بے حال تھے
کہ تھے سحر وقت دیکھے جو تھے

بھونچال آیا ہوئی بجلی کڑک
پتھر قبر سے گیا جبھی سرک

اک نورانی ہستی وہاں سے اٹھی
اور غائب فجر کی فضا میں ہوئی

تب پطرس یوحنا بھی واپس ہوئے
حیران اور ششدر، بھی ورطے پڑے

شاگردوں کو آ کر دیا یہ بیان
سنا سب انہوں نے ہے بے ایمان

۱۷۶۔ یسوع کا مریم مگدلینی اور پطرس پر ظاہر ہونا

مرقس ۱۶: ۹-۱۱، یوحنا ۲۰: ۱۱-۱۸، ۱کرن ۱۵: ۵ —

شاگردوں میں جب یہ کھلبلی پڑی
مریم مگدلینی قبر پر گئی

چونکہ بدن یسوع کا وہاں نہ تھا
وہ روئی بہت اور آنسو بہا

قبر میں پھر جب وہ بھی جھکنے لگی
اک دم اک آواز اس نے سنی

اے مریم! نظر کر ادھر دیکھ لے
کہا مجھ کو زندہ تو اب جان لے

گئی بھول جو میں نے پہلے کہا
مردوں کا دفن ہونگا زندہ ہونگا

جب مریم نے دیکھا تو سجدہ کیا
کہا اے ربونی تو میرا خدا

وہ نیچے ہوئی پاؤں چھونے لگی
یسوع نے کہا نہ تو چھوا اس گھڑی

نہیں باپ اپنے میں لوٹا ابھی
جب جاؤں وہاں تب تو کر یہ سبھی

ابھی جا کے شاگردوں کو دے یہ خبر
کہ زندہ ہوا میں بندھن توڑا قبر

میں جاتا ہوں اب تو برے آسماں
جہاں تم سبھوں کا بھی ہوگا مکاں

کہ جس جا رہوں میں وہاں تم بھی رہو
خدا باپ کی حمد و ثنا کرو

گئی دوڑ مریم بیاں سب کیا
کہ دیکھا مسیحا صریح و صفا

شاگردوں نے سن کے کیا تب یقیں
کہ ایسا کرشمہ سنا نہ کہیں

تب پطرس بھی واپس وہاں آ گیا
کہ میں نے بھی راہ میں یسوع کو دیکھا

جب دو کی گواہی سبھوں نے سنی
تب خاطر جمع ہو خوشی سب نے کی

۱۷۷۔ یسوع کا دو شاگردوں کو اماؤس کی راہ پر ملنا

مرقس ۱۶: ۱۲-۱۳، ——— لوقا ۲۴: ۱۳-۳۵

اسی دن دو شاگرد یروشلم سے
چلے ایک گاؤں اماؤس کے

قریباً جو تھا سات میل وہاں سے
اور رستے میں چرچے یسوع کے کئے

انہونی خبر پر بحث کرتے تھے
کہ مردہ مسیح کیسے زندہ ہوئے

اسی وقت یسوع ہمراہ ہو گیا
اور ان سب باتوں کو سنتا رہا

گو دیکھا اسی کو پر سمجھا نہیں
کہ یہ ہے مسیحا یسوع نام کا

تب یسوع نے پوچھا یہ کیا ماجرا
کہ چرچا ہے جس کا تمہیں نے کیا

وہ حیراں ہوئے کہ یہ ہے کون آدمی
جو ایسی گرم باتیں سمجھا نہیں

سارا یروشلم ہے جانتا
کرشمہ جو زندہ مسیح کا ہوا

پھر اک ان میں سے جو کلیوپس ہی تھا
پوچھا اس سے کیا تو نہیں جانتا

کہ یسوع جو مردہ تھا زندہ ہوا
اچنبھا یہ ایسا کبھی نہ ہوا

یسوع نے کہا میں تو اجنبی ہوں
بتاؤ تم مجھ کو میں سمجھ لوں

بہت کچھ انہوں نے بتایا اسے
کہ بھاری نبی تھا خدا باپ کے

کئے سب جگہ معجزانہ کام
سنایا اسی نے خدا کا کلام
سردار کاہن فریسی جل اٹھے
کہ جاہل ناصری یہاں کیونکر بڑھے
پکڑ کر اسے گو مصلوب کر دیا
پر یسوع مسیحا پھر زندہ ہو گیا
گواہی اسی کی چند عورتیں ہوئیں
قبر جا کے دیکھی واں یسوع نہیں
پھر شاگرد دو وہاں دوڑے گئے
قبر پائی خالی اور حیران ہوئے
یروشلم سارا گھبرایا ہے
نہیں کوئی سمجھا یہ کیسے ہے
تب یسوع نے کہا اے جاہل لوگو
تم ہو سخت دل کے اب میری سنو
کلام خدا میں لکھا صاف ہے
موسٰے اور نبیوں کی یہی بات ہے
کہ مسیحا ضرور آئے گا اس جہاں
راہ نجات کھولے گا اس زماں
سہے گا بہت دکھ اور مصلوب ہو گا
اور فدیہ گناہوں کا وہ دیویگا
مگر زندہ ہو کر جلال پائے گا
پھر آسماں اوپر وہ چڑھ جائیگا
اتنے میں گاؤں میں وہ پہنچ گئے
اور یسوع بھی ساتھ انکے گھر میں آئے
پر پیشتر اسکے کہ وہ گھر میں آئے
وہ جانے لگا کہ آگے نکل جائے
انہوں نے کہا اب شام ہو گئی
ہمارے ساتھ اب کھانا کھائیے ابھی
جب کھانے پر بیٹھے دعا سننے کی
اور کھانے پر برکت یسوع نے چاہی
اور روٹی کو توڑا اور بانٹا اسے
پہچانا یسوع کو کلام برکت سے
مگر اسی وقت یسوع غائب ہو گیا
وہ حیران ہوئے کہ کہاں وہ گیا
لگے دل میں کہنے ہم اندھے رہے
نہ پہچانا اس کو جب راہ میں چلے
اسی دم اٹھے یروشلم واپس گئے
بتایا شاگردوں کو سب ماجرے
یقین سب کے دل میں تو پکا ہوا
کہ یسوع مسیحا سچ مچ ہے جی اٹھا

۱۷۸ - یسوع کا دس شاگردوں پر بغیر تھوما کے ظاہر ہونا

لوقا ۲۴: ۳۶-۴۹ یوحنا ۲۰: ۱۹-۲۳

دس شاگرد اسی شام اکٹھے ہوئے
اک کمرے میں دروازے سب بند کئے
ڈرے ہوئے تھے فریسیوں سے
کہ شاگردوں پر ظلم کرنے لگے
حکم دیا یسوع کہ مردہ ہوا
کرے نہ کوئی چرچا کہ زندہ ہوا
سہم کے وہ خاموش بیٹھے رہے
کہ اک دم یسوع انپر ظاہر ہوئے
کہا انسے اب تم سلامت رہو
ڈرو نہ عبادت خدا کی کرو
نئی صورت میں جب یسوع کو دیکھا
سمجھے کہ نورانی روح آ گیا
یسوع نے کہا تم کیوں مجھ سے ڈرے
حیران بیٹھے اور گھبرا گئے
دیکھو ہاتھ پاؤں تم میرے ابھی
کہ میں ہوں مسیحا یسوع ناصری
چھدے ہاتھ پاؤں تم دیکھو یہیں
کہ روح میں نشاں ایسے ہوتے نہیں
کہ گوشت اور ہڈی سے روح نہ بنی
جو تم دیکھتے دونوں مجھ میں یہیں
دکھائے دونوں ہاتھ سمجھا دیا
کہ میں تو وہی ہوں جو پہلے بھی تھا
چھدے ہاتھ پاؤں کو جب دیکھ لیا
مارے خوشی کے یقین کر لیا
یسوع نے پوچھا کیا کچھ کھانے کو ہے
مری بھوک جیسے تھی ویسے ہی ہے
روٹی کے ٹکڑے اور مچھلی لے آئے
اور سامنے انکے وہاں رکھ دیئے
شہد بھی لے آئے اور اسکو دیا
کہ دیکھیں اب ان سے وہ کرتا کیا
یسوع نے یہ سب کچھ وہاں کھا لیا
جسے دیکھ کر تب یقین کر لیا
تب یسوع نے ان کو یہ بتلا دیا
کہ جو میرے بارے میں لکھا گیا
نوشتوں کی سب باتیں پوری ہوگئیں
شروع کیا موسٰی سے اسنے وہیں
بتایا کہ داؤد نے کیا لکھا
یسعیاہ نبی نے بیاں کیا کیا

بڑا بھید گناہ کے کفارے کا تھا — نبوت سے دونوں نے جو کہدیا
پڑھو زبور بائیس اس کے لئے — باب ترپن یسعیاہ میں سے
یسعیاہ نے اور بائیں بہت لکھیں — پڑھو باب گیارہ تم اب سب یہیں
پھر یسوع نے ان کی سمجھ کھولدی — پڑھو سب نوشتے یہاں تم سبھی
بیاں کرتے کرتے پھر ان سے کہا — اٹھانا دکھوں کا تھا لازم ہوا
صلیبی کفارہ بھی دینا ہی تھا — دفن ہو کے زندہ پھر ہونا ہی تھا
خوشخبری گناہوں کی معافی کی بھی — دنیا کی حد تک سنانی بھی تھی
کہ تا کہ گواہی ہو سب قوموں پر — جو ایمان لائیں بچیں سر بسر
تا وارث ابد زندگی کے بنیں — خدا باپ کے ساتھ ہمیشہ رہیں
یہ سب کام ہے اب تمہارے لئے — اور تیار ہو جاؤ اس کے لئے
یروشلم میں تم ٹھہرے رہو — کہ جب تک روح پاک نازل نہ ہو
وہ قوت خدا کی تمہیں بخشے گا — کرو گے مرا کام اب سے سدا

۱۷۹ - یسوع کا گیارہ شاگردوں پر تھوما سمیت ظاہر ہونا۔ یوحنا ۲۰: ۲۴-۲۹

جب یسوع نے یہ سب انہیں کہہ دیا — تو تھوما وہاں پر بھی وارد ہوا
بتایا اسے ہم نے دیکھا مسیح — زندہ ہونے بابت بتایا سبھی
مگر دید حس تھوما نے یہ کہا — یقیں نہ کروں گا میں اب اس جگہ
کہ جب تک میں چھید اسکے ہاتھوں نہیں — اور انگلی کو چھیدوں میں ڈالوں نہیں
یقیں نہ کروں گا کہ زندہ ہوا — میری جانچ کو تم بھی جانچو ذرا
پھر آٹھ روز بعد جمع سب ہوئے — تو یسوع پھر ان پر بھی ظاہر ہوئے
پھیلا ہاتھ تھوما کے پاس آ گیا — کہا اس سے انگلی کو اپنی بڑھا
میرے چھیدوں میں اسکو ڈالو ابھی — نہ ہو بے ایمان پر کر تو یقیں

شرمندہ بہت ہو کے سجدہ کیا — پکارا خداوند تو میرا خدا
کہا تو تو ایمان لایا تبھی — جب دیکھا مجھ ہی کو اور جانچا بھی
مبارک وہ ہیں جو نہ دیکھیں کبھی — پر تو بھی وہ ایمان لائیں صحیح

۱۸۰ - یسوع کا تخلیل کی جھیل پر اپنے آپکو شاگردوں پر ظاہر کرنا۔ یوحنا ۲۱: ۱-۱۴

شاگردوں نے یہ تو یقیں کر لیا — کہ یسوع مسیح اب ہے زندہ ہوا
پر سب اپنے اپنے گھروں کو گئے — اور پیشوں میں اپنے مصروف ہو گئے
اور یسوع بھی پھرتا پھرتا آ ہوا — جھیل تخلیل پر آ کے کھڑا
وہاں دیکھا چھوٹے لگے کام پر — جو پہلے ملے تھے اسی جھیل پر
یہ تھے سات چھوٹے بڑے کام کے — روزی کماتے بڑے نام سے
یعقوب۔ یوحنا شمعون اندریاس — نتھانیل۔ فیلبوس تھوما انکے ساتھ
شمعون سردار ان کا ہی تھا — مچھلی پکڑنے سبھی کو لیا
ساری رات محنت بہت سب نے کی — پر مچھلی کوئی ان کو اک نہ ملی
صبح جب ہوئی دیکھا اک شخص کو — بلایا اشارے سے ان کشتیوں کو
نہ پہچانا اس کو بلاتا ہے کیوں — پر چلے آئے اس پاس تھے جو لئے تو
یسوع نے پوچھا پکڑا کھانے کو کچھ — نہیں پکڑا ہم نے نہ کچھ ہے نہ کچھ
کہا جاؤ پھر جال اپنے سے تو — اور کشتی کے داہنے پر تم ڈال دو
گئے جال ڈالا جہاں کہا تھا — بڑا غول مچھلی کا پکڑا گیا
گئی مچھلی بہت جال پھٹنے لگا — فوراً مدد کا اشارہ کیا
یعقوب یوحنا گئے ان کے پاس — کہ شمعون اندریاس کی مدد ہو خاص
آہستہ آہستہ کھینچتا تھا جال — کہ پایا انہوں نے بہت سا یہ مال

یوحنا نے شمعون سے تب کہا کہ یہ تو یسوع ہے جو یہاں کھڑا
شمعون نے سن کر پہچانا اسے کپڑے اٹھائے تا بدن کو ڈھکے
تب اور تین جو اک کشتی میں تھے تو ان چار مچھوں سے وہ مل گئے
جلا آگ مچھلی کو بھونا وہیں اور روٹی گرم کی کہ کھائیں سبھی
یسوع بھی آیا ملاحوں کے ساتھ سب جب جا بیٹھے کوئی نہ کی بات
یسوع نے لی روٹی شکر کر دیا اور کھانا سبھوں نے وہاں کھا لیا
یہ تھا تیسرا موقع وہ ظاہر ہوا کہ مصلوب ہو کر وہ زندہ ہوا

۱۸۱- یسوع کا ۵۰۰ پر اور یعقوب پر ظاہر ہونا اور آخری ہدایت دینا

متی ۲۸ : ۱۶-۲۰ ، مرقس ۱۶ : ۱۵-۱۸ ، اقرن ۵ : ۷

ظہور مسیحا کے مشہور ہوئے فریسی فقیہی کے چھکے چھوٹے
قبر پر نگہبان مقرر جو تھے انہوں نے بھی اسکی گواہی دیدی
سوچا فریب اک فریسیوں نے کہا انہوں نے نگہبانوں سے
کہ کہدو کہ پہرے پہ ہم تو رہے پر کئی بار سوتے اور اونگھتے رہے
شاگرد آ کے اس کا بدن لے گئے کہدیا کہ یسوع اب زندہ ہوئے
رشوت بہت دی نگہبانوں کو کہ یہ ہی خبر دیویں سب لوگوں کو
پر ایسی خبر کو یقیں نہ کیا کہ یسوع کئی بار ظاہر ہوا
ظہور اس کا چھپ کر نہ ہوتا رہا گلیل میں کئی سو پر ظاہر ہوا
کہا تھا یسوع نے کہ اب تو چلو پہاڑ گلیلی پہ جمع ہو چلو
قریب پانچ سو جمع ہو گئے اور یسوع درمیاں میں انکے ظاہر ہوئے
پیغام آخری ان کو یہ دیدیا کہ جاؤ شہر گاؤں میں ہر جگہ
عبادت گاہوں میں بھی گواہی یہ دو نہ جھجکو بڑے دعوے سے یہ کہو

گناہ کا کفارہ ہے اس نے دیا جو ایمان لائے خدا بخشے گا
خبر یہ خوشی کی جہاں کے لئے کر دو یہ مشتہر سبھوں کے لئے
جو مانے بپتسمہ تم اس کو دے دو اور شاگرد ایسوں کو میرا کرو
باپ بیٹے روح پاک کے نام پر برکت دید و تم سبھی سر بسر
پولوس نے اک گواہی دی صاف پڑھو قرنتی پہلا پندرہ سات
کہ جیسا کئی سو پہ نازل ہوا یعقوب نے اسکو بھی دیکھ لیا
اس کی گواہی تھی لازم بہت کہ صدر جماعت کا تھا اسوقت
دیکھو کتاب اعمال تم ابھی پڑھو باب پندرہ آیت تیرھویں

۱۸۲- یسوع کا پطرس عمر رسیدہ کو ایک ذمہ داری بخشنا جو سب کے لئے ہے۔

یوحنا ۲۱ : ۱۵-۲۳

جب یسوع پیغام ان کو یہ دے چکا بلایا تب پطرس کو اس سے کہا
کیا تو مجھے پیار کرتا ہے اب سبھوں سے زیادہ جو حاضر ہیں سب
کہا خداوند تو ہے جانتا تیرے لئے پیار میرا ہے بڑا
تب یسوع نے اس سے صفایہ کہا تو میرے لئے میرے بھیڑے چرا
پھر اس کو دوبارہ یسوع نے کہا اے شمعون یوناہ کے بیٹے بتا
کہ سچ سچ مجھے تو ہے کرتا پیار کہا اس نے ہاں اور ہوا ہوشیار
تو یسوع نے دوبارہ اس سے کہا تو دنیا میں بھیڑوں کو میری چرا
پھر جب تیسری بار اس سے کہا اے یوناہ کے بیٹے مجھے پھر بتا
کہ کیا پیار ان سب سے زیادہ کیا تب پطرس نے گھبرا کے یہ کہہ دیا
اے میرے خدا تو تو ہے جانتا میرا پیار تجھ سے ہے بہت بڑا
تو یسوع نے تیسرا کے اس سے کہا خبرداری سے میری بھیڑیں چرا

اگر جاننا چاہتے یہ کیوں ہوا واقعہ تین یسوع نے یہ کیوں کیا
کرو یاد انکار پطرس ابھی تو سمجھو گے اس بھید کو تم سبھی
تین انکار کے عوض میں یہ ہوا تین اقرار سے معاملہ صاف ہوا
اسی سے معافی مکمل ہوئی پطرس کی صاحب سلامی بڑھی
آگاہی کی خاطر اک بات اور بھی کہ آپے سے باہر نہ ہووے کبھی
کہا جب تو اپنی جوانی میں تھا کمر باندھا اپنی گیا جہاں چاہا
مگر بوڑھا جب تو ہی ہوجائیگا کمر دوسروں سے تو بندھوائیگا
تجھے لے جائیں گے نہ جس جا چاہا ترے بس میں کچھ نہ رہے گا بڑا
سمجھ لے تو اس کو نہ تو بھول جا بڑا وہی ہوگا جو چھوٹا بنا
کہا یہ یسوع نے اشارے کئے جلال اس کا کس موت سے وہ کرے
کلام اپنا یسوع جب یہ کر چکا چلو میرے پیچھے یہاں ہر جگہ

۱۸۳ - یسوع کا سب شاگردوں کے سامنے آسمان پر جانا۔ اعمال ۱-۱-۱۱

بہت کام یسوع کے لکھے گئے پران سے زیادہ بہت کام کئے
گر یہ سب کتابوں میں لکھے جائیں دنیا بھر کتابوں میں وہ نہ سمائیں
یہ جو کچھ انجیلوں میں لکھا گیا ہدایت سبھوں کے لئے یہ لکھا
شروع زندگی سے تا آخر تلک یسوع کے کاموں کی ہے اک جھلک
یہ سب ہی تاریخی بیانات ہیں رسولوں کے شخصی تجربات ہیں
وقت یسوع کا آخر جب آگیا اکٹھے جمع تھے وہ سب اک جگہ
یسوع نے حکم ایک اور دیدیا کہیں تم نہ جانا رہو اس جگہ
وعدہ خدا کے رہو منتظر کہ روح پاک بخشے تمہیں سر بسر
کہ جس کے لئے میں نے بھی کہا تھا کرو یاد اس کو اور سن لو ذرا

یوحنا کا بپتسمہ پانی کا تھا بپتسمہ تم اب لو روح پاک کا
اسی وقت جب وہ اکٹھے ہوئے پوچھا سوال ایک اور یسوع سے
کیا تو وہ بادشاہت جو اسرائیل کی بحال کرے گا ابھی اس گھڑی
یسوع نے کہا لازم تم کو نہیں کہ وقت اور موقع تم جانو ابھی
خدا باپ نے جو ہے سمجھا ہوا جانو گے اس کو جب ہوجائیگا
پر اس وقت پاؤ گے قوت بڑی خدا کی طرف سے جو روح پاک کی
گواہ میرے ہوگے یروشلم میں یہودیہ سامریہ اور سب ملکوں میں
زمیں کی حدوں تک چلے جانا تم بادشاہت کی خوشخبری سنا دینا تم
جب یہ کہہ رہا تھا گیا آسمان چھپا بادلوں میں پھر وہ اس زماں

۱۸۴ - یسوع کے دوبارہ آنے کی آگاہی اور سب کا یروشلم میں واپس جانا۔ اعمال ۱:۱۰-۱۴

جب یسوع اڑا آسمان جانے کو تو سب تاک رہے تھے اسی جانب کو
پھر دو شخص نورانی آئے نظر کہا انہوں نے اے گلیلی مرد
تم کیوں تک رہے کہ غائب ہوا یہی یسوع آئے گا جیسے گیا
تب سمجھا انہوں نے اور واپس چلے یروشلم میں وہ جا کر بسے
جو زیتون پہاڑی کے نزدیک تھا سبت کے سفر کا ہی فاصلہ تھا
اسی گھر میں وہ سب ہی واپس ہوئے جہاں پطرس اور یعقوب رہا کرتے تھے
یوحنا اندریاس اور فلپس تھوما برتھولما اور متی رسول
شمعون اور بیٹا الفئیس کا شمعون زیلوتیس اور یہودا
یہ شاگرد سب واں جمع ہوگئے دعا میں ہمیشہ وہ لگے رہے
یسوع کی ماں مریم بھی آگئی وہاں ساتھ ان کے وہ بسنے لگی

۱۸۵ - روح القدس کا پنتکوست کے دن نازل ہونا۔ اعمال ۲:۱-۷

جب پنتکوست کا دن آگیا وہ سب ایک دل ہو کے تھے اس جگہ

بڑی گونج آئی اک آسماں سے
کہ جیسے سنے بڑے طوفان سے
گھر اس سے سارا وہاں بھر گیا
نظارہ عجیب اک نظر آ گیا
سبھی زبانیں نورانی آگ کی
سروں پر ہر اک کے نظر آ گئی
روح القدس سے وہ معمور ہو گئے
مختلف زبانیں لگے بولنے
انہیں دنوں میں بہت قوموں سے
یہودی شہر میں تھے آئے ہوئے
سنا یہ کہ یسوع کے شاگرد اب
زبانیں بہت بولتے سب کے سب
پارتھی مدیانی اور رومی جو تھے
اپنی اپنی زبانوں میں سب کچھ سنتے
اخیا، آسیاہ ایرک کلدیا
سن اپنی زبان کو وہ دنگ ہو گیا
یونانی لاطینی مصری لیبیا
بولی سنی سب نے جدا جدا
عربی کریتی صبا کوشش کے
سنا انہوں نے بھی حیران ہوئے
کہا یہ تو جاہل گلیلی سب ہیں
وہ کیونکر سبھوں کی زبان سنتے ہیں
خدا کی طرف سے یہ ہو سکتا ہے
کوئی انسان ایسے نہ کر سکتا ہے
کیا یہ نئی مے کے نشے میں ہیں
یا قدرت ہی سے کر رہے ہیں

۱۸۶- یسوع اب ہمارا آسمانی سردار کاہن ہے۔ عبرانی ۹: ۱۱-۱۵

اور اب جبکہ یسوع خداوند مسیح
بیٹھا خدا باپ دہنے ہاتھ صریح
اور جس نے روح پاک بخشا ہمیں
ہے سردار کاہن آسمانی وہیں
سفارش ہماری ہمیشہ کرے
تماشا گر دیر اک سیدھی چال چلے
ہوا ایسا جان اپنی قربان کی
کہ جس سے گناہوں کی معافی ہوئی
سردار کاہن جو دنیا میں تھے
وہ ہیکل میں جا کر سفارش کرے
پر وہ مجسم بدن کو لئے
ہوا تھا وہ مصلوب اسی کے لئے
کفارہ چونکہ ہوتا ہے خون سے
کاہن بھیڑ بیلوں کے خون سے کرے

مسیح نے تو خون اپنا بھی دے دیا
یہاں پر وہ مصلوب جب ہو گیا
شریعت کے کاہن نمونہ ہی تھے
مسیح ازل کے خدا بیٹے کے
جب خون جانور کے چھڑکنے ہی سے
زمیں پر گناہ کے کفارے ہوئے
تو کتنا زیادہ مسیح کے خون سے
مردہ دلوں کو نہ زندہ کرے
کفارے لفظ کے معنے سمجھ لو
جو عبرانی زبان میں لفظ کفارہ ہو
معنے اسی کے ڈھک دینا ہے
نہیں معنے اس کے کہ چھٹ جانا ہے
شرع کا کفارہ صرف گناہ ڈھکے
پر داغ گناہ کو چھڑا نہ سکے
خون جانور صرف گناہ کو ڈھکے
پر خون مسیحا سے بالکل چھٹے
مسیح اس لئے کاہن افضل ہوا
اور کاہنوں میں سے وہ فائق ہوا
اس فاضل کاہن نے روح پاک بھیجا
جو انسان کی زندگی کا رہنما بنا
یہ کاہن سفارش آسماں پر کرے
روح پاک سفارش مددیاں کرے
گناہ سے چھڑایا مسیحا نے اب
کہ گواہ اس کے ہو جائیں سب کے سب
کہا اس نے دنیا کی حد تک جاؤ
بشارت دو بھائیو شاگرد کرو
بپتسمہ باپ بیٹے روح پاک سے
دو ان کو خدا پر جو ایمان لائے
دیکھو ساری قدرت مجھے ہے ملی
جو آسمان پر ہے اور روئے زمیں
یہی قوت روح پاک بخشے تمہیں
تا خدمت کرو ہر جگہ ہر کہیں
دنیا کی آخر تلک ساتھ ہوں
یہ ساری باتیں ہیں سچ سچ کہوں

کلمات برکت

۱۸۷-

خدا کی محبت فضل بیٹے کا
روح پاک کی رفاقت ہے اب سدا
آمین آمین آمین نت کہو
مجھ کو سجدہ میں شکر کرتے رہو
یہی ابی نذیر احمد شاہ بھی کہے
خدا کا وہ بندہ ہمیشہ رہے

مصنّف : پروفیسر ای احمد شاہ

طباعت : ویر ملاپ پریس حیدرآباد

سن اشاعت : ۱۹۷۹ء

بار اوّل : ۱۰۰۰ جلد

قیمت مجلد : ۵ روپے

— : ملنے کا پتہ : —

پروفیسر ای احمد شاہ

"دل ربا" روڈ نمبر ۲ بنجارہ ہلز

حیدرآباد ۵۰۰۰۳۴

فہرست اغلاط نامہ

نمبر صفحہ	نمبر تک بندی	لکھا ہوا لفظ	صحیح لفظ
ب	۱۲	دوُر کے بجائے	داوُد
″	۱۹	مزبال کے بجائے	مزہال
ج	۵	بلنک (کے بعد)	ورش
د	۳	ہوگئی (کے بدلے)	ہوئی
″	۶	میں (کے بعد)	رکھ کر
″	۷	بند (کے بعد)	ہوکر
″	″	(لگے ہاتھ زاید ہے)	
ٹ	ساتویں فصل	آسمان (کے بعد)	پر چڑھ جانا
	فہرست مضامین		
۲۲	۲۳ مضمون	اصطلاخی	اصطباغی
۵۷	۴۷ مضمون		مسیحی زمین کے نمک اور آسمانی نور ہیں
۸۵	۴۹ ″	انجیب کی	انجیر کی
۹۳	۷۵ ″	اصطباخی	اصطباغی
۱۴۴	۱۱۴ ″	شد (کے بدلے)	روحانی مطلب بتانا
۱۴۷	۱۱۶ ″	ہم اس کو (کے بعد)	پکڑیں

۱۷۸	۱۶	(پہلا مصرعہ)	محل میں بہت گھر میرے
۱۸۵	۱۶	خلال	جلال
۱۸۷	۱	مجھے	تجھے
۱۸۸	۴	ہردم (کے بعد)	رہے
۱۸۹	۱۵۳	سے (کے بعد)	گکتسمتی
۱۹۰	۶	میں (کے بعد)	نہ
//	۱۲	آخری لفظ جو (کے بدلے)	میں
۱۹۲	۳	بھرا	کھرا
//	۱۳	پرسس	پرسش
۲۰۱	۲	بھی	تھی
۲۰۵	۸	قبر	مر
//	۱۱	اسی	اس
۲۱۶	۱۳	قدرت (کے بعد)	خدا